قرآنی تشبیہات واستعارات

قرآن کریم کی متعدد آیتوں میں واقع ''کاف تشبیہ'' کی
عالمانہ وفاضلانہ تشریحات وتوضیحات

ڈاکٹر ابوالنصر محمد خالدی

مرتبہ
مولانا عطاء الرحمٰن قاسمی

SWI

شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی

قرآنی تشبیہات واستعارات

(قرآن کریم کی متعدد آیتوں میں واقع ''کاف التشبیہ'' کی
عالمانہ وفاضلانہ تشریحات وتوضیحات)

ڈاکٹر ابوالنصر محمد خالدیؒ

مرتبہ
مولانا عطاء الرحمٰن قاسمی

شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی

بسلسلۂ مطبوعات شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ

۵

نام کتاب	:	قرآنی تشبیہات واستعارات
مصنف	:	ڈاکٹر ابوالنصر محمد خالدی
ترتیب	:	مولانا عطاء الرحمٰن قاسمی
قیمت	:	150/-
سن اشاعت	:	۲۰۰۶ء
آئی ایس بی این	:	۸۱۔۹۰۱۸۴۸۔۳۔۰
تعداد	:	1100
مطبع	:	کلاسیکل آرٹ، دلی
کمپوزنگ	:	تبریز عالم، اقراء کمپیوٹر سینٹر، ابوالفضل انکلیو، اوکھلا، نئی دہلی۔
ناشر	:	شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، N/80-C ابوالفضل انکلیو، اوکھلا، نئی دہلی۔

Titel	:	Qurani Tashbihat wa Istearat
Author	:	Dr. Abunnasar Muhammad Khalidi
Editor	:	Maulana Ataur Rahman Qasmi
First Edition	:	2006
Price	:	150/-
ISBN	:	81-901848-3-0
Composing	:	Tabrez Alam

Published by

Shah Waliullah Institute

N-80-C Abul Fazal Enclave, Okhla,

New Delhi-25 Ph.: 2632 3430

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفے چند

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امت کے متقدمین ومتاخرین علماء ومشائخ نے قرآن کریم کے تراجم وتفاسیر کے ساتھ اس کے متعلقات علوم وفنون بالخصوص لغات قرآن، ضمائر قرآن، نظائر قرآن، ارض قرآن، رجال قرآن، تاریخ قرآن، قصص قرآن، فقہ قرآن، دعوۃ قرآن، تجوید قرآن، قراءۃ قرآن، مشکلات قرآن، اعجاز قرآن، وجوہ قرآن اور تشبیہات قرآن وغیرہ پر جو تحقیقی و تفصیلی کام کیا ہے۔ اور ان کے تمام گوشوں پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ وہ ایک ناقابل فراموش حقیقت ہے۔

مجھے بعض اہل علم کے اس قول سے اختلاف ہے کہ جتنا کام توراۃ وانجیل پر ہوا ہے اتنا کام قرآن کریم پر نہیں ہوا ہے، حقیقت حال یہ ہے کہ قرآن پر جتنا کام ہوا ہے اس کا عشرہ عشیر بھی کسی دوسری مذہبی کتاب پر نہیں ہوا ہے۔ یہ قرآن کریم کا اعجاز واکرام ہے کہ قرآن اور علوم قرآن کی خدمت صرف مسلمانوں نے نہیں کی ہے، بلکہ غیر مسلموں نے بھی کی ہے۔ خواہ ان کا مقصد وارادہ کچھ بھی رہا ہو۔

قرآن اور اس کے متعلقات پر کام کرنے کے تعلق سے برصغیر کے علماء ومفسرین کی خدمات کا اعتراف فراخ دلی سے ہونا چاہئے، برصغیر کے علماء اور قرآن کے خادموں میں ایک معتبر نام ڈاکٹر ابوالنصر محمد خالدی کا بھی ہے۔ ڈاکٹر ابوالنصر محمد خالدی نے قرآنیات کے موضوع پر متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں انہوں نے ضمائر قرآن، نظائر قرآن، نباتات قرآن اور مذاہب کا تقابلی مطالعہ کے علاوہ قرآنی تشبیہات واستعارات کے نام سے موسوم ایک معرکۃ الاراء کتاب تصنیف کی ہے۔ دراصل قرآن کریم کی جن جن آیات میں کاف تشبیہ وارد ہے۔ ان ان آیات کی تشریح کی ہے۔ اور استعارہ وکنایہ کی نوعیت پر بحث کی ہے۔

تشبیہ فن بلاغت کی ایک نوع ہے، جس کے معنی ایک شی کو دوسری شی کے ساتھ کسی وصف خاص میں شریک بنانا ہے مثلاً کہا جائے کہ احمد اسد (شیر) ہے تو احمد مشبہ ہوا، شیر مشبہ بہ اور بہادری، وغیرہ کو وجہ الشبہ تصور کیا جائے گا اور کاف کو ادات تشبیہ، اس قسم کی تشبیہات کی استعمال

سے عبارت بلاشبہ بلیغ وفصیح ہوتی ہے۔تمام زبانوں کے اشعار ونثر میں بالخصوص عربی، فارسی اور اردوعبارتوں میں تشبیہات واستعارات کواستعمال کرنے کا چلن عام ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ قرآن کریم کی فصاحت وبلاغت درجۂ اعجاز وایجاز کو پہونچی ہوئی ہے،اس میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں ہوا ہے جو غیر فصیح ہو،اور جو لفظ جہاں استعمال ہوا ہے۔اتنا موزون وبرمحل ہوا ہے کہ اگر اس کو بدل کر کوئی متبادل لفظ لایا جائے تو وہ درجۂ فصاحت سے گر جائے گا۔حتی کہ اسی لفظ کا جمع بھی استعمال کردیا جائے تو بھی رتبۂ فصاحت سے ساقط ہوجائے گا۔

یہ تاریخی سچائی ہے کہ قرآن کریم کوئی ادب وانشاء کی کتاب نہیں ہے لیکن اس میں ادب وانشا کے شہ پارے ہیں،وہ کوئی فصاحت وبلاغت،تمثیل وتشبیہ کی بھی کوئی کتاب نہیں ہے۔لیکن اس میں فصاحت وبلاغت،تمثیل وتلمیح اور تشبیہ واستعارہ کی نادر مثالیں اور محاورے بھی ملتے ہیں۔

ڈاکٹر ابوالنصر محمد خالدی مرحوم نے اپنی کتاب قرآنی تشبیہات واستعارات میں ۶۷ سورتوں میں واقع تشبیہات واستعارات کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے،اس موضوع پر ابن ناقیہ کی کتاب ''الجمان فی تشبیہات القرآن'' بڑی اہمیت رکھتی ہے۔لیکن اس میں صرف انیس آیات کا ذکر ہے۔ڈاکٹر خالدی مرحوم نے پورے قرآن کا احاطہ کیا ہے،ان کی تجزیاتی تحریروں کے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔چنانچہ سورۃ البقرۃ کی مندرجہ ذیل آیت کے ذکر کے ساتھ،لکھتے ہیں:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ(۱۳)

الکاف فی موضع نصب نعت لمصدر محذوف۔تقدیرہ:قالوا أنؤمنُ إیماناً مثل ما آمن الناس و کذلک الکاف فی کما آمن السفہاء: تقدیرہ: أنؤمن إیماناً مثل ما آمن السفہاء،رکی۔

ما مصدریۃ: منافقون۔مشبہ: منافق۔ ایمان منافق ظاہری۔ مشبہ بہ: لوگ، مراد مؤمنین،ایمان مؤمنین۔وجہ الشبہ: ایمان۔ کما آمن السُّفَهَاءُ:تقدیرہ:أنؤمن مثل ما آمن السفہاء۔ارکان تشبیہ حسب سابق۔

اور جب ان سے کہا جاتا ہے،جس طرح اور لوگ محمد ﷺ پر ایمان لے آئے ہیں۔تم بھی اسی طرح ایمان لے آؤ تو یہ کہتے ہیں،کیا ہم اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح یہ احمق ایمان

لے آئے ہیں کہ انہیں اپنے درجۂ مال و جاہ کی کچھ پرواہ نہیں۔

خبردار! ایسا کہنے والے ہی حقیقی احمق ہیں گو انہیں ابھی اس کا احساس نہیں ہو رہا ہے۔

غرضیکہ پوری کتاب میں اسی طرح کے نکات و معارف بیان کئے گئے ہیں۔ اور تشبیہاتی واستعاراتی تجزیے پیش کئے گئے ہیں۔ اتنی تفصیل نہ امام فخر الدین الرازی کے یہاں ملتی ہے اور نہ القرطبی کے یہاں نظر آتی ہے۔

ڈاکٹر سید ابراہیم صاحب ڈاکٹر خالدی مرحوم کے فیضیافتہ ہیں لکھتے ہیں کہ:

''کتاب لکھنے کی وجہ یہ بتائی گئی کہ ابو النصر محمد خالدی صاحب کے ہاں اکثر و بیشتر اور کبھی کبھی دوسروں کے ہاں، ہر پندرہویں روز، اتوار کو قرآن فہمی کی ایک مجلس ہوا کرتی تھی۔ اس مجلس میں ایسا نہیں ہوتا کہ صدر وعظ فرمائیں اور دوسرے سنتے رہیں اور اپنے علم میں اضافہ کرتے رہیں، بلکہ ہر ایک کے لیے لازم تھا کہ وہ تیاری کر کے آئے اور اپنی اپنی رائے ظاہر کرے۔ اسی دوران ''کذلک'' کی تشریح میں استاذ محترم نے کہا ''اللہ تعالیٰ ایسا کرتا ہے۔'' پروفیسر انوار الرحمٰن صاحب اپنے دکنی لہجے میں سوال کر بیٹھے کہ ''ایسا بولے تو کیسا؟'' خالدی صاحب نے مجھ سے کہا کہ یہی جملہ دل کو لگا اور یہ کتاب لکھنے کا باعث بنا۔''

اس کتاب کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر یہ کتاب شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی کے ذریعہ شائع کی جارہی ہے۔ میں ڈاکٹر عمر خالدی صاحب کا صمیم قلب سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے نہ صرف اس کتاب کی اشاعت کی اجازت دی بلکہ اس کی طباعت میں بھرپور تعاون کیا۔ ڈاکٹر عمر خالدی صاحب کو اپنے والد مرحوم سے تعلق ہی نہیں بلکہ عشق کے درجہ میں تعلق ہے میں نے اپنی زندگی میں ان جیسا فنافی الوالد شخص نہیں دیکھا، اللہ ڈاکٹر عمر خالدی کو صحیح وسلامت رکھے۔

مجھے امید ہے کہ یہ کتاب علمی وادبی حلقوں میں مقبول ہوگی اور مصنف کے لئے ذخیرہ آخرت ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مصنف کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین۔

والسلام

عطاء الرحمٰن قاسمی

چیئرمین

شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی

سورۃ البقرۃ

❖ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ(۱۳)

الکاف فی موضع نصب نعت لمصدر محذوف۔تقدیرہ:قالوا أنؤمنُ إیماناً مثل ما آمن الناس و کذلک الکاف فی کما آمن السفهاء: تقدیرہ: أنؤمن إیماناً مثل ما آمن السفهاء/کلی۔

ما مصدریة: منافقون۔

مشبہ: منافق۔ایمان منافق ظاہری۔

مشبہ بہ: لوگ،مرادمؤمنین،ایمان مؤمنین۔

وجہ الشبہ: ایمان۔

کما آمن السُّفَهَاءُ: تقدیرہ:أنؤمن مثل ما آمن السفهاء۔

ارکان تشبیہ حسب سابق۔

اور جب ان سے کہا جاتا ہے،جس طرح اور لوگ محمد ﷺ پر ایمان لے آئے ہیں۔تم بھی اسی طرح ایمان لے آؤ تو یہ کہتے ہیں،کیا ہم اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح یہ احمق ایمان لے آئے ہیں کہ انہیں اپنے درجہ مال وجاہ کی کچھ پرواہ نہیں۔

خبردار! ایسا کہنے والے ہی حقیقی احمق ہیں گوانہیں ابھی اس کا احساس نہیں ہورہا ہے۔

❖ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ(۱۷)

بجائے مثل: (قصہ،شان: صفت: هُمْ: متشککین،منافقین)۔

الکاف مرفوع بالخبر: تقدیر: قصة/شان المنافقين وصفتهم مثل صفة الذی استوقد ناراً......الخ۔

الذی لفظاً واحد، معنیٰ جمع ،تقدیر: کمثل المجمع الذی استوقد نارا (بحر)۔

مشبہ :متشککین ،منافقین۔

مشبہ بہ: اندھیرے میں چنگاری کی روشنی میں چلنے والے۔

وجہ الشبہ :شک و پس و پیش کرنا۔

ان لوگوں کا قصہ تو ایسا ہی ہے جیسے لوگوں نے تاریکی میں راستہ تلاش کرنے کے لیے آگ جلائی، جب اس کے شعلوں سے آس پاس روشن ہو چکا تو قدرت الٰہی سے آگ بجھ گئی یا روشنی جاتی رہی۔اندھیرا چھا گیا۔آنکھیں اندھی ہو گئیں۔آگ سلگانے والے کو کچھ سجھائی نہیں دینے لگا۔

❖ أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ يَجْعَلُوْنَ أَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ ۢبِالْكٰفِرِيْنَ(١٩)

الکاف معطوف علی کمثل الذی او مبتدأ محذوف، تقدیر: مثلھم مثل صیب۔

یہاں دو مقامات محذوف ہیں۔تقدیر: مثلھم کمثل ذوی صیّب (بحر المحیط) مثال المنافقین مثل شانِ اصحاب صیّب۔منافقون کو بارش سے تشبیہ دی گئی ہے بلکہ ان لوگوں سے بارش میں.....

مشبہ: منافق۔ مشبہ بہ: خوف وشک واندیشہ۔ وجہ شبہ: عدم استقرار،عدم استقلال۔

ان منافقوں کی شان ایسی ہے جیسی ان لوگوں کی کہ جب اوپر سے موسلا دھار بارش ہو رہی ہو، گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی ہو۔کڑک اور چمک (چکا چوند کرنے والی بجلی بھی) رہی ہو تو ایسی ہولناکی میں بجلی کی کڑک سن کر یہ موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں۔

حق کا انکار کرنے والوں کو اللہ ہر طرف سے اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔چمک سے ان لوگوں کی حالت یہ ہو رہی ہے کہ بجلی ان کی بصارت اچک لے جائے گی۔ جب انہیں ذرا روشنی محسوس ہوتی ہے تو اس میں کچھ دور چل نکلتے ہیں اور جب اندھیرا چھا جاتا ہے ٹھٹک کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اللہ چاہتا تو ان کی سماعت اور بصارت بالکل ہی سلب کر لیتا۔اللہ تو ہر ہر چیز پر قادر ہے۔

❖ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (۷۳)

الکاف فی موضع نصب نعتاً لمصدر محذوف۔ تقدیر: یحیِی اللّٰہ الموتٰی احیاءً مثل ذلک۔ (العکبری والانباری)۔ وفی الکلام حذف۔ تقدیر: فضربوھا فتحیت(العکبری)

فان کان مبتدأً خلافا للذین حضروا احیاء القتیل ثم اضمار قول، ای وقلنا لھم کذٰلک یحیی اللّٰہ الموتٰی (البحر المحیط ۱/۲۶۰)

ذٰلک کا اشارہ سیاق سے ظاہر ہے کہ مشارٌ الیہ النفس ہے۔

اضربوا: اضربوا القتیل، ببعضھا: ببعض البقرۃ المذبوحۃ۔

مشبہ: اللہ تعالیٰ کا خلاف عادت مردہ کو زندہ کرنا۔

مشبہ بہ: جس طرح ذبح شدہ گائے کے گوشت کے بعض ٹکڑے کو بنی اسرائیل کے مقتول کے جسم کے بعض حصوں پر مارنے سے اس مردے کا جی اٹھنا۔

وجہ الشبہ: اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ۔

(اے بنی اسرائیل! تم جس وقت ایک قاتل کا پتہ لگانے میں آپس میں جھگڑ رہے تھے) اس وقت ہم نے حکم دیا کہ مقتول کی لاش کو مذبوحہ گائے کے ایک ٹکڑے سے ضرب لگاؤ۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا تو مردہ نے زندہ ہو کر اپنے قاتل کی ٹھیک ٹھیک نشاندہی کر دی۔
دیکھو! اللہ مردوں کو اسی طرح زندگی بخشتا ہے اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ سمجھو۔

❖ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ، كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (۱۰۱)

مشبہ: جان کر انجان رہنے والا۔ مشبہ بہ: نہ جاننے والا۔ وجہ الشبہ: جہل، نادانی۔

اور جب کبھی بنی اسرائیل کے پاس ایک رسول اس کتاب کی تصدیق کرتا ہوا آیا جو پہلے سے ان کے پاس موجود تھی، تو ان لوگوں میں سے ایک گروہ نے جو کہ کتاب الٰہی رکھتے تھے، کتاب

الٰہی کو اس طرح پیچھے ڈال دیا گویا وہ اس کتاب کو جانتے ہی نہیں۔

❖ أَمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ، وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيْلِ (۱۰۸)

مامصدرية: والمصدر مضاف الى المسئول، والكاف منصوب على المصدر۔

تقدیر: سئل سوالاً مثل ماسئل موسىٰ: ام تريدون ان تسئلوا رسولكم كما سأل قوم موسىٰ من قبل۔

مشبہ: مسلم ومؤمن۔ مشبہ بہ: موسیٰ علیہ السلام سے سوال کرنے والے۔

وجہ الشبہ: بے جا سوال۔

کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول محمد ﷺ سے ویسے ہی سوال کریں جیسے آپ سے پہلے موسیٰ سے کیے جاتے تھے۔

❖ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصَارٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ (۱۱۳)

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔ تقدیر: قالوا قولاً مثل ذلک۔

ذلک اشارة الى قول يهود ونصارى۔

مشبہ: بے علم وناواقف لوگوں کا قول۔

مشبہ بہ: قول یہود ونصاریٰ۔ وجہ الشبہ: خلاف حقیقت قول۔

یہودی کہتے ہیں مسیحیوں کے پاس کچھ نہیں، مسیحی کہتے ہیں کہ یہودیوں کے پاس کچھ نہیں۔ حالانکہ دونوں ہی کتاب پڑھتے ہیں۔ یہ دونوں جیسے دعویٰ کرتے ہیں ویسے دعویٰ وہ لوگ بھی کرتے ہیں جن کے پاس کوئی کتاب نہیں۔ یہ لوگ جن اختلافیوں میں مبتلا ہیں اللہ روز قیامت ان کا فیصلہ کردے گا۔

❖ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ أَوْ تَأْتِيْنَا اٰيَةٌ

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ.(۱۱۸)

الکاف فی موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔تقدیر:قالوا قولاً مثل ذلک۔

ذلک إشارة الی قول الجاهلین۔

مشبہ: جہلاء، نادانوں کا قول کہ اللہ فرداً فرداً ہر ایک سے بات کرے یا نشانی بھیجے۔

مشبہ بہ: محمد ﷺ سے پہلے گذرے ہوئے جہلاء۔

وجہ الشبہ: لاعلمی، کج فہمی۔

اور جو لوگ علم نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں، ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ خدا ہم سے براہ راست بات چیت کرے یا اپنی کوئی نشانی بھیج دے۔ یہ لوگ جیسی بات کر رہے ہیں ٹھیک ایسی ہی بات ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں۔اس بارے میں پہلے اور پچھلے سب کے دل ایک ہی طرح کے ہیں۔ہم نے ان لوگوں کو یہ جو ماننے والے ہیں کتنی ہی نشانیاں نمایاں کردی ہیں۔

❖ سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَاوَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِىْ كَانُوْا عَلَيْهَا، قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَاۤءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاۤءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا، وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ، وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ، وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (۱۴۲-۱۴۳)

الکاف فی موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔تقدیر:جعلناکم امةً وسطاً، مثل ذلک۔

ذلک:لیس إلی ملفوظٍ به۔اذ لم۔

مشبہ: محمد ﷺ کے امتی۔

مشبہ بہ: ہدایت جس کا ذکر پچھلی ملحقہ آیت میں آیا۔

وجہ الشبہ: اللہ تعالیٰ کا فضل۔

ہدایت: یعنی ایمان اور قبلہ کا حقیقی عملی حکم، اللہ تعالیٰ کی مرضی۔

نادان لوگ کہیں گے، انہیں یعنی محمد ﷺ پر ایمان لانے والوں کو کیا ہوا کہ پہلے یہ جس قبلہ کی طرف رخ کرتے تھے اب یکا یک اس سے اپنا رخ پھیر لیا اور کعبہ کی طرف پلٹ گئے۔

اے نبی! آپ ان سے کہیے، مشرق ہو یا مغرب سب اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ جس طرح ہم نے سیدھی راہ دکھا کر مؤمن بنایا اسی طرح ہم نے تمہیں ایک امت وسط (معتدل امت) بنایا۔ تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ ہو۔

مشبہ بہ: کے چار احتمال اور بھی ہیں۔

(۱) یھدی من یشاء سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کو اللہ نے ہدایت دے کر سیدھے راستے پر ڈالا اسی طرح ان کو امت متوسط بنایا۔

(۲) جس طرح تمہارا قبلہ بہترین قبلہ ہے اسی طرح تم ہی امت وسط ہو۔

(۳) جس طرح تمہارا قبلہ مشرق و مغرب کے وسط میں ہے اسی طرح تم بھی امت وسط ہو۔

(۴) جس طرح قبلہ زمین کے وسط میں ہے۔ اسی طرح مسلم بھی امت وسط ہے۔

تیسری و چوتھی توجیہ تقریباً ایک ہی ہے۔ اقرب الی الصواب مشبہ بہ ہدایت ہی ہے۔

❖ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ.(١٤٦)

(۱) الکاف منصوب لمصدر محذوف۔

تقدیر: یعرفون الرسول عرفاناً مثل عرفانھم أبناءَ ھم۔

یعرفونہ: کی تشریح میں ضمیر منصوب کا مرجع محمد ﷺ لیا گیا۔ کیونکہ محسوس کی تشبیہ محسوس سے معنی میں تاکید کرتی ہے۔

احتمال مرجع: (۱)صدق محمد ﷺ۔ (۲)حق، تحویل قبلہ۔ (۳)قرآن۔ (۴)علم۔
(۵)بیت الحرام کا قبلہ ہونا۔

مشبہ: محمد ﷺ کو جاننا۔ مشبہ بہ: لوگوں کا اپنی اولاد کو جاننا۔ وجہ الشبہ: جاننا۔

(۲)الکاف منصوب علی الحال من ضمیر المعرفة المحذوفة۔

تقدیر: یعرفونه معرفةً مماثلةً لمعرفة ابناء هم۔

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ محمد ﷺ کو ایسا ہی جانتے پہچانتے ہیں جیسا کہ وہ اپنی اولاد کو جانتے پہچانتے ہیں۔

❖ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَاكُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ، وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ، كَمَا أَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَالَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (۱۵۰۔۱۵۱)

الکاف فی موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: (۱)اتماماً کما ارسلنا، ولاتم نعمتی علیکم اتماماً مثل اتمام ارسال الرسل فیکم رسولاً نعمةً کارسلنا۔

(۲)تهتدون هدايةً كارسلنا۔لعلكم تهتدون اهتداء مثل ارسلنا إليكم رسولاً۔

(۱)مشبہ: اتمام نعمت۔ مشبہ بہ: رسول کو بھیجنا۔ وجہ الشبہ: اللہ کی رحمت۔

میں تم پر اپنی نعمت اسی طرح پوری کرنا چاہتا ہوں۔ جس طرح کہ ہم نے تمہارے درمیان تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو تمہیں ہماری آیتیں سناتے اور تمہیں.................

(۲)مشبہ: ہدایت۔ مشبہ بہ: رسول کو بھیجنا۔

وجہ الشبہ: تشبه الرواية بالارسال فی التحقيق والثبوت۔ تحقیق وثبوت کے لیے

رسول بھیج کر ہدایت کی تشبیہ دینا۔

ہم تمہیں ایسی ہدایت دینا چاہتے ہیں جس طرح کہ ہم نے تمہارے درمیان الخ۔

ای مشبهة ارسالنا فیکم رسولاً، علی حذف صفات (بحر:۳۔۱۴۴)۔

اور جہاں سے تمہارا گذر ہو اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھیرا کرو اور جہاں بھی تم ہو اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو تاکہ لوگوں کو تمہارے خلاف کوئی حجت نہ رہے۔

ہاں! جو ظالم ہیں ان کی زبان کسی حال میں بند نہ ہو گی تو ان سے تم مت ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔ اور اس لیے کہ میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اس توقع پر کہ میرے اس حکم کی پیروی سے اسی طرح فلاح کا راستہ پاؤ گے جس طرح (تمہیں اس جز سے فلاح نصیب ہوئی کہ) ہم نے تمہارے درمیان خود تم میں سے ایک رسول بھیجا جو تمہیں میری آیات سناتا ہے۔ تمہاری زندگیوں کو سنوارتا ہے۔ تمہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور تمہیں وہ باتیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

انتباہ: بعض معربوں نے غالباً کاف بمعنی لام تعلیل لے کر اس کی تشریح یوں کی ہے۔ کہ اس کاف کا تعلق ماقبل سے نہیں مابعد سے ہے۔ امام زمخشری کی تقدیر یوں ہے۔ **کما ذکرتکم بارسال الرسول فاذکرونی بالطاعة اذکرکم بالثواب**۔

چونکہ میں نے نبی بھیج کر تم کو یاد کیا ہے۔ اس لیے تم بھی مجھے میری فرمانبرداری کر کے یاد کرو میں تم کو ثواب دے کر یاد کروں گا۔

یہ دو باتیں ان وجوہ سے بعید از ثواب ہیں۔

(۱) عربیت کا محاورہ ہے کہ کسی آیت کا تعلق ماقبل سے ہو تو ہر طرح بہتر ہے۔

(۲) کاف تعلیلیہ کا عربی انتہائی شاذ ہے۔ اور یہاں ایسے شاذ کا سہارا لینے کی چنداں ضرورت نہیں۔

(۳) سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا (**من ذریتنا امةً مسلمةً** اور **ربنا وابعث فیھم رسولا منھم**) سے بھی تعریب کی واضح تائید ہوتی ہے۔

❖ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ

اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا، وَاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ.(١٦٥)

الكاف منصوب على المصدر، والمصدر مضاف إلى المفعول المنصوب والفاعل محذوف۔

تقدیر: مثل حب الله كحب المؤمنين لله۔(بحر:۴۷۰)حباً مثل حبكم الله(مکی)۔

مشبہ: اللہ کو چھوڑ کر دوسری ہستیوں سے محبت کرنا۔

مشبہ بہ: مؤمنوں کا اللہ سے محبت کرنا۔ وجہ الشبہ: کیفیت، محبت۔

(وحدت خداوندی پر دلالت کرنے والی ان کھلی کھلی نشانیوں کے باوجود) کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا شریک اور اس کا مدمقابل بناتے ہیں اور ان پر ایسے گرویدہ ہیں جیسی گرویدگی اللہ کے ساتھ ہونی چاہیے۔ اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں۔ ان کو اللہ کے ساتھ ان کی محبت نہایت قوی ہے۔

❖ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ط كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ط وَمَاهُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ(١٦٧)

كما: الكاف منصوب صفة لمصدر محذوف، وما مصدرية۔

تقدیر: فنتبرأ منهم مثل تبرّء هم منا۔(الانباری)

اور وہ لوگ، جو دنیا میں ان کی (مشرکوں کی) پیروی کرتے تھے، کہیں گے، کاش ہم کو بھی ایک موقع دیا جاتا تو جس طرح آج یہ ہم سے بیزاری ظاہری کرر ہے ہیں۔ ہم بھی اسی طرح ان سے بیزار ہو کر دکھا دیتے۔

كذلك: الكاف منصوب على الحال من في نتبرأ۔

تقدیر: نتبرأ منهم تبرءهم منا (مکی، الانباری)۔

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: رویة مثل ذلک یریهم (مکی)۔

یریهم اللہ اراء ةً مثل ذلک۔(الانباری)مثل إراء تهم تلک الاحوال یریهم اللہ اعمالهم حسرات علیهم (بحر)۔

ذلک اشارة إلی المصدر المفهوم من الآیة السابقة:أراء العذاب وعلیهم الاسباب۔

مشبہ: اللہ تعالیٰ کا مشرکوں کو ان کے اعمال کا نتیجہ حسرت و پشیمانی دکھانا۔

مشبہ بہ: مشرکوں کا عذاب پر التجا معارضہ کرنا اور اپنے آپ کو بے یارو مددگار پانا۔

وجہ الشبہ: حقیقت واقعہ۔

اللہ تعالیٰ روز قیامت مشرکوں کے اعمال کا نتیجہ اسی طرح دکھا دے گا۔ اور وہ یہ دیکھ کر پشیمانی سے ہاتھ ملتے رہیں گے۔ جس طرح وہ عذاب کا مشاہدہ کرلیں گے اور اپنے آپ کو بے یارو مددگار پائیں گے۔

❖ وَمَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَایَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَّنِدَاءً صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَایَعْقِلُوْنَ (۱۷۱)

الکاف مرفوع بالخبر۔تقدیر: مثل الذین کفروا صفتهم مثل صفة الذی ینعق (بحر)۔

اس تشبیہ کے مشبہ و مشبہ بہ میں مفسروں کے چار جمع پانچ جملہ نو اقوال ہیں۔

یہاں تین قول نقل کیے جارہے ہیں کہ ہمارے مرجوع مفسروں اور نحویوں نے زیادہ تر یہی اقوال نقل کیے ہیں۔

(۱)مثل داعی الذین کفروا کمثل الخ۔ حذف المضاف (الانباری) ای داعیهم الی الهدی (العکبری) (۲)مثل دعاء الذین کفروا کمثل الخ، ایضاً۔ (الانباری) فی دعائهم الاصنام۔ (۳)الذین ینعق کا فاعل الصائح فی جوف الجبال۔

(۱)پکارنے والا حق کا منکر، اندھا مقلد، ایسی ہستیوں کو پکار رہا ہے جو کچھ بھی سن نہیں

سکتیں۔ ہر چند کہ یہ التجا پکارے جا رہا ہے وہ تو بہرے گونگے الخ۔

مشبہ: کفار کی پکار غیر اللہ کو۔

مشبہ بہ: ایسے کو پکارنا جو سن نہیں سکتا۔

وجہ الشبہ: سعی لا حاصل۔

(۲) پکارنے والا، حق کی طرف بلانے والا، حق کے منکروں کو حق کی طرف بلا رہا ہے۔ مگر کافر صرف اس کی آواز سن رہے ہیں۔ سمجھتے کچھ بھی نہیں۔ وہ تو بہرے گونگے اندھے ہیں۔

مشبہ: کافروں کو حق کی طرف بلانے والے۔

مشبہ بہ چوپایوں کو چرواہے کا آواز دینا۔ وجہ الشبہ: سعی لا حاصل۔

(۳) الذی: گمراہ و پریشان شخص جو پہاڑیوں میں چیختا پکارتا ہے۔ اس کی آواز صرف گونجتی ہے، راہ نمائی نہیں کرتی۔

مشبہ: کفار کی پکار۔

مشبہ بہ: پہاڑوں کی طرف میں پکارنے والا جس کی آواز صرف گونجتی ہے۔

وجہ الشبہ: سعی لا حاصل۔

وہ لوگ جنہوں نے خدا کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے سے انکار کر دیا ہے اور تقلید آباء پر اڑے رہے یہ بہرے ہیں، گونگے ہیں۔ اس لیے کوئی بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی (تفہیم)۔

❖ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ(۱۸۳)

(۱) الکاف فی موضع نصب: صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: کتب علیکم الصیام کتابةً مثل ما کتب۔

مشبہ: روزہ مسلم موجودہ۔ مشبہ بہ: روزہ مسلم سابقہ۔ وجہ الشبہ: فرضیت۔

(۲) الکاف منصوب علی الحال. الصیام: ذو الحال۔

تقدیر: کتب علیکم الصیام مثلاً کما کتب علی الذین من قبلکم۔

مشبہ: روزہ موجودہ۔ مشبہ بہ: روزہ مسلمین السابقین۔ وجہ الشبہ: فرضیت روزہ۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے۔ وہ اس روزہ سے مشابہ ہے جو تم سے پہلے کے مسلموں پر فرض کیا گیا تھا۔

الکاف منصوب علی الحال۔

تقدیر: کتب علیکم الصیام مشبہًا کما کتب علی الذین من قبلکم (مکی)۔

ما موصولہ: ای متبعاً الذی کتب علیکم۔ الصیام ذو الحال۔

بعضوں نے دو امکانی تعربیں اور نقل کی ہیں۔ یہ دونوں بقول ابی حیان بعید از عربیت اور محض قیاس ہیں۔

❖ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَاكَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى الَّيْلِ وَلَاتُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَاتَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (۱۸۷)

الکاف فی موضع نصب لمصدر محذوف۔

تقدیر: یبین بیاناً مثل ذلک: ذلک اشارۃ إلی بیان احکام الصیام وغیرھا۔

مشبہ: آیتوں کا واضح وغیر مبہم ہونا۔ مشبہ بہ: روزہ کے احکام۔ وجہ الشبہ: وضاحت۔

راتوں کو کھاؤ پیو یہاں تک کہ تم کو سیاہی شب کی دھاری سے سپیدی صبح کی دھاری نمایاں نظر آ جائے۔ تم یہ سب کام چھوڑ کر رات تک اپنا روزہ پورا کرو۔ اور جب تم مسجد میں معتکف ہو تو بیویوں سے مباشرت مت کرو۔ یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں۔ ان کے قریب نہ پھٹکنا۔ (تفہیم)۔

کذلک الخ: اللہ تعالیٰ مومنوں کے لیے اپنی آیتیں اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے جیسا کہ روزہ سے متعلق آیات میں بیان ہوا۔ امید ہے کہ سب مومنین پرہیزگاری اختیار

کریں گے۔

❖ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ (۱۹۸)

(۱)الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف وما مصدرية۔

تقدیر:اذكروا الله ذكراً مثل ماهداكم۔

مشبہ:اللہ کا ذکر۔مشبہ بہ:اللہ کا ذکر حسب ہدایت۔وجہ الشبہ:حکم کے مطابق عمل۔

۲-الكاف منصوب على الحال. تقدير: فاذكروه مشبهين لكم حين هداكم (العکبری)۔

مشبہ:اللہ کا ذکر۔مشبہ بہ:ذکر بحالت ہدایت۔وجہ الشبہ:کیفیت ذکر۔

اللہ کو یاد کرو اس وقت تمہارا حال ایسا ہو جیسا ہدایت پانے کے وقت تھا۔ (یعنی کامل فرمانبرداری کی تھی۔یہی حال اب بھی ہونا چاہئے)۔

جب عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام (مزدلفہ) میں ٹھیر کر اللہ کا ذکر کرو اور اسی طرح ذکر کرو جس طرح ذکر کرنے کا طریقہ تمہیں بتا دیا گیا ہے۔اگرچہ اس سے پہلے تم بھی اپنے لوگوں میں تھے تو راہ حق سے بھٹک گئے تھے (ترجمان)۔

❖ فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ (۲۰۰)

۱-الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر:ذكراً مثل ذكركم آباءكم۔

مشبہ:یاد خدا۔مشبہ بہ:یاد آباء واجداد،وجہ الشبہ:یاد۔

۲-الكاف منصوب على الحال. ضمير اذكروا ذو الحال۔

تقدیر:فاذكروه مشبهة ذكركم آباءكم (الانباری)فاذكروا الله سابقين (العکبری)

پھر جب تم اپنے حج کے ارکان ادا کر چکو تو جس طرح تم اپنے آباءواجداد کو یاد کرتے رہتے ہو، اسی طرح اب اللہ کو یاد کرو۔ بلکہ اس سے بھی شدت وتکرار سے۔

جب تم حج کے ارکان ادا کر چکو تو اللہ کو یاد کرو۔ اس وقت تمہاری حالت ایسی ہو جیسی اپنے آباءواجداد یا کارنامے یاد کرنے میں ہوتی ہے۔ آباءواجداد یا کارناموں کو یاد کرنے میں جو مسرت ہوتی ہے، اس سے کہیں زیادہ مسرت اللہ کی یاد سے ہونی چاہیے۔

❖ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ط قُلْ فِيْهِمَآ إِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ط وَ يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلِ الْعَفْوَ ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْأٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ (۲۱۹)

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: تبيناً مثل ذلك يبين الله لكم الأيات (مکی) ذلك إشارة إلى حكم الإنفاق۔

مشبہ: آیات، نشانیاں۔ بیان۔ احکام۔ مشبہ بہ: حکم الانفاق۔ وجہ الشبہ: بیان۔

تم سے شراب اور جوئے کی بابت دریافت کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دو ان دونوں چیزوں میں نقصان بہت زیادہ ہے اور ان میں انسان کے لیے فائدے بھی ہیں۔ لیکن ان کا نقصان ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔ اور تم سے پوچھتے ہیں، خرچ کریں تو کیا کریں۔ ان سے کہہ دو جس قدر تمہاری ضروریات سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس طرح کے احکام دے کر اپنی نشانیاں واضح کر دیتا ہے۔ تاکہ تم دنیا و آخرت دونوں کی عقلمندی میں غور کرو۔

❖ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ ط حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ، كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ (۲٤۱،۲٤۲)

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: يبين الله اٰياته بيانا۔

ذلك: إشارة الى حكم المطلقات۔

مشبہ: آیات۔مشبہ بہ: حکم المطلقات۔وجہ الشبہ: بیان۔

جن عورتوں کو طلاق دیدی گئی انہیں اپنے مناسب طریق پر فائدہ پہنچانا چاہیے۔ پرہیزگاروں کے لیے ایسا کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے احکام کھلا کھلا بیان کر دیتا ہے، تا کہ تم عقل سے کام لو اور سوچو سمجھو۔

❖ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ، إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ، وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ، أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا، قَالَ أَنَّى يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا، فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ، قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ، قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ، وَانْظُرْ إِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۲۵۸، ۲۵۹)

الكاف للتشبيه ويكون معطوفا على۔من الكلام۔

رأيت محذوف، الكاف في موضع نصب. تقدير: او رأيت مثل الذى ودل صفة المحذوف ألم تر كالذى۔

مشبہ: مبہوت وحیران شخص۔مشبہ بہ: گرے ہوئے مکانوں پر گذرنے والے کی حیرانی۔وجہ الشبہ: اللہ تعالیٰ کے قدرتی کاروبار میں حیرانی۔

کیا تم نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جو ایک بستی پر سے گذرا جس کے مکانوں کی چھتیں گر پڑی تھیں۔اور گری ہوئی چھتوں پر دیوار کا ڈھیر تھا۔

❖ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (٢٦١)

الكاف فی موضع رفع خبر مثل. وفی الجملة حذف۔ لأن الذین ینفسو ن۔

تقدیر: مثل الذین ینفقون الخ. مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله كمثل حبة۔

مشبہ: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کا مال۔ مشبہ بہ: ایک بال سے سینکڑوں دانے نکلنے والا غلہ۔ وجہ الشبہ: جزائی کثرت وفراوانی، نیک عمل کا بہت بڑا بدلہ۔

جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس میں سات بالیں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جس کے عمل کو چاہتا ہے ترقی عطا فرماتا ہے۔ اور وہ فراخ دست بھی ہے اور علیم بھی ہے۔

❖ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ (٢٦٤)

اعراب کاف کے دو احتمال۔

۱- الكاف منصوب علی الحال من ضمير الفاعلين۔

تقدیر: لاتبطلوا صدقاتكم مشابهين الذين يتبعون الخ ينفق ماله اى مشابهين الذين يبطلوا انفاقهم بالرياء۔

مشبہ: ایمان والوں کا صدقہ جو احسان جتانے و تکلیف پہنچانے کے لیے ہو۔

مشبہ بہ: کافر کا صدقہ جو صرف دکھاوے کے لیے ہوتا ہے۔ وجہ الشبہ: صدقہ کا باطل ہونا۔

اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر اپنے مال کو اس شخص کے مال کی طرح خاک میں نہ ملاؤ جس کا حال یہ ہے کہ وہ محض دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے۔ جو اللہ

اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔

۲-الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف وفي الكلام حذف مضاف محذوف۔

تقدیر: لاتبطلوا ابطالا كابطال الذين ينفقون۔

ارکان تشبیہ حسب سابق۔

اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دکھا کر اس شخص کے صدقے کی طرح خاک میں نہ ملاؤ جو اپنا مال صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے دے کر اپنا مال ضائع کرتا ہے۔ وہ نہ تو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے، اور نہ آخرت پر۔

۳-الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: انفاقاً رئاءَ الناس اى كان...... اس شخص کے صرفہ کی طرح مت خرچ کرو جو اپنا مال صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے۔

فمثله كمثل صفوان عليه تراب...... کاف کی تعریب حسب سابق۔

مشبہ: کافر کا خرچ۔ مشبہ بہ: چٹان جس پر مٹی پڑی ہو۔ وجہ الشبہ: بے ثمری۔

اس کافر کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان تھی جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی۔ جب اس پر زور کا مینہ برسا تو مٹی بہہ گئی اور چٹان جوں کی توں صاف بے روئیدگی رہ گئی۔ (اس پر کچھ نہ اُگا) ایسے دکھاوے کا خرچ کرنے والے بزعم خود بھی جو کچھ کماتے ہیں اس میں ان کو کچھ بھی ہاتھ نہیں آتا۔ کافروں کو اللہ تعالیٰ سیدھا راستہ نہیں دکھایا کرتا۔

❖ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ، فَإِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (٢٦٥)

الکاف کا اعراب حسب سابق۔

مشبہ: اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں خرچ کرنے والوں کا مال۔ مشبہ بہ: سطح مرتفع پر اُگا ہوا پر ثمر

باغ۔ وجہ الشبہ: نتیجہ خیز خرچ، ثمر آور صدقہ۔

جو لوگ اپنا مال محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے دل کے پورے ثبات و قرار کے ساتھ خرچ کرتے ہیں۔ ان کے مال کی مثال ایسی ہے جیسے کسی سطح مرتفع پر ایک باغ ہو اور اگر زور کی بارش ہو جائے تو دوگنا پھل لائے اور اگر زور کی بارش نہ بھی ہو صرف ہلکی بارش ہو وہ بھی معمولی پیداوار کے لیے کافی ہو جائے۔ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہے۔

❖ أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُوْنَ لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ نَخِيْلٍ وَّ أَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ(٢٦٦)

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف. تقدير: يبين الله لكم مثل ذلك. ذلك إشارة الى المثال المذكور و السابق۔

مشبہ: آیتوں کا بیان۔ مشبہ بہ: اس شخص کی مثال جو ابھی گزری۔ وجہ الشبہ: کلام کا کھلا بیان جس میں ابہام بالکل نہ ہو۔

کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک سرسبز و شاداب باغ ہو۔ نہروں سے سیراب کھجوروں اور انگوروں اور ہر قسم کے پھلوں سے لدا ہوا اور وہ باغ ٹھیک اس وقت ایک تیز و تند گرم بگولے کی لپیٹ میں آ کر جھلس جائے جب کہ وہ خود بھی باغ کا مالک بوڑھا اور اس کے کمسن بچے کسی کام کے لائق نہ ہوں۔ یقیناً تم یہ تباہی پسند نہیں کرو گے۔

اللہ تعالیٰ تم سے اپنی باتیں تمہارے سامنے اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے جس طرح یہ بات بیان کی کہ (تم بحالت کہولت کم سن بچوں کی موجودگی میں اپنے مال کی تباہی پسند نہیں کرتے اسی طرح یہ بات بتا دی کہ تم ہرگز پسند نہیں کرو گے کہ مرنے کے بعد تمہارا وہ سارا کیا کرایا غارت ہو جائے جو تم نے دنیا میں کیا تھا)۔

یہ صاف کھلا بیان اس لیے ہے کہ تم اپنے اعمال پر غور کرو کہ وہ آخرت میں کسی طرح کام آ سکیں۔

❖ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَايَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ، ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا، فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَاسَلَفَ، وَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُوْلٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ، هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ (۲۷۵)

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: يقوم قياماً مثل قيام الذى يتخبطه الخ۔

مشبہ: سود خوار۔ مشبہ بہ: پاگل۔

وجہ الشبہ: بے جا اصرار، بے جانے بوجھے کسی کام کے کرنے کی دھن، خبط: خود غرضی کی وجہ سے اچھے و برے کی تمیز نہ ہونا۔

جو لوگ سود (بیاج) کھاتے ہیں، وہ ایسے ہیں جیسا وہ پاگل شخص جس کے حواس خبط ہو گئے ہوں (جس پر ایسے کام کرنے کا دھن سوار ہو جس کے نقصان سے وہ واقف نہ ہو) اس کے ایسا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ تجارت بھی تو آخر سود جیسی چیز ہے۔ حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال اور بیاج کو حرام قرار دیا ہے۔ لہٰذا جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے نصیحت پہونچے اور آئندہ کے لیے وہ سود (بیاج) کھانے سے باز آجائے تو جو کچھ وہ پہلے کھا چکا سو کھا چکا۔ اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ (چاہے جیسے چاہے عذاب دے) لیکن جو اس حکم کے صادر ہو جانے کے بعد بھی اپنے اسی سابق عمل کا اعادہ کرے تو وہ جہنمی ہے جہاں وہ رہے گا۔

❖ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ، وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَايَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ، وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَايَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا، فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ، وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ، فَاِنْ لَّمْ

يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى، وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ إِذَا مَادُعُوْا، وَلَاتَسْئَمُوْٓا أَنْ تَكْتُبُوْهُ، صَغِيْرًا أَوْ كَبِيْرًا إِلٰى أَجَلِهٖ، ذٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ، وَ اَدْنٰى اَلَّا تَرْتَابُوْا إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا، وَاَشْهِدُوْا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَايُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ، وَإِنْ تَفْعَلُوْا فَإِنَّهٗ فُسُوْقٌ بِكُمْ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ، وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ(۲۸۲)

لکاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: یکتب الكاتب كتابا مثل ماعلمه الله۔

مشبہ: کاتب۔مشبہ بہ:علم الكتابة۔وجہ الشبہ: کتابت۔

......جس طرح اللہ تعالیٰ نے کاتب کو لکھنے کا علم دیا ہے،اسی طرح کاتب کو لکھنا چاہیے۔

انتباہ: یہاں کاف تعلیل کے لیے ہے۔مطلب یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے کاتب کو لکھنے کا علم دیا ہے۔لہٰذا اس کو لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔

تنزيل من كما احسن اليک. أی لأجل ما فضل الله عليه تعليم الكتابة۔

سورة آل عمران

❖ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا، وَأُولَئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ، كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ، كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللهُ بِذُنُوبِهِمْ، وَاللهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ(۱۰، ۱۱)

الكاف مرفوع بالخبر، مبتدأ محذوف۔

تقدیر: و دأبهم مثل عادة آل فرعون، قبلهم: قبل آل فرعون، أخذهم: أخذ الكافرين بذنوبهم۔

مشبہ: کفر کرنے والے۔ مشبہ بہ: آل فرعون۔ وجہ الشبہ: عذاب۔

جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان کا مال کچھ کام آئے گا اور نہ ان کی اولاد ان کے کام آئے گی۔ یہ کافر تو دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔

وہ ایسے ہی ہوں گے جیسے کہ فرعون تھے اور جیسے ان سے پہلے کے کافر تھے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا۔ اللہ نے ان کی نافرمانیوں پر ان کی دارو گیر کی۔ اللہ تعالیٰ کفر پر سخت سزا دینے والا ہے۔

انتباہ: معربوں اور مفسروں نے یہاں کاف تشبیہ کے منصوب محلی ہونے کی نو وجوہ بتائی ہیں۔ بعض میں تکلف ہے اور بعض بعید از قیاس ہے۔ ہم نے متفق علیہ اقرب الی الصواب اعراب (کاف مرفوع بالخبر) اختیار کیا ہے۔ منصوب ہونے کی احتمالی وجوہ کی تفصیل کشاف زمخشری یا بحر ابی حیان میں دیکھی جا سکتی ہے۔

❖ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَى، وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَى، وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ(۳۶)

مشابہت ومماثلت کا انکار ہے۔

عمران کی عورت نے کہا۔اے میرے پروردگار! میرے پیٹ میں جو بچہ ہے میں اسے تیری نذر کرتی ہوں۔وہ تیرے ہی کام کے لیے وقف ہوگا۔میری اس نذر کو قبول فرمایئے اور جاننے والا تو تو ہی ہے۔پھر عمران کی عورت کے لڑکی پیدا ہوئی تو عمران کی عورت نے کہا۔اے میرے پالن ہار! میرے ہاں تو بچی پیدا ہوئی ہے۔اللہ تو جانتا ہی تھا کہ اس کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی۔اور لڑکا تو لڑکی کے برابر ہو بھی نہیں سکتا۔(عورت کی بعض فطری کمزوریاں ہوتی ہیں) میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے۔اور میں اسے اور اس کی آئندہ نسل کو مردود شیطان کے فتنہ سے تیری پناہ میں رکھتی ہوں۔

پروردگار نے اس لڑکی کو بخوشی قبول فرمایا۔اور اس لڑکی کو اچھی لڑکی بنا کر اٹھایا......الخ۔

❖ قَالَ رَبِّ أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِيْ عَاقِرٌ، قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَايَشَاءُ(٤٠)

الكاف فى محل نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر:يفعل الله فعلاً مثل ذلك۔

ذلك إشارة إلى المصدر المفهوم من السياق. إعطاء الأولاد باسباب غير عادية۔

مشبہ: زکریاؑ کے لڑکے کی پیدائش۔مشبہ بہ:اللہ تعالیٰ کا خلاف عادت لڑکے کا پیدا کرنا۔کسی بوڑھے مرد اور اس کی بانجھ بیمار بیوی کے ہاں لڑکا پیدا ہونا۔

وجہ الشبہ :اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ۔اسباب عادیۃ یا اس کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ کا کام۔

(زکریاؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اپنی قدرت سے مجھے نیک اولاد عطا کر اور وہ دعا میں مشغول تھے کہ فرشتوں نے آواز دی کہ اللہ تعالیٰ تجھے بچہ کی خوشخبری دیتا ہے)

تو زکریاؑ نے کہا پروردگار! میرے یہاں لڑکا کس طرح پیدا ہوگا۔میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا۔جیسا کہ میں نے فرشتوں کے ذریعہ خوشخبری دی۔اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

❖ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ، قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَايَشَآءُ، اِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ(٤٧)

الكاف فی موضع نصب۔تقدیر:قال الملک قولا مثل ما قلت لک۔

ذلک إشارة الی المصدر المفهوم من السیاق وهو قول اللہ۔

مشبہ: مریمؑ کو لڑکے کا پیدا ہونا۔مشبہ بہ: اللہ تعالیٰ کا اپنی مرضی سے تخلیق کرنا۔وجہ الشبہ خلاف عادت لڑکے کی پیدائش۔

مریمؑ نے کہا پروردگار! میرے ہاں بچہ کس طرح پیدا ہوگا۔مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ نہیں لگایا۔(میں کسی کی بیوی نہیں ہوں) اس فرشتہ نے کہا، میں ویسا ہی کہہ رہا ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو بس صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جاؤ تو وہ ہو جاتا ہے۔

❖ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ، وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ(٤٩)

الكاف فی موضع نصب لمصدر محذوف:تقدیر:خلقا مثل هیئة الطیر۔

مشبہ:خلق،مشبہ بہ:خلق الطیر،وجہ شبہ:خلق۔

اور جب مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل کے پاس بحیثیت نبی آئے تو انہوں نے کہا میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس اپنی نبوت کی نشانی لے کر آیا ہوں۔میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی شکل کا ایک قالب بناتا ہوں۔میں اس قالب میں پھونک مارتا ہوں (اس پر دم کرتا ہوں) وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔الخ۔

ملحوظہ:فیہ کی ضمیر کا مرجع ہیئة،مصدر بمعنی مفعول بہ،یہاں تشریح اسی طرح کی گئی ہے۔

انتباہ: ہوسکتا ہے کہ ضمیر مجرور واحد مذکر کا مرجع بالمعنی مخلوق ہو یا کاف تشبیہ کو بطور اسم لیا جاسکتا ہے۔خیال رہے کہ کاف کا بطور اسم استعمال نہایت قلیل ہے۔واللہ اعلم۔

❖ إِنَّ مَثَلَ عِيسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ(۵۹)

الكاف في موضع خبر إن: تقدیر: إن مثل عيسى مثل مثال خلق آدم۔

مشبہ: تخلیق عیسیٰ۔مشبہ بہ: تخلیق آدم علیہ السلام۔وجہ الشبہ: تخلیق۔

اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی پیدائش کی صفت (حالت) ایسی ہی ہے جیسے کہ آدم علیہ السلام کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مٹی سے پیدا کیا۔اور حکم دیا کہ ہوجاؤ تو وہ ہوگیا (آدم علیہ السلام ماں اور باپ دونوں کے بغیر پیدا ہوئے)۔

❖ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَاتَفَرَّقُوْا، وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ إِخْوَانًا، وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا، كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ(۱۰۳)

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: يبين الله احكامه بياناً مثل ذلك، وذلك إشارة إلى حكم الله۔

مشبہ: بیان،مشبہ بہ: بیان اعتصام بحبل اللہ۔وجہ الشبہ: صاف اور کھلے احکام۔

سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط پکڑلو اور تفرقہ میں نہ پڑو،اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے۔تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔اس نے تمہارے دل جوڑ دیئے اور اس کے فضل وکرم سے تم بھائی بھائی ہوگئے۔تم لوگ آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے۔اللہ تعالیٰ نے تم کو اس سے بچالیا۔

اللہ تعالیٰ اپنی نشانیاں اسی طرح ظاہر کرتا ہے۔جس طرح تم کو تباہی سے بچانے کا ذکر کیا۔ امید ہے کہ اس طرح تمہیں اپنی صلاح وفلاح کا راستہ صاف دکھائی دے۔

❖ مَثَلُ مَايُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌ

أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ، وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (١١٧)

الكاف في موضع رفع خبر مثل مبتداء۔ینفقون کی ضمیر جمع مذکر کا مرجع کافر۔

۱-مامصدرية. تقدير: مثل انفاق الكافرين مثل الريح. الخ۔

۲-مثل مهلك الريح. حذف مضاف اى ما ينفقون۔

مشبہ: کافروں کا خرچ۔کافروں کا مال۔(مال ہلاکت کا باعث ہے)۔

مشبہ بہ: ریح مہلک۔وجہ الشبہ: باعث ہلاکت۔

......کافروں کا اس دنیا کی زندگی میں خرچ کرنے کی مثال ایسی ہے۔الخ۔

جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا ہے۔وہ جو کچھ اس دنیا میں خرچ کر رہے ہیں۔اس خرچ (مال) کی مثال ایسی ہے جیسی وہ ہلاکت خیز نہایت سرد ہوا جو ان لوگوں کی کھیتی سے چلی جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور پھر اس کھیتی کو بالکل تباہ کر دیا۔

ملحوظہ: مال فی نفسہ باعث ہلاکت نہیں بلکہ کافر جس نیت سے اور جس طرح خرچ کر رہے ہیں وہی ہلاکت کا سبب ہے۔

❖ أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰهُ جَهَنَّمُ، وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ(١٦٢)

استفہام انکاری

اللہ تعالیٰ کی مرضی کی پیروی کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے، دونوں ہرگز ہرگز یکساں نہیں ہو سکتے۔دونوں میں مشابہت کا کوئی مشترک وصف ہے ہی نہیں۔

سورة النساء

❖ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَامَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰى أَدْبَارِهَا اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ، وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا(٤٧)

الکاف فی موضع نصب لمصدر محذوف۔

تقدیر:**نلعنھم مثل لعننا اصحاب السبت۔**

مشبہ: اہل کتاب جو قرآن پر ایمان لانے میں پس وپیش کر رہے ہیں۔ مشبہ بہ: اصحاب السبت۔ وجہ الشبہ: اللہ کے حکم کی خلاف ورزی۔

اے وہ لوگو جنہیں کتاب دی گئی تھی، اس کتاب قرآن کو جواب نازل کی گئی ہے، اس پر ایمان لاؤ۔ جو اس کتاب کی تصدیق وتائید کرتی ہے، جو تمہارے پاس پہلے ہی سے موجود تھی قبل اس کے کہ ہم چہرے بگاڑ کر پیچھے کر دیں یا ان کو اس طرح لعنت زدہ کر دیں جس طرح ہم نے سبت والوں کو لعنت زدہ کر دیا تھا۔ یاد رکھو! اللہ کا حکم نافذ ہو کر رہتا ہے، ٹلتا نہیں۔

❖ **اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ، قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ، وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى، وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا(۷۷)**

الف:**الکاف فی موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔**

تقدیر:**یخشون خشیة مثل خشیتهم اللہ۔**

مصدر یہاں مفعول کی طرف مضاف ہے۔

مشبہ: متحارب سے خوف زدہ ہونے والوں کا خوف۔

مشبہ بہ: اللہ تعالیٰ کا خوف۔ وجہ الشبہ: خوف۔

تم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا جن سے کہا گیا ہے کہ (جنگ وجدل سے) اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو تو اب وہ جنہیں فی سبیل اللہ جنگ کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ تو ان میں سے ایک گروہ اپنے متحارب گروہ سے ایسا ہی ڈر رہا ہے جیسا کہ پرہیزگار لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں۔ بلکہ یہ گروہ تو جتنا اللہ سے ڈرنا چاہئے اس سے بھی زیادہ لوگوں سے ڈر رہا ہے۔

ب:الکاف منصوب علی الحال۔ یخشون کی ضمیر: ذوالحال۔

تقدیر: یخشون الناس مثل اهل خشیة اللہ ای مشبھین لاھل خشیة اللہ۔
......ایک گروہ کا یہ حال ہے کہ وہ لوگوں سے ایسا ڈر رہا ہے جیسا کہ پرہیزگار لوگ اللہ سے......الخ۔

❖ وَدُّوْا لَوْتَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَانَصِيْرًا(۸۹)

الکاف منصوب لمصدر محذوف۔ما مصدریة۔

تقدیر: لوتکفرون کفراً مثل ما کفروا۔

اشتباہ: یہاں مشابہت (وجہ الشبہ) فی الواقع موجود نہیں ہے۔کافر یہ تمنا کر رہے ہیں کہ کاش مسلم بھی ایسے ہی کافر ہو جائیں جیسے ہم ہیں۔

کافر تو یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کافر ہیں، اسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ تا کہ تم اور وہ سب یکساں ہو جائیں، لہٰذا ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ..........الخ (تفہیم)۔

❖ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَاتَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا، تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا، فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ، كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا(۹۴)

الکاف فی موضع نصب خبر کان۔تقدیر: أکنتم امنتم مثل ذلک۔

ذلک إشارة إلی قوم قالوا سلام علیکم۔

مشبہ: کافروں کے خلاف لڑنے والے۔مشبہ بہ: وہ لوگ جنہوں نے سلام علیکم کہا۔

وجہ الشبہ: اظہار اسلام، اسلام میں داخل ہونا کلمہ شہادت کے اظہار سے۔

اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلو تو مسلم و غیر مسلم میں تمیز کرو۔اور جو تمہاری پیشوائی (پذیرائی) سلام سے کرے، اس سے تم یہ نہ کہو کہ تم مسلم نہیں ہو، محض جان بچانے کے لیے ایسا کہہ رہے ہو۔اگر تم دنیوی فائدہ چاہتے ہو تو تمہارے لیے اللہ کے پاس غنیمت نے

مال سے بہت کچھ ہے۔تم بھی ایسے ہی تھے جیسے کہ اب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ابھی ابھی اسلام قبول کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا (کہ ایک ملت بنا دیے گئے اور اپنے اسلام کو برملا ظاہر کرنے کا موقف عطا کیا) آئندہ تحقیق کر لیا کرو کہ کون مسلم ہے اور کون نہیں؟ سلام اسلام کے اظہار کے لیے کافی ہے۔تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

❖ وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ، إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللهِ مَالَا يَرْجُونَ، وَكَانَ اللهُ عَلِيمًا حَكِيمًا. (١٠٤)

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف و مامصدرية۔

تقدیر: يالمونهم مثل ماتالمون۔

مشبہ: مسلموں کے خلاف لڑنے والوں کی تکلیف۔

مشبہ بہ: مسلم سپاہیوں کی تکلیف۔ وجہ الشبہ: تکلیف۔

اے مسلمو! تمہارے خلاف جنگ کرنے والوں کو رگیدنے میں کمزوری نہ دکھاؤ۔ اگر تم تکلیف اٹھا رہے ہو تو وہ بھی اسی طرح تکلیف اٹھا رہے ہیں جیسی تکلیف تم اٹھا رہے ہو اور تم تو اللہ تعالیٰ سے ایسی چیز (نیک بدلے) کے طلب گار ہو، جس کے وہ کافر طلب گار نہیں ہیں۔ لہٰذا تم کو تو اللہ کے دشمنوں کو زیر کرنے میں زیادہ سے زیادہ مستعد و چست رہنا چاہئے۔

• وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ، وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا (١٢٩)

الكاف في موضع نصب على الحال. ويتعلق الكاف بمحذوف.

ضميرها: الميل عنها۔

دو یا تین یا چار میں سے جس کسی کو ادھر چھوڑ دیا گیا ہے۔

مشبہ: مسلم کی کوئی ایک بیوی۔ مشبہ بہ: جو ادھر چھوڑ دی گئی ہے، اُدھر لٹکی ہوئی شئی (المعلقة)

وجہ الشبہ: ....ربطی۔

تم چاہو بھی تو بیویوں کے درمیان پورا پورا انصاف نہیں کر سکتے۔ لیکن ایسا بھی نہ ہونا چاہئے

کہ کسی ایک ہی بیوی کی طرف چپک رہو اور دوسری کو ادھر چھوڑ دو جس طرح کوئی ادھر لٹکی ہوئی چیز ہو۔ ہر ایک بیوی کے جو فرائض عاید ہوتے ہیں وہ برابر پورے ہوتے رہنا چاہیے۔

❖ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَّالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ وَ آتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا(١٦٣)

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف. ما مصدرية: الوحي۔

مشبہ: رسول اللہ ﷺ پر وحی کا نزول۔

مشبہ بہ: وحی جو نوح علیہ السلام اور دوسرے پیغمبروں پر بھیجی گئی۔ وجہ الشبہ: وحی۔

اے محمد ﷺ! ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے، جس طرح نوح علیہ السلام کے پاس بھیجی تھی۔ ان کے بعد اور پیغمبروں کے پاس اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام اور اولاد یعقوب علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور ایوب علیہ السلام اور یونس علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور دی تھی۔

سورة المائدة

❖ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا، وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا، وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ(٣٢)

الكاف في موضع رفع خبر المبتداء. ما: مصدرية۔

تقدیر: قاتل النفس بغير حق مثل قاتل الناس جميعا۔

مشبہ: ایک شخص کو بے وجہ مارنے والا قاتل۔(اسی طرح محی النفس مثل محی الناس جمیعا)۔

مشبہ بہ: ایک شخص بے وجہ سب لوگوں کو مارنے والا، قاتل۔

وجہ الشبہ: (۱) قصاص میں صرف قاتل ہی مارا جائے گا۔

(۲) جب تک حرمت مساوی، عمل خیر مساوی۔(۳) عذاب کی شدت رجزاء کی زیادتی۔

ہم نے بنی اسرائیل کے لیے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جس کسی نے کسی انسان کو خون کے بدلے میں یا زمین میں فساد پھیلانے والے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کر ڈالا ہو تو اس نے اس طرح گویا تمام انسانوں کا خون کیا اور جس کسی نے کسی کی زندگی بچائی تو اس نے اس طرح گویا تمام انسانوں کو زندگی دے دی۔

❖ لَايُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْأَيْمَانَ، فَكَفَّارَتُهٗٓ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ أَوْسَطِ مَاتُطْعِمُوْنَ أَهْلِيْكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ، ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْٓا أَيْمَانَكُمْ، كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ(۸۹)

الكاف منصوب لمصدر محذوف۔تقدیر:يبين الله احكامه بيانا مثل ذلك۔

ذلك إشارة الى احكام القسم۔

مشبہ: اللہ تعالیٰ کا حکم۔مشبہ بہ: قسم کے احکام۔

وجہ الشبہ: بیان جس میں ابہام کا شائبہ بھی نہیں۔

تمہاری قسموں (سوگند) میں جو قسمیں لغو اور بے معنی ہوں ان پر خدا تم سے باز پرس نہیں کرے گا۔ان قسموں پر کرے گا جو تم نے سوچ سمجھ کر کھائی ہوں۔ایسی قسم توڑنی پڑے تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔درمیانی درجہ کا جیسا تم اپنی بیوی بچوں کو کھلایا کرتے ہو یا اس کے بجائے دس مسکینوں کو کپڑا پہنادینا یا ایک غلام آزاد کر دینا۔اور اگر ان میں سے کوئی چیز بھی میسر نہ ہو تو پے در پے تین دن روزہ رکھنا ہے۔یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔جب کہ تم نے قسم

سوچ سمجھ کر کھائی ہو۔ تمہیں چاہئے کہ قسموں کی نگہداشت کریں۔
اللہ تعالیٰ اپنے احکام اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے جیسا کہ قسم کے احکام بیان کیے تا کہ تم شکر گذار رہو۔

❖ إِذْقَالَ اللّٰهُ يَاعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا، وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيْلَ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِى فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِإِذْنِى وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِإِذْنِىْ وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِإِذْنِىْ، وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (۱۱۰)

كهيئة الطير: الكاف فى موضع نصب صفة لمفعول محذوف۔

تقدیر: واذ تخلق من الطين طائراً صورةً مثل صورة الطائر الحقيقى فتكون طائرا حقيقةً باذنى۔

مشبہ: (حقیقی پرندہ) عیسیٰ علیہ السلام کے بنائے ہوئے پرندہ کی شکل۔ مشبہ بہ: پرندہ کی شکل، پرندہ کا لُبد یا ڈھانچا۔ وجہ الشبہ: شکل۔

پھر تصور کرو اس وقت کا جب اللہ فرمائے گا۔ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! یاد کرو میری اس نعمت کو جو میں نے تمہیں اور تمہاری والدہ کو عطا کی تھی۔ میں نے پاک روح سے تمہاری مدد کی، تم گہوارہ میں بھی لوگوں سے باتیں کرتے تھے اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی۔ میں نے تم کو کتاب اور حکمت اور توراۃ اور انجیل کی تعلیم دی۔

میرے حکم سے تم پرندہ کی صورت کا مٹی کا ایک لُبد بناتے تھے۔ پھر تم اس میں پھونک مارتے (دم کرتے) تو وہ میرے حکم سے حقیقی پرندہ بن جاتا تھا۔ (اور یاد کرو) جب ایسا ہوتا تھا کہ تم میرے حکم سے اندھے اور برص کے بیمار کو چنگا کر دیتے تھے۔ اور جب یہ بھی ہوتا تھا کہ تم

میرے حکم سے مردوں کو موت کی حالت سے باہر لے آتے اور جب ایسا ہوا تھا کہ میں نے بنی اسرائیل کا شر جو وہ تمہارے خلاف کر رہے تھے روک دیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا کہ تم مسیحائی کی روشن دلیل ان کے سامنے لے گئے تھے اور ان میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی وہ بول اٹھے تھے۔ تم اور کچھ نہیں کر رہے ہو یہ صرف کھلی کھلی جادوگری ہے۔

سورة الانعام

❖ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ(۲۰)

الکاف منصوب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: یعرفونه عرفانًا مثل مایعرفون أبناءهم۔ ما مصدریہ۔ یعرفونه: یعرفون محمد ﷺ۔

ضمیر منصوب محلی واحد مذکر غائب کا مرجع محمد ﷺ یا توحید یا ماقلنا یا ان کی اپنی کتاب یا دین، دین اسلام۔

مشبہ: اہل کتاب کا محمد ﷺ کو جاننا پہچاننا۔

مشبہ بہ: اہل کتاب کا اپنی اولاد کو جاننا پہچاننا۔ وجہ الشبہ: یقینی علم۔

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ حقیقت حال سے بے خبر نہیں ہیں۔ وہ محمد ﷺ کی سچائی اسی طرح جان گئے ہیں جس طرح وہ اپنی اولاد کو جانتے پہچانتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو تباہ کر لیا وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

❖ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ، مَا عَلَیْکَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِکَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَکُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ، وَکَذٰلِکَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّیَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنْۢ بَیْنِنَا، اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰکِرِیْنَ(۵۲-۵۳)

اور جولوگ اپنے رب کو دن رات پکارتے رہتے اور اس کی خوشنودی کی طلب میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں اپنے آپ سے دور مت کرو، خواہ وہ بظاہر کتنے ہی زدہ حال ہوں۔ ان کے حساب میں سے تم پر کسی چیز کا بار نہیں اور نہ تمہارے حساب میں سے کسی چیز کا بار ان پر۔ ایسے لوگوں کو اگر اپنے سے دور کرو گے تو تم زیادتی کرنے والوں میں ہو جاؤ گے۔

الكاف منصوب صفة لمصدر محذوف۔ ذلک إشارة الى متون السابق۔

سورہ ہود کی ۲۷ویں آیت میں ہے: نوح علیہ السلام کی قوم نے کہا۔ ہم دیکھ رہے ہیں ہماری قوم میں جولوگ نیچے درجہ کے ہیں وہی تمہاری پیروی کر رہے ہیں (بھلا ہم ایسوں کے ساتھ کس طرح بیٹھ سکتے ہیں) وغیرہ۔ نیز دیکھئے سورۃ الشعراء کی (۱۱۱) آیت۔

مشبہ: معاشرتی و معاشی حالت کے اختلاف کے ذریعہ انسانوں کی آزمائش۔

مشبہ بہ: سابقہ قوموں کو بھی اختلاف حالت کے ذریعہ آزمانا۔ وجہ الشبہ: اونچ نیچ، چھوٹائی بڑائی جیسی حالت کے ذریعہ آزمائش۔

جس طرح ہم نے سابق میں کسی کو بے نوا اور کسی کو تونگر بنا کر آزمایا اسی طرح اب ہم نے ان لوگوں میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ آزمایا ہے تا کہ وہ دولت مند گھمنڈی بے نوا اور نادار مؤمنوں کو دیکھ کر از راہ حقارت کہیں۔ کیا یہ وہی لوگ ہیں جن پر ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہوا ہے۔ ان سے کہئے کیا اللہ تعالیٰ اپنے شکر گذار بندوں کو ان سے زیادہ نہیں جانتا؟

یکے بر حصیر و یکے بر سریر — یکے در پلاس و یکے در حریر

یکے بے نوا و یکے مال دار — یکے نامراد و یکے کامگار

❖ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ، أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ، وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ (٥٤، ٥٥)

اور اے نبی! جب وہ لوگ تمہارے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھنے والے ہیں تو تم کہو، تم پر سلام ہو۔ تمہارے پروردگار نے رحمت اپنے اوپر لازم کر لی ہے۔ تم میں سے جو کوئی

نادانی سے کوئی بُرائی کر بیٹھے اور پھر توبہ کر لے اور اپنی حالت سنوار لے تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہے۔

الکاف منصوب صفة لمصدر محذوف۔ تقدیر: مثل ذلک التفصیل البین۔ نفصل آیات القرآن. نفصل الآیات تفصیلا مثل ذلک۔ ذلک مشارٌ الیہ کے کئی احتمال ہیں۔

۱۔ رسول مومنوں کو مقرب بنائے اور فریب خوردہ دولتمندوں کی بات پر کان نہ دھرے۔ لِتَسْتَبِیْنَ کی لام کئی فعل متاخر سے متعلق ہے۔ لِتَسْتَبِیْنَ سبل المجرمین فعلناها لکم۔

مشبہ: آئندہ نازل ہونے والی آیتوں کی تفصیل۔

مشبہ بہ: آیتوں کی جو تفصیل اس سورہ میں گذری۔ وجہ الشبہ: تفصیل۔

ہم اپنی آیتوں کو اس طرح کھول کھول کر بیان کریں گے جیسا کہ بیاں ہوئیں۔ اور یہ اس لیے کہ مجرموں کی راہ مومنوں سے متعلق ان کا رویہ واضح ہو جائے۔

۲۔ اس سورہ میں احکام کی جو جو تفصیل بیان ہوئی۔

۳۔ اس سورہ میں بیان شدہ توحید خدا پر دلیل و حجت، کافروں کے خلاف دلیل و حجت۔

۴۔ جس تفصیل سے پچھلی امتوں کو سمجھایا گیا۔

۵۔ علی حدہ علی حدہ، ٹھہر ٹھہر کر۔

❖ قُلْ أَنَدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللهِ مَالَا يَنْفَعُنَا وَلَايَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ فِى الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُوْنَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا، قُلْ إِنَّ هُدَى اللهِ هُوَ الْهُدٰى، وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ (۷۱)

۱۔ الکاف منصوب علی الحال من ضمیر نرد. نحن: اعقابنا۔

مشبہ: مدبرین۔ مشبہ بہ: گم کردہ راہ۔ وجہ الشبہ: ؟

استفہام انکاری۔ سیدھی راہ پایا ہوا اور گم کردہ راہ برابر نہیں ہو سکتے۔

آپ ان لوگوں سے پوچھئے۔ کیا تم چاہتے ہو ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہیں پکاریں (جو بے

بس مخلوق ہیں) کہ وہ ہمیں نہ فائدہ پہونچا سکتے ہیں اور نہ نقصان دراں حالیکہ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھا راستہ بتا چکا ہے تو کیا اس حقیقت کے باوصف ہم گمراہی کی طرف لوٹ جائیں اور ہماری حالت اس شخص جیسی ہو جائے جسے شیطان نے بیابان میں گم راہ کر دیا ہو وہ حیران و پریشان ادھر ادھر پھر رہا ہے۔ اور اس کے ساتھی جو اسے راہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ تو کدھر کھو گیا۔ ادھر آ۔ آپ کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے تو وہی ہے۔ اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ تمام جہانوں کے پروردگار کے سامنے اپنا سر جھکا دیں۔ اور اس کی اطاعت کریں۔

۵- الکاف منصوب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: نرد ردا الذی استھوته الشیاطین۔

......تو کیا ہم پھر بھی اسی طرح الٹے سیدھے سرگرداں گھومتے پھریں۔ جس طرح وہ شخص گھوم پھر رہا ہے......الخ۔

اشتباہ: اصحاب سے گم کردہ راہ۔

۱- مومن دوست مراد ہیں یا۔

۲- گم کردہ راہ کے مشرک دوست۔

بفرض اول۔ متشککوں کو مومن دعوت دے رہا ہے کہ دیکھو ادھر آؤ سیدھی راہ یہ ہے اور میرے پروردگار کی اطاعت کرو۔

بفرض دوم: متشککوں کو مشرک اپنی طرف بلا رہے ہیں اور بزعم خود تقلید محض کی طرف بلا رہے ہیں۔ اس میں صدیوں سے چلے آنے والے ماحول سے کشمکش کی نوبت نہیں آتی۔ واللہ اعلم۔

❖ وَكَذٰلِكَ نُرِيْ إِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ (۷۵)

یہ جملہ اعتراضیہ ہے۔ مستقل و مربوط جملہ یوں ہے:

❖ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ لِأَبِيْهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا اٰلِهَةً، إِنِّيْ أَرَاكَ وَ قَوْمَكَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ، فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا، قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ، فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ

بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَأَكُوْنَنَّ
مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّيْنَ، فَلَمَّا رَاءَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ
هٰذَا أَكْبَرُ، فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ إِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ،
إِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا
وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۷۴،۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹)

ایک مربوط مضمون ہے۔ موضع الکاف کے تین احتمال ہیں۔

۱-منصوب علی الإضمار۔ تقدیر: کما رأ إبراهيم أباه أريناه ذلك۔

ذلك إشارة إلى ماراه صواباً وباطلاعنا إياه عليه۔

جس طرح ہم نے ابراہیم کو اس کے باپ اور باپ کی قوم کی گمراہی پر مطلع کیا اسی طرح اس کو آسمانوں اور زمین کی ملکوت دکھائی گئیں تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں ہو جائے۔

ملکوت السماوات و الارض: آسمانوں اور زمین کی مخلوقات۔ (اشرف علی)۔

آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کے جلوے۔ (ترجمان)۔

زمین اور آسمانوں کا نظام سلطنت۔ (تفہیم)۔

مشبہ: ابراہیم علیہ السلام کو ملکوت السماوات والارض کا دکھایا جانا۔ مشبہ بہ: ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ اور اس کی قوم کی گمراہی پر مطلع ہونا۔ وجہ الشبہ: دیکھنا، پانا۔

۲-الکاف منصوب: جو اس کے بعد ہے۔

تقدیر: نریه ملكوت السماوات و الارض رویةً مثل رؤية ضلالة أبيه۔

ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ملکوت السماوات والارض اسی طرح دکھایا جس طرح اس نے اپنے باپ کی گمراہی دیکھی، یعنی ابراہیم علیہ السلام نے قوم کی گمراہی بر بنائے وجدان و عقل سلیم معلوم کی۔

۳-الکاف مرفوع بالخبر۔ تقدیر: الامر مثل ماراٰه من ضلالتهم۔

بات یوں ہوئی، معاملہ یوں ہی پیش آیا، صورت واقعہ ایسا ہی ہے جیسا کہ پیش آیا۔ یہ تخریج محض احتمال ہے۔ پہلی تخریج اقرب إلی الصواب ہے۔

❖ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ، كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى وَهَارُونَ، وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (٨٤)

الكاف منصوب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر:نجزی المحسنين مثل ذلک الجزاء۔

مشبہ: جزائے محسنین (ہدایت)۔

مشبہ بہ:جزاء نوح وغيره من الانبياء۔وجہ الشبہ: جزائے نیک۔

اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کا بیٹا یعقوب علیہ السلام دیا۔ہم نے ان سب کو سیدھی راہ دکھائی اور ابراہیم علیہ السلام سے پہلے نوح علیہ السلام کو دکھا چکے تھے۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے قبیلے ہی سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف اور موسیٰ وہارون (علیہم السلام) کو بھی سیدھی راہ دکھائی تھی۔ اور ہم بحسن خوبی نیک کام کرنے والوں کو ایسی ہی جزائے خیر دیتے ہیں جیسی کہ ابراہیم علیہ السلام وغیرہ کو دی۔

❖ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ (٩٤)

۱-الكاف منصوب حال بدل من فرادى. انتم ذو الحال. ما: مصدرية خلق۔

مشبہ: یوم قیامت میں انسانوں کا تنہا اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہونا۔مشبہ بہ: انسانوں کے تنہا پیدا ہونے کی حالت۔وجہ الشبہ: انسان کا بوقت پیدائش و یوم قیامت بے بس و بے اختیار ہونا۔

اب تم تن تنہا اس حالت میں ہمارے آگے حاضر ہو گے جس حالت میں ہم نے تم کو تنہا پیدا کیا تھا کہ تم بذات خود بے بس ولاچاری میں تھے۔

۲-الكاف منصوب على المصدر۔تقدیر:يحيينا مثل خلقكم۔

اب تم تن تنہا ہمارے سامنے حاضر ہو گے۔اسی طرح آ و گے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی

مرتبہ پیدا کیا تھا۔

ملحوظہ: (پہلی تعریب میں زور حالت پر ہے اور دوسری تعریب میں حاضر ہونے پر)۔

وجہ الشبہ: جسمانی حالت نہیں بلکہ بے بسی ولاچاری (واللہ اعلم)۔

❖ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ، فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ، وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ، وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْأٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (١٠٤، ١٠٥)

تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس بصیرت کی روشنی آ گئی ہے۔ اب جو بینائی سے کام لے گا وہ اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنا رہے گا وہ اپنا نقصان آپ کرے گا۔ میں محمد ﷺ تم پر کوئی پاسبان نہیں ہوں۔

الكاف منصوب بالمصدر۔ تقدیر: نصرف فی الأیات تصریفاً مثل مابینا الایة (هی البصائر) ذلک اشارة الی تبیین البصائر۔

مشبہ: آیتوں کا مختلف پیرایوں میں بیان ہونا۔ مشبہ بہ: پروردگار کی طرف سے آئی ہوئی کھلی نشانیاں۔ وجہ الشبہ: آیتوں، اللہ کی نشانیوں کا صاف اور کھلا بیان جس میں کوئی ابہام یا پیچیدگی نہیں۔

ہم تو اپنی آیتوں کو مختلف طریقوں سے اس طرح بیان کرتے ہیں جس طرح کہ وہ محمد ﷺ تم کو سناتے ہیں۔ کہ ان میں باہم کوئی اختلاف ہے اور نہ ان کے سمجھنے میں کوئی پیچیدگی اور ہم یہ اس لیے کرتے ہیں کہ یہ لوگ یہ نہ کہیں کہ تم یہ کہیں سے پڑھ آئے ہو اور جو لوگ دانا و بینا ہیں ان پر ہم حقیقت واضح کر دیں۔

❖ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ، كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ، ثُمَّ إِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (١٠٨)

الكاف منصوب على المصدر، تقدیر: زينا الله مثل تزيين دعاء بعض الناس الاصنام من دون الله، ذلک اشارة إلى الذين يدعون من دون الله۔

مشبہ: ہر گروہ کے عمل کو اس کی نظر میں خوب وزیبا بنا دینا۔ مشبہ بہ: مشرکوں کا اپنے عمل کو اچھا سمجھنا، اللہ کے سوا دوسری ہستیوں کو پکارنے والوں کا اپنے عمل کو اچھا سمجھنا۔

وجہ الشبہ: اچھا سمجھنا، خوب وزیبا جاننا۔

ملحوظہ: (مشبہ بہ: سیاق وسباق سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ذلک کا مشارٌ الیہ وہی ہے، اسی طرح لکل امۃ عام ہے معنیً خاص، یعنی مشرک مراد ہیں اور یہ کہ زین معنیً طبع اللہ علی قلوبھم معلوم ہوتے ہیں) (واللہ اعلم)۔

ہم نے تو اسی طرح ہر گروہ کے لیے اس کے عمل کو خوشنما بنا دیا ہے جس طرح وہ اپنے عمل کو خوشنما سمجھتا ہے۔ پھر انہیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔ اس وقت وہ انہیں بتا دے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں۔

❖ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ(١١٠)

الف۔ الكاف منصوب لمصدر محذوف۔ تقدیر: نقلب افئدتهم تقليباً لكفرهم۔ اى عقوبة مساوية لمعصيتهم، ماصدریہ: ایمان۔

ضمیر واحد مذکر، مرجع اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ یا القرآن۔

مشبہ: ضدی کافروں کا دل پھیرنا۔

مشبہ بہ: بتقدیر اول: قرآن سے روگردانی کرنا۔ وجہ الشبہ: روگردانی کرنا۔

ہم اسی طرح ان کے دلوں اور نگاہوں کو حق کی طرف سے پھیر دے رہے ہیں جس طرح یہ لوگ پہلی بار قرآن پر ایمان نہیں لائے تھے۔ ہم ان کو ان کی سرکشی ہی میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔

ب: الكاف منصوب لمصدر محذوف۔ تقدیر: لايؤمنون به إيماناً مرةً أخرى مثل مالم يؤمنوا به أول مرةٍ۔

(۱) مشبہ: مخصوص نشانی دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہ لانا۔ مشبہ بہ: پہلی بار قرآن سنتے ہی ایمان نہ لانا۔ وجہ الشبہ: ضد، ہٹیلا پن۔

(۲) مشبہ: کافروں کو ان کی ہٹ پر قائم رہنے دینا۔ مشبہ بہ: کافروں کا اپنی ضد پر قائم رہنا۔ وجہ الشبہ: جو بہت ہی اڑار ہے اس کو اس کی ہٹ پر رہنے دینا۔

ملحوظہ: حکمت تکوینی کا تقاضا ہے کہ جو بے راہ روی پر ہی رہنا چاہے اور سیدھی راہ پر نہ چلنا چاہے تو اس کو اسی کے اسباب مہیا کر دیئے جائیں۔

❖ وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ (۱۱۱)

''اور اگر ہم ان پر فرشتے بھی اتار دیتے اور مردے بھی ان سے گفتگو کرنے لگتے اور ہم سب چیزوں کو ان کے سامنے لا موجود بھی کر دیتے تو بھی یہ ایمان نہ لانے والے تھے۔''

❖ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا، وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ (۱۱۲)

الکاف منصوب لمصدر محذوف۔

تقدیر: جعلنا لمن قبلک من الأنبیاء اعداءً، جعلنا مثل ذلک ای جعلنا الکافر اعداءً لک۔

مشار الیہ یعنی مشبہ بہ مذکور اسی سیاق سے صاف ظاہر ہے۔

مشبہ: ہر نبی کے لیے دشمن۔ مشبہ بہ: محمد ﷺ کے دشمن۔ وجہ الشبہ: رسول کے دشمن، رسول کے کام سے عداوت۔

اور ہم نے تو شیطان انسانوں اور شیطان جنوں کو ہر نبی کا ایسا ہی دشمن بنایا ہے جس طرح اے محمد ﷺ! تمہارے دشمن بنائے کہ وہ ایک دوسرے کو دھوکہ اور فریب کے طور پر خوش آئند باتیں سمجھاتے رہیں (کہ محمد ﷺ کی باتیں چلنے والی نہیں وغیرہ) اگر تمہارے رب کی مشیت یہ ہوتی کہ وہ ایسا نہ کریں تو وہ کبھی نہ کرتے، آپ اپنا کام کرتے رہیں۔ آپ کے دشمن بالآخر ناکام و نامراد ہوں گے۔

❖ أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَّمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا، كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۲۲)

كمن: الكاف في موضع خبر وفي كان ضمير يعود إلى من وهو اسمه ميتاً خبره و كان اسمها و خبرها صلة من۔

جملہ استفہامیہ انکاری۔عدم مشابہت بتانا مقصود ہے۔

کیا وہ شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندگی بخشی اور اس کو وہ روشنی عطا کی جس کے اجالے میں وہ لوگوں کے درمیان زندگی کی راہ طے کرتا ہے، اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہوا اور اس سے کسی طرح نہ نکلتا ہو!

عالم و جاہل، مسلم و مؤمن اور کافر و مشرک مساوی نہیں ہو سکتے۔

الكاف منصوب على المصدر. تقدير: زين مثل ذلك۔

۱-ذلك إشارة إلى إحياء الموتى۔

مشبہ: تزين الكافر عملهم۔مشبہ بہ: إحياء الموتى۔وجہ الشبہ: اللہ کی مشیت۔

۲-ذلك إشارة إلى كون الكافر في الظلمات۔

مشبہ: کافر کے عمل کو اس کے لیے مزین بنانا۔مشبہ بہ: کافر کی خلقت اندھیروں میں حقیقت ہے۔وجہ الشبہ: اپنے عمل کو اچھا سمجھنا درآں حالیکہ یہ عمل گمراہی کا ہو، ناواقف بنانا۔

(۱) کافروں کو ان کے اعمال ان کی نظروں میں اسی طرح خوشنما بنا دیے گئے ہیں جس طرح گوشت کے ایک لوتھڑے کو انسان بنا کر زندہ کیا اور اس کو روشن راہ عطا کی۔

(۲) کافروں کے اعمال ان کی نظروں میں خوشنما کر دیے گئے، اس طرح خوشنما کر دیے گئے کہ (اپنے اختیار سے) جس طرح وہ تاریکی میں پڑے رہنا پسند کرتے ہیں۔

❖ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (۱۲۳)

واو عاطفہ کا معطوف علیہ اسی آیت سے پہلے والی آیت کا کذلک۔

فتكون الإشارة فيه إلى ما أشير إليه في قوله كذلک زين۔
مایشعرون سے اس تعریب کی تائید وتوثیق ہوتی ہے۔
جعلنا یعنی صیرنا اکابر مجرمین و القول الثاني في كل قرية۔
مجرم اکابر بدل بھی لیا جاسکتا ہے بجائے مضاف ومضاف الیہ کے۔
جس طرح کافروں کو ان کے اعمال ان کی نظروں میں خوشنما بنا دیئے گئے اسی طرح ہم نے ہر بستی میں وہاں کے بڑے بڑے مجرموں کو لگا دیا ہے کہ وہ اپنے مکر وفریب کو اچھا سمجھ کر اپنا جال بچھائیں۔ دراصل وہ اپنے فریب کے پھندے میں آپ ہی پھنس رہے ہیں۔ مگر انہیں اس کا احساس نہیں ہے۔

❖ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ أَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ يُّرِدْ أَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ(۱۲۵)

الكاف منصوب على الحال من ضمير حرج او ضيق: صاحب حرج یا صاحب ضیق وما مصدر یہ اِصعاد۔
مشبہ: وہ جو اسلام کی طرف راغب نہیں اس کے دل کی تنگی۔
مشبہ بہ: کافی بلندی پر چڑھنے والے کے دل کی تنگی۔ وجہ الشبہ: دل کی تنگی، گھٹن۔
۱- اسلام قبول کرنے کے ارادہ سے ایسا دم گھٹتا ہے گویا وہ آسمان کی طرف اڑنا چاہتے ہیں (اس کا ناممکن ہونا سمجھ کر دل تنگ ہوجائے)۔
۲- کوئی شخص جس کی کوئی رائے نہیں جیسے ہوا میں اڑنے والا کوئی جانور جو بلندی پر جانا چاہتا ہے، مگر ہوا اسے ادھر اُدھر اڑائے لیے پھرتی ہے اور جانور تھک کر ہانپنے لگتا ہے۔
وجہ الشبہ: گمراہ اور متشکک کا اسلام کے بارے میں طرف دارانہ رویہ۔
اسلام کی خوبیوں پر کھلے دل سے غور نہیں کرنا۔ غور وفکر کے بغیر ہی اسلام سے دور رہنے کا فیصلہ کر لینا۔

كذلک: الكاف منصوب لمصدر محذوف۔ تقدیر: جعلنا جعلًا مثل ذلک۔

رِجْسٌ: ناپاکی، مجازاً عذاب۔

مشبہ: الکافر: جو لوگ ایمان نہیں لاتے۔ مشبہ بہ: گمراہی اختیار کرنے والوں کے دل کی تنگی۔ جس سے مراد عتاب یعنی ضیق صدر کا نتیجہ عذاب۔ وجہ الشبہ: ضلالت اختیار کرنے والوں اور کافروں کے درمیان عذاب، شک وشبہ کی اذیت۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے عذاب اسی طرح مسلط کر دیتا ہے جس طرح وہ ان کے سینہ تنگ تنگ کر دیتا ہے۔ (وہ جیسا عمل کرتے ہیں اس کے مطابق اس کے اسباب پیدا کر دیتا ہے)۔

جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔ اور جسے گمراہی میں ڈالنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے سینہ کو تنگ کر دیتا ہے (اسلام کے خیال ہی سے اسے یوں معلوم ہونے لگتا ہے/ اس کی حالت ایسی ہوتی ہے گویا وہ آسمان کی طرف چڑھنا چاہتا ہے، مگر چڑھ نہیں سکتا۔ (نیچے سے اوپر چڑھنا چاہتا ہے اور اس کے لیے تکلف کرتا ہے)۔

❖ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (۱۲۹)

واو عاطفة معطوف علی کذلک من الأية السابقة أی کذلک یجعل اللہ الرجس ...... الخ۔

مشبہ: یوم قیامت ظالموں کا ایک دوسرے کا ساتھی ہونا۔ مشبہ بہ: جس طرح دنیا میں ساتھی بن کر ایک دوسرے سے فائدہ اٹھائے۔ وجہ الشبہ: کافروں کا ایک دوسرے کا ساتھی ہونا۔

جس طرح ہم دنیا میں کافروں کا سنگ کر دیتے ہیں اسی طرح یوم قیامت ظالموں کو ایک دوسرے کا ساتھی بنا دیں گے۔ اس کمائی کی وجہ سے جو وہ دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کرتے تھے۔

❖ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ (۱۳۳)

الکاف منصوب لمصدر محذوف۔ تقدیر: استخلافاً مثل ما انشأکم۔

ما: مصدرية انشاء۔

مشبہ: استخلاف شيء: کسی چیز کا باعتبار زمانہ اس سے پہلے پیدا شدہ شی کا جانشیں ہونا۔

مشبہ بہ: تم کو (کسی کو) تم سے پہلے کی نسل کا جانشین بنانا۔ وجہ الشبہ: استخلاف، ایک دوسرے کا یکے بعد دیگرے جانشین ہونا۔

تمہارا رب بے نیاز ہے اور اس کا شیوہ مہربانی ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو دنیا سے اٹھالے اور تمہاری جگہ دوسرے لوگوں کو اس طرح تمہارا جانشین کردے جس طرح اس نے تمہیں کچھ اور لوگوں کی نسل کا قائم مقام بنایا۔

❖ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا، فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَايَصِلُ إِلَى اللهِ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ، وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ، لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ، وَلَوْشَآءَ اللهُ مَافَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَايَفْتَرُوْنَ (۱۳۶، ۱۳۷)

الكاف منصوب على المصدر۔ تقدير: مثل ذلک۔

و ذلک إشارة إلى قسمة القربان من الله و الِهَتِهِمْ۔

واو عاطفہ یعنی معنی مستأنفہ۔ کلام میں ایک نظیر کو دوسرے کے ساتھ مشترک کرنا۔

مشبہ: مشرکوں کا اپنی اولاد کو قتل کرنا اور سمجھنا کہ اس کا ایک حصہ اللہ کے لیے ہے اور دوسرا اللہ کی شریک ہستیوں کے لیے۔ مشبہ بہ: مشرکوں کا اپنی قربانیوں کے دو حصے کرنا اور سمجھنا کہ ایک اللہ کے لیے اور دوسرا اللہ کی شریک ہستیوں کے لیے۔

وجہ الشبہ: شرک فی التوحید، توحید میں شرک کرنا۔

جس طرح شیطان نے مشرکوں کو اپنے مال کی قربانیوں کو اللہ اور بزعم خود اللہ کی شریک ہستیوں کے درمیان تقسیم کو خوشنما بنادیا ہے اسی طرح بہت سے مشرکوں کو ان کے ساتھیوں (ہم کاروں) نے ان کو اپنی اولاد کے قتل کرنے کو مستحسن بنادیا ہے۔ تاکہ وہ ان کو برباد کردیں اور ان پر

ان کے دین کو مشتبہ کر دیں تا کہ وہ ہمیشہ غلطی میں پڑے رہیں۔
مشبہ: قتل اولاد کو مستحسن بنانا۔ مشبہ بہ: کھیتی اور مویشیوں میں اللہ اور اس کے شرکاء کا حصہ مقرر کرنا۔ وجہ الشبہ: اعمال کو مزین کرنا۔

❖ فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَاسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ، سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا لَوْشَآءَ اللهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَاحَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ، كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَأْسَنَا، قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا، إِنْ تَتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُوْنَ(١٤٧، ١٤٨)

الكاف منصوب على المصدر، تقدير: وقالوا قولا مثل ذلك۔
ذلك إشارة إلى قول الكفار. لوشاء الله...... الخ۔

مشبہ: محمد ﷺ کے مخالفین جو یہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم مشرک نہ ہوتے۔ مشبہ بہ: محمد ﷺ سے پہلے کے مشرکوں کا بھی ایسا ہی کہنا۔ وجہ الشبہ: مشرکوں کے قول میں مطابقت۔

یہ مشرک تمہاری ان باتوں ہی کے جواب میں ضرور کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ ایسی باتیں بنا کر جس طرح اے محمد ﷺ! تم کو جھٹلا رہے ہیں اسی طرح ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی حق کو جھٹلایا تھا۔ یہاں تک کہ آخرکار انہوں نے ہمارے عذاب کا مزا چکھ لیا......الخ۔

سورة الاعراف

❖ يَا بَنِيْ آدَمَ لَايَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْءَاتِهِمَا، إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهُ مِنْ حَيْثُ لَاتَرَوْنَهُمْ، إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ أَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَايُؤْمِنُوْنَ (٢٧)

۱-الکافر منصوب علی المصدر. ما: مصدریة: إخراج۔

تقدیر:لایخرجنکم عن الدین یفتنه اخراجاً مثل إخراجه أبویکم۔

مشبہ:اخراج اولاد آدم عن دینهم: اولادآدم کوان کے دین سے روگرداں کرانا۔

مشبہ بہ:اخراج آدم عن الجنة: آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلوانا۔وجہ الشبہ :اخراج۔

اے اولادآدم! ایسا نہ ہونے پائے کہ شیطان تمہیں اپنے دین سے نکال باہر کرے۔تمہیں اسی طرح آزمائش میں مبتلا کردے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکالنے کے لیے ان کو آزمائش میں ڈالا تھا۔

۲-تقدیر:لایفتنکم الشیطان فتنة مثل فتنة أبویکم بالاخراج۔

اے اولادآدم! ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اسی طرح فتنہ میں مبتلا کردے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوایا تھا اور ان کے لباس ان سے اتروادئے تھے تاکہ ان کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھولے۔

شیطان اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔

ہم نے ان شیطانوں کو ان لوگوں کا سرپرست بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

❖ قُلْ أَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ، وَأَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُوْدُوْنَ(۲۹)

الکاف منصوب بالمصدر. ما: مصدریة، عود۔

تقدیر: تعودون مثل مابدأ کم، تخرجون خروجاً مثل مابدأ کم۔

مشبہ:عود،خروج۔مشبہ بہ:بدأت،شروع کرنا،ابتداء۔وجہ الشبہ : یکسانی۔

اے محمد ﷺ! ان سے کہو،میرے پروردگار نے تو مجھے راست بازی وانصاف کا حکم دیا ہے۔ اس کا حکم تو یہ ہے کہ ہر عبادت میں اپنا رخ ٹھیک رکھو۔اسی کو پکارو،اپنے دین کو اسی کے لیے خالص رکھو کہ جس طرح اس نے تمہیں پیدا کیا ہے اسی طرح تم پھر پیدا کیے جاؤ گے۔

❖ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللهِ الَّتِیْ أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّیِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ، قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ

الْقِيَامَةِ، كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (۳۲)

ملحوظہ: سورہ یونس آیت نمبر چوبیس میں ہے: كَذٰلك نفصل الأيات لقوم يتفكرون۔

اور آگے سورۃ الروم آیت نمبر اٹھائیس میں ہے۔ كذلك نفصل الأيات لقوم يعقلون. الكاف على الموضع المنصوب۔

مشبہ: تفصیل۔ مشبہ بہ: خوب وزیبا چیزوں کا استعمال۔

وجہ الشبہ: بیان، یعنی صاف وواضح بات جس میں ابہام نہ ہو۔

اے محمد ﷺ! ان سے کہو، اللہ تعالیٰ کی زینت جو اس نے اپنے بندوں کے برتنے کے لیے پیدا کی ہیں ان کو کس نے حرام کر دیا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے نکالا تھا اور کھانے، خدا کی بخشی ہوئی پاک چیزوں کے استعمال سے روکا ہے۔ آپ کہیے، یہ ساری چیزیں دنیا کی زندگی میں بھی ایمان لانے والوں کے لیے ہیں اور قیامت کے روز تو خالصۃ ان ہی کے لیے ہوں گی۔

ہم اپنی باتیں، اپنے احکام وارشاد اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جس طرح ہماری دی ہوئی چیزوں کے استعمال کے بارے میں کھول کھول کر بیان کیے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لیے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔

❖ إِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَاتُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ، وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ لِلْمُجْرِمِيْنَ (۴۰)

الكاف منصوب بالمصدر المحذوف۔ ذلک اشارۃ: آیتوں کو جھٹلانے والے۔

مشبہ: مجرم کی سزا۔ مشبہ بہ: اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلانے والوں کی سزا۔

وجہ الشبہ: حق کے انکار کی سزا۔

ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں جیسی کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلانے والوں کو دی کہ ان کا جنت میں داخل ہونا ایسا ہی ناممکن ومحال ہے جیسا کہ درزی کی سوئی کے ناکہ میں جہاز کے رسے کا گذرنا۔

❖ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ (٤١)

(آگے سورۃ یوسف کی ۷۵ ویں اور سورۃ الانبیاء کی ۲۹ ویں آیتیں ایسی ہی ہیں)۔

الکاف منصوب علی المصدر المحذوف۔

اور ذٰلک کا اشارہ وہی یعنی اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلانے والے۔

مشبہ: ظالم، حق پوش کی سزا۔ مشبہ بہ: اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنے والوں کی سزا۔

وجہ الشبہ: حق پوشی کرنے والوں کی سزا۔

اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلانے والوں کے لیے دوزخ بچھونا ہوگا اور دوزخ ہی اوڑھنا۔ ہم حق کا انکار کرنے والے ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں جیسی کہ ان لوگوں کو دی جائے گی۔

❖ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا، فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا، وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ (٥١)

الکاف منصوب علی المصدر المحذوف۔ ما: مصدریہ: نسیان۔

تقدیر: فالیوم ننساھم مثل نسیانھم لقاء یوم ھذا۔

مشبہ: دین کا مذاق اڑانے والوں کو یوم قیامت اللہ تعالیٰ کا نظر انداز کر دینا۔ مشبہ بہ: دین کا مذاق اڑانے والوں کا یوم آخرت کو نظر انداز کر دینا۔ وجہ الشبہ: نظر انداز کرنا، بے توجہی کرنا۔

جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل ٹھٹا بنالیا ہے اور جنہیں دنیوی زندگی نے فریب میں ڈال رکھا ہے آج روز قیامت ہم ان کو اسی طرح نظر انداز کر دیں گے جس طرح وہ اس دن کی ملاقات سے بھول میں پڑے رہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے۔

❖ هُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ، حَتّٰى إِذَا اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ، كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (٥٧)

الکاف منصوب علی المصدر المحذوف۔

ذٰلک کا اشارہ مردہ زمین سے پھل اگانا۔ تقدیر: مثل ھذا الاخراج نخرج الموتیٰ من قبورھم۔

مشبہ: لوگوں کا مرنے کے بعد زندہ ہونا۔ مشبہ بہ: مردہ زمین کا بارش سے زندہ ہونا اور درختوں کا بار آور ہونا۔ وجہ الشبہ: دوبارہ زندگی۔

اور وہ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوشخبری لیے ہوئے بھیجتا ہے۔ پھر جب وہ پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھا لیتی ہیں تو انہیں کسی مردہ زمین کی طرف بھیجتا ہے اور وہاں بارش برسا کر اس مردہ زمین سے طرح طرح کے پھل نکال لاتا ہے۔ ہم مردوں کو حالت موت سے بھی اسی طرح نکالیں گے۔ (جس طرح مردہ زمین سے پھل اگاتے ہیں) تم کو اس مشاہدے سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔

❖ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِیْ خَبُثَ لَایَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا، كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ(۵۸)

الکاف منصوب علی المصدر المحذوف۔

ذٰلک کا اشارہ اچھی زمین کا کارآمد اور مفید پھل لانا اور بری زمین کا بے مصرف روئیدگی پیدا کرنا۔

مشبہ: اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو بار بار پیش کرنا۔ مشبہ بہ: اچھی اور بری زمین کا اپنی صلاحیت کے مطابق نباتات پیدا کرنا۔ وجہ الشبہ: بار بار آنا۔

جو زمین اچھی ہوتی ہے وہ اپنے پروردگار کے حکم سے اچھی پیداوار لاتی ہے اور جو زمین خراب ہوتی ہے اس سے کچھ نہیں نکلتا اور نکلتا بھی ہے تو ناقص و بے مصرف۔ ہم اپنی نشانیوں کو بھی بار بار اسی طرح پیش کرتے ہیں کہ جس طرح کہ زمین کی اچھی یا بری پیداوار کا مشاہدہ بار بار ہوتا ہے۔ بار بار بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اپنے پروردگار کا شکر بجالائیں (کسی اور کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں)۔

❖ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا، اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا

كَانُوْا هُمُ الْخَاسِرِيْنَ(۹۲)

الکاف فی موضع رفع خبر الذین۔تقدیر:الذین کذبوا شعیبا مثلهم۔

مشبہ: شعیب علیہ السلام کی تکذیب کرنے والے۔مشبہ بہ: ایسے لوگ جو کبھی کبھی بستی میں رہے بسے ہی نہیں۔وجہ الشبہ: معدوم۔

جن لوگوں نے شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا ایسے مٹے گویا کبھی ان گھروں میں بسے ہی نہیں تھے۔(تفہیم)۔

❖ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَائِهَا، وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكَافِرِيْنَ (۱۰۱)

الکاف منصوب لمصدر اور ذلک کا اشارہ رسولوں کا انکار۔

مشبہ: اللہ تعالیٰ کا کافروں کے قلوب پر مہر لگانے کی وجہ سے انکار۔مشبہ بہ: محمد ﷺ سے پہلے کی وہ قومیں جنہوں نے اپنے اپنے رسول کا انکار کیا۔وجہ الشبہ: انکار۔

جو واقعات ہم سنا رہے ہیں، یہ ان بستیوں کے ہیں جہاں کے رہنے والوں کے پاس جب پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے ان کا انکار کیا اور جس چیز کو ایک بار جھٹلا چکے تھے اسے وہ ماننے والے نہ تھے۔چنانچہ ہم اپنے کٹر کافروں کے دل پر اسی طرح مہر لگا دیتے ہیں، جس طرح وہ کفر پر اڑے رہتے ہیں۔

❖ وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّكُمْ تَجْهَلُوْنَ(۱۳۸)

الکاف منصوب لمصدر محذوف۔تقدیر:إلها مثل ما لهم۔

مشبہ: بنی اسرائیل کے لیے بھی مادی الٰہ۔

مشبہ بہ: کافروں کے الٰہ یعنی اصنام۔وجہ الشبہ: مادی الٰہ۔

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اتار دیا۔پس ان لوگوں کا ایک قوم پر سے گذر ہوا جو

اپنے چند بتوں کے لگے بیٹھے تھے (یعنی ان کی پرستش کر رہے تھے) اس منظر کو دیکھ کر بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی ایک ایسا ہی الٰہ بنا دیجئے یا مقرر کر دیجئے جیسا کہ ان کے یعنی اس قوم کے معبود ہیں۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے ان کو پھٹکارا کہ واقعی تم لوگ بڑے جاہل ہو۔

❖ إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ(۱۵۲)

الکاف منصوب علی المصدر: ذلک کا اشارہ: نیل الغضب من اللہ۔

تقدیر: ینال غضب اللہ علی المفترین مثل نیل الغضب علی عباد العجل۔

مشبہ: جھوٹ گھڑنے والوں کی سزا۔ مشبہ بہ: گوسالہ پرستوں کی سزا۔ وجہ الشبہ: بدلہ، سزا۔

جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا وہ اپنے پروردگار کے غضب میں مبتلا ہوں گے اور دنیا کی زندگی میں ذلیل ہوں گے۔ جھوٹ گھڑنے والوں پر ہم اسی طرح اپنا غضب ڈھاتے ہیں جس طرح گوسالہ پرستی کرنے والوں پر ڈھایا گیا۔

❖ وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَايَسْبِتُونَ، لَاتَأْتِيهِمْ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ(۱۶۳)

کذلک معانقة. (۱) کذلک نبلوهم بما کانوا یفسقون۔

الکاف منصوب علی المصدر۔ تقدیر: نبلوهم مثل ذلک۔

مشبہ: سرکشی و نافرمانی۔ مشبہ بہ: جن کو ہفتہ کے روز مچھلی نہ پکڑنے کا حکم دیا گیا تھا۔

وجہ الشبہ: سخت آزمائش

اور ان سے ــــ حاضر الوقت یہودیوں سے۔ اس بستی کا حال پوچھئے جو سمندر کے کنارے واقع تھی۔ وہاں کے رہنے والوں کو حکم دیا گیا تھا کہ ہفتہ کے دن مچھلیاں نہ پکڑیں۔ لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں بجالایا۔ ہفتہ کے روز مچھلیاں سطح آب پر تیرتی ہوئی بکثرت آتی تھیں اور سبت

کے سوا باقی دنوں میں بالکل ہی نہیں آتی تھیں۔

جس طرح وہ نافرمانی کرتے تھے اسی طرح ہم بھی اس کے بدلے میں اس طرح کی سخت آزمائشوں میں ڈال رہے تھے۔

(۲) کذٰلک پر وقف ہو تو اس کا تعلق پچھلی آیت سے بھی...... لاتاتیھم کذٰلک۔ یعنی لاتاتیھم مثل ذٰلک الاتیان بل یاتی ماتی منھا و ھو القلیل جداً......۔

مشبہ: مچھلیوں کا نہ آنا۔ مشبہ بہ: مچھلیوں کا بکثرت آنا۔ وجہ الشبہ: آنا۔

...... ہفتہ کے روز بکثرت مچھلیاں سطح آب پر تیرتی ہوئی آتی تھیں اور سبت کے سوا باقی دنوں میں بکثرت نہیں بلکہ بہت کم آتی تھیں۔

❖ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (۱۷۱)

الکاف منصوب علی الحال من الجبل۔

مشبہ: پہاڑ۔ مشبہ بہ: چھتری۔ وجہ الشبہ: سایہ۔

ہم نے پہاڑ کو ہلا کر اس کو ان پر اس طرح جما دیا تھا گویا وہ چھتری ہے۔ اور انہیں ڈر لگ گیا تھا کہ وہ ان پر آ گرے گا۔ اس وقت ہم نے ان سے کہا تھا کہ جو کتاب ہم تمہیں دے رہے ہیں اسے مضبوطی کے ساتھ تھامو اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اسے یاد رکھو۔ توقع ہے کہ غلط روی سے بچے رہو گے۔

❖ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (۱۷۴)

الکاف منصوب علی المصدر المحذوف۔

تقدیر: نفصل الأیات مثل ذٰلک التفصیل۔

ذٰلک إشارة إلی ماقال قوم الظالمین۔

مشبہ: اللہ تعالیٰ کا تفصیلی بیان۔ مشبہ بہ: بنی آدم کو جمع کر کے اللہ تعالیٰ کے میثاق کا بیان۔

وجہ الشبہ: تفصیل سے یاد لانا۔

اس طرح ہم نشانیاں واضح طور پر پیش کرتے ہیں جس طرح کہ واقعہ جبل کی تفصیل بیان

کی۔اور اس لیے کرتے ہیں کہ لوگ اللہ کی طرف پلٹ آئیں۔(تفہیم)۔

❖ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاءَ الَّذِیْ اٰتَیْنَاهُ اٰیَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطَانُ فَکَانَ مِنَ الْغَاوِیْنَ، وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ، فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ الْکَلْبِ، اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ، اَوْ تَتْرُکْهُ یَلْهَثْ، ذٰلِکَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ(۱۷۶)

الکاف مرفوع خبر مبتداء وھو مثل. مثلہ مثل الکلب۔

مشبہ: وہ شخص جو اپنی خواہش کی پیروی کرے۔مشبہ بہ: کتا جو ہر حالت میں منہ کھولے زبان نکالے رہتا ہے۔وجہ الشبہ: ہر حالت میں مضطرب، غیر مطمئن۔

اور اے محمد ﷺ! ان کے سامنے اس شخص کا حال بیان کرو جس کو ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا۔مگر وہ ان آیتوں سے یعنی احکام کی پابندی سے نکل بھاگا۔آخر کار شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا تا آنکہ کہ وہ بھٹکنے والوں میں شامل ہو گیا۔اور اپنے نفس کی خواہشوں کے پیچھے پڑ گیا۔اگر ہم چاہتے تو اسے ان نشانیوں کے ذریعہ بلندی عطا کرتے۔لیکن وہ تو زمین ہی کی طرف، پستی ہی کی طرف بہک گیا۔اور اپنے نفس کی خواہش ہی کے پیچھے پڑا رہا۔اس کی حالت کتے کی سی ہو گئی کہ اگر تم اس کو چھیڑو تب بھی ہانپے۔منہ کھولے زبان نکالے رہے۔اور نہ چھیڑو تب بھی ہانپے اور منہ کھولے زبان نکالے رہے۔

❖ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ کَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا، اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ(۱۷۹)

الکاف مرفوع بالمبتدا اولئک مبتدأ۔تقدیر: أولئک مثل الأنعام۔

مشبہ: جان بوجھ کر انجان بننے اور گمراہی اختیار کرنے والے۔مشبہ بہ: چوپائے۔وجہ الشبہ

ناسمجھی، بے عقلی۔

اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے جن اور انسان ایسے ہیں جن کو ہم نے جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔ان کے پاس دل ہے مگر وہ سوچتے نہیں،ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں،ان کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں۔وہ ایسے ہی ہیں جیسے جانور بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گذرے۔یہی وہ لوگ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

❖ يَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا، قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ، لَایُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ، ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، لَاتَاْتِيْكُمْ إِلَّا بَغْتَةً، يَسْئَلُوْنَکَ كَأَنَّکَ حَفِیٌّ عَنْهَا، قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَايَعْلَمُوْنَ(۱۸۷)

الکاف منصوب علی الحال وضمیر واحد مذکر مخاطب ذو الحال۔

مشبہ:حفیٌّ،جاننے والے،جاننے کی کوشش کرنے والا۔

مشبہ بہ:ضمیر واحد مذکر مخاطب۔(تم)یعنی محمد ﷺ۔وجہ الشبہ:جاننا۔

یہ لوگ پوچھتے ہیں آخر وہ دار وگیر کی گھڑی کب آئے گی۔آپ کہیئے اس وقت کا علم میرے پروردگار کے پاس ہے۔وہ اس کو اپنے مقررہ وقت پر ظاہر کرے گا۔آسمانوں اور زمین میں وہ بڑی ہی سخت گھڑی ہوگی،وہ تم پر اچانک آئے گی۔وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیق کر چکے ہیں(اشرف علی)۔

آپ کہیئے اس کا علم تو صرف اللہ کو ہے،مگر ہم اس سے ناواقف ہیں۔

سورة الأنفال

❖ كَمَا أَخْرَجَکَ رَبُّکَ مِنْ بَيْتِکَ بِالْحَقِّ وَ إِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ(۵)

الکاف فی موضع نصب صفة لمصدر محذوف. وما مصدرية: إخراج۔

تقدیر:اخرج ربک إخراجاً من مكة بالحق مثل اخراجک من المدينة

بالحق وبعض المؤمنين كارة (مکی ابوالبرکات الانباری)۔

آپ کے پروردگار نے جس طرح حق کے ساتھ مکہ سے نکالا اسی طرح اب آپ کے پروردگار نے آپ کو اپنے گھر مدینہ سے نکالا حالانکہ مؤمنوں کا ایک گروہ اس سے ناراض تھا۔

انتباہ: مصدر محذوف کی بابت تنزیل کے معربوں میں جتنا اختلاف یہاں ہے ویسا کسی اور مقام پر نہیں۔ مکی نے پانچ، ابوالبرکات الانباری نے صرف تین اور العکبری نے آٹھ بتائے ہیں۔ ابوحیان بعض مفسروں کے قول بھی نقل کر کے اس محذوف کی تعداد پندرہ تک لے گئے ہیں اور آخر میں اپنا مجوزہ محذوف بتایا ہے۔ اس طرح احتمال محذوف کی تعداد سولہ ہوگئی۔

راقم الحروف کو جو قول اقرب الی الصواب معلوم ہوا وہ نقل کیا۔ دوسرے اقوال ہر چند کہ غلط نہیں ہیں۔ تاہم سب کے سب وقت واحد میں صحیح نہیں ہو سکتے۔ ہر ایک نے اپنی اپنی دلیلیں دیدی ہیں۔

اس خصوص میں عبدالواسع مرحوم استاد شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ کی کتاب البدر قابل دید معلوم ہوتی ہے۔ (المطبوعہ: گورکھپور)۔

مشبہ: رسول اللہ ﷺ کا اخراج حق کے ساتھ۔

مشبہ بہ: مکہ سے رسول اللہ ﷺ کا اخراج حق کے ساتھ۔ وجہ الشبہ: اخراج بالحق۔

❖ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَاتَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُوْنَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ (٦)

الكاف منصوب على الحال. ضمير يجادلون ذو الحال۔

مشبہ: یجادلون، واضح بات میں جھگڑنا۔

مشبہ بہ: موت کی طرف ہانکے جانے والے۔ وجہ الشبہ: خوف۔

مؤمنوں کا ایک گروہ اس حق بات کے معاملہ میں جھگڑ رہا ہے جو صاف واضح ہو چکا۔ ان کا حال کچھ ایسا ہی تھا گویا وہ آنکھوں دیکھے موت کی طرف ہانکے جا رہے ہیں۔

❖ وَلَاتَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَايَسْمَعُوْنَ (٢١)

امر امتناعی ہے۔ مؤمنوں کو منافقوں سے مشابہت یا مماثلت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا، ہم نے سن لیا حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ (منافقین اطاعت کا قولاً اقرار اور عملاً انکار کرتے ہیں)۔

آل عمران آیت نمبر ۱۱ دیکھئے وہاں ہے۔

❖ كَدَابِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ، كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ، وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ(۱۱)

❖ كَدَابِ الِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ، إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ(۵۲)

❖ كَدَابِ الِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا الَ فِرْعَوْنَ وَكُلٌّ كَانُوْا ظَالِمِيْنَ (۵٤)

اعراب حسب سابق۔

سورة التوبة

❖ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَايَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ لَايَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ(۱۹)

استفہام انکاری!

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کے پانی پلانے اور مسجد حرام کی جاروب کشی وغیرہ کرنے کو اس شخص کے کام کے برابر قرار دیا ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور روز جزا پر اور جس نے راہ حق میں جانفشانی کی۔ اللہ کے نزدیک یہ دونوں برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالموں اور بات پر اڑے رہنے والوں کی راہ نمائی نہیں کرتا۔

❖ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ

فِيهَا هِيَ حَسْبُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ، كَالَّذِينَ
مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَّ أَكْثَرَ أَمْوَالًا وَّ أَوْلَادًا
فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُم بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ
الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا
أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ وَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْخَاسِرُونَ(٦٩)

كالذين من قبلكم۔الكاف صفة منصوب على المصدر۔

تقدیر:وعد الله وعداً مثل وعدِ الّذين۔

مشبہ:أنتم (منافق لوگ)۔مشبہ بہ:تمہارے سے پہلے کے لوگ۔وجہ الشبہ :وعدہ۔

كما استمتع الذين من قبلكم۔

مشبہ:أنتم (منافق لوگ)۔مشبہ بہ:تمہارے سے پہلے کے لوگ۔وجہ الشبہ :استمتاع۔

خُضْتُمْ كالذين خاضوا۔

۱-الذی برائے جنس۔تقدیر:خضتم خوضاً مثل خوضِ الذين خاضوا۔

۲-الذی مصدرية ای مثل خوضهم۔

مشبہ:أنتم (منافق لوگ)۔

مشبہ بہ:الذين خاضوا(بے ہودہ باتوں میں لگے رہنے والے)۔وجہ الشبہ : خوض۔

ان منافق مردوں اورعورتوں اور کافروں کے لیے اللہ تعالیٰ نے آتش دوزخ کا وعدہ کیا ہے الخ۔

تم لوگ— محمد ﷺ کے ہم عصر منافق— ویسے ہی ہو جیسے تمہارے پیش رو تھے۔وہ تم سے زیادہ زور آور اور تم سے بڑھ کر مالدار اور اولاد والے تھے۔پھر انہوں نے دنیا میں اپنے حصے کے مزے لوٹ لیے اور تم نے بھی اپنے حصہ کے مزے اسی طرح لوٹ لیے جیسے انہوں نے لوٹے تھے۔اور ویسی ہی بحثوں میں تم بھی پڑے ہو۔سو ان کا انجام یہ ہوا کہ وہ دنیا اور آخرت میں ان سب کا کیا دھرا رائیگاں گیا اور اب وہی گھاٹے میں ہیں۔

سورة يونس

❖ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ، كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ(١٢)

كأن لم يدعنا۔ الكاف في موضع نصب على الحال من الفاعل في مَرَّ۔

تقدير:فلما كشفنا عن الإنسان ضره مرّ مرارة من لم يدعنا۔

مشبہ:انسان کی حالت تکلیف پہونچنے سے پہلے، یادخدا سے غفلت۔

مشبہ بہ:انسان کی حالت تکلیف دور ہونے کے بعد۔ایضاً۔

وجہ الشبہ :یادخدا سے غفلت۔یعنی دونوں حالتوں میں یکساں کیفیت۔

انسان کا یہ حال ہے کہ جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لیٹے، بیٹھے، کھڑے ہی پکارنے لگتا ہے۔پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کردیتے ہیں تو وہ اپنی پچھلی حالت پر اس طرح لوٹ جاتا ہے (مرّ) گویا اس نے اپنی تکلیف دور کرنے میں پکارا ہی نہیں تھا۔

❖ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ ...... الخ.

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

ذٰلک إشارة إلى اعراض الانسان الكفور عن الإبتهال عند كشف الضر۔

تقدير:زين اعمال المسرفين تزيناً مثل تزين عمل الكافر۔

مشبہ:تزيين عمل المسرف في أعينه۔حد سے گذرنے والے کو اپنا عمل خوش دکھائی دینا۔

مشبہ بہ:تزيين عمل الكفور عند كشف الضر۔انسان کا مصیبت ٹل جانے پر یاد خدا ترک کردینا۔

وجہ الشبہ :احسان فراموشی۔

حد سے گذرنے والوں کے اعمال ان کی اپنی نظروں میں اس طرح خوشنما کردئے گئے ہیں جس طرح تکلیف میں پکارنے والا تکلیف دور ہوجانے کے بعد یک لخت بھلادیتا ہے۔ (شیطان اس کو یہ بات خوشنما بنا کر پیش کرتا ہے)۔

دوسری تعریب۔

الکاف فی کأن فی موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: مرّ مراراً۔

مشبہ: اللہ کو پکارنے کے نتیجہ میں تکلیف دور ہونے کے بعد انسان کا زندگی گذارنا۔

مشبہ بہ: انسان کا بغیر دعا کے زندگی گذارنا۔

وجہ الشبہ: بے اعتنائی۔

❖ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَآءَ تْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَ مَاكَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ (١٣)

الکاف فی موضع نصب، نعت لمصدر محذوف۔

تقدیر: نجزی المجرمین جزاء مثل جزاء الظالمین۔

ذلک إشارة الی اهلاک الظالمین۔

مشبہ: جزاء القوم المجرمین۔

مشبہ بہ: جزاء القوم الظالمین۔

وجہ الشبہ: ہلاکت۔

اورتم سے پہلے کتنی ہی قومیں گذر چکی ہیں کہ جب انہوں نے شرک وکفر اختیار کیا۔تو ہم نے انہیں تباہ کردیا۔حالانکہ ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلی نشانیوں کے ساتھ آئے تھے۔مگر اس پر بھی وہ ان پر ایمان لانے کے لیے آمادہ نہیں ہوئے۔ہم مجرم قوموں کو ان کے جرائم کا ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں جیسا کہ ہم نے کفروشرک پر اڑے رہنے والوں کو دیا ہے۔

❖ إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ، حَتّٰى إِذَا أَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُوْنَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيْدًا كَأَنْ لَمْ

تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ(٢٤)

الكاف في موضع رفع خبر لمبتداءِ محذوف۔

تقدیر:مثل حياة الدنيا مثل ماهو......الخ۔

اهلها: أهل الارض: مضاف محذوف یعنی اہل نبات الارض۔

عليها: على غلة الارض: زخرفة الأرض: زينة الارض، اسی طرح أتاها و جعلناها کی ضمیر مؤنث۔

مشبہ: دنیوی زندگی۔مشبہ بہ:الماء،بارش جس کا افادہ وقتی وہنگامی ہو،دوامی نہ ہو۔

۱-نبات ماء:مضاف محذوف۔

تقدیر:الحياة الدنيا مثل نبات ماءٍ صفته كذا و كذا۔

۲-مثل الحياة الدنيا مثل حياة قوم بما انزلناه......الخ۔

ظن اهلها انهم قادرون عليها سے اس تخریج کی تائید ہوتی ہے۔مگر اس صورت میں محذوفات دونہیں بلکہ تین ہوتے ہیں۔کلام بلیغ میں محذوفات عموماً کم سے کم ہوتے ہیں۔

وجہ الشبہ: دونوں صورتوں میں زندگی کی بے ثباتی ونا پائیداری۔

دنیوی زندگی کی حالت (یاصفت) ایسی ہے جیسی کہ پانی جو ہم نے اوپر سے برسایا جس نے زمین کی نباتات، جو انسانوں اور چار پایوں کی غذا ہوتی ہے، پیدا ہوتی ہے۔ پھر عین اس وقت جب کہ زمین اپنی بہار پر ہوتی ہے اور کھیتیاں لہلہاتی کھڑی ہوتی ہیں۔اور نباتات اور پیداوار کے مالک یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس سے فائدہ اٹھانے پر قادر ہیں، یکا یک رات کے وقت یا دن کے وقت اللہ تعالیٰ کا حکم آ گیا۔اور ہم نے اس سرسبز وشاداب کھیتی کو جڑ پیڑ سے کاٹ کر رکھ دیا۔

❖ كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ......

الكاف في موضع نصب على الحال: ضمير لم تغن ذو الحال۔

مشبہ: اللہ تعالیٰ کا حکم آنے کے بعد زمین کی حالت۔مشبہ بہ: کھیتی کا باقی نہ رہنا، بنجر زمین۔

وجہ الشبہ: بربادی ونا پائیداری، کاٹ کر رکھ دیا، کھیتی کی حالت ایسی ہوگئی گویا وہ کھیتی تھی ہی نہیں۔

كذٰلك نفصل الأيات

۳-الکاف فی موضع نصب۔

مشبہ: اللہ تعالیٰ کا اوپر ذکر کیا ہوا بیان۔

مشبہ بہ: اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ تفصیل سے بیان کرنا۔ وجہ الشبہ: تفصیلی بیان۔

❖ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَالَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ، كَاَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا، أُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ(۲۷)

ما مصدرية، الكاف في موضع رفع خبر و مبتداء۔

تقدیر: غشيان وجوههم بالسوء مثل سواد الليل المظلم۔

مشبہ: بدکار کے منہ کی کالک۔

مشبہ بہ: اندھیری رات کا تاریک ترین حصہ۔ وجہ الشبہ: کالا پن۔

اور جن لوگوں نے برائیاں کی ہیں تو برائی کا نتیجہ ویسا ہی نکلے گا جیسی کچھ برائی کی ہوگی۔ اور ان پر خواری چھا جائے گی۔ انہیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ ان کے منہ پر کالک اسی طرح لگ جائے گی، گو اندھیری رات کا ایک حصہ ان کے منہ پر ڈال دیا گیا ہے۔ ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

❖ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ أَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُوْنَ، فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ، فَأَنّٰى تُصْرَفُوْنَ، كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْا أَنَّهُمْ لَايُؤْمِنُوْنَ(۳۱،۳۲،۳۳)

الكاف في موضع نصب نعت لمصدر محذوف. رفع خبر المبتداء۔

ذلک إشارة إلی المصدر المفهوم من تصرفون۔

تقدیر: مثل صرفهم عن الحق بعد الاقرار حقت کلمة ربک۔

مشبہ: وجوب کلمة الله، إن الفاسقین لایؤمنون، فاسقون پر اللہ تعالیٰ کی مشیت۔ کلمہ کا صادق آنا۔

مشبہ بہ: وجوب الشرک بعدالاقرار: اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کرنے کے باوجود شرک کرنا۔

وجہ الشبہ: واجب ہونا، لازم ہونا، ضروری ہونا۔

آپ ان مشرکوں سے کہیے! بتاؤ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے اور وہ کون ہے جو تمہارے کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے۔ اور وہ کون ہے جو جاندار چیز کو بے جان چیز سے نکالتا ہے۔ اور بے جان چیز کو جاندار چیز سے نکالتا ہے۔ اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ (ان سوالوں کے جواب میں) وہ یہی کہیں گے۔ ان سب افعال کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے۔ تو ان سے کہیے! پھر شرک سے پرہیز کیوں نہیں کرتے۔ یہی تو تمہارا حقیقی پروردگار ہے۔ پھر جب حق بات ثابت ہوگئی تو پھر حق کے بعد کچھ باقی نہیں رہا۔ صرف گمراہی رہ گئی۔ تو حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف کیوں لوٹائے جا رہے ہو۔ اب جس طرح مشرکوں نے اللہ کو رزاق و مالک و محیی و ممیت برابر ماننے کے باوجود شرک سے چمٹے ہوئے اور اسی پر جمے ہوئے رہے تو پھر اسی طرح تمہارے پروردگار کی بات بھی ان پر واجب ہوگئی کہ فاسق کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

❖ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَالَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ، كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ(۳۹)

الکاف فی موضع نصب نعت لمصدر محذوف۔ ذلک إشارة إلی مکذبی الوحی قبل محمد ﷺ۔

تقدیر: کذب الذین من قبل قریش تکذیباً مثل هذا التکذیب۔

مشبہ: محمد ﷺ سے پہلے جن قوموں نے بے سوچے سمجھے اپنے زمانے کے پیغمبروں کی وحی کا انکار کیا۔

مشبہ بہ: قرآن کا اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے سے انکار کرنے والے۔

وجہ الشبہ: وحی کا انکار۔

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ نے یہ قرآن خود تصنیف کر لیا ہے۔ تو آپ کہئے اگر تم اس الزام سے سچے ہو تو اس جیسی ایک سورہ ہی بنا کر پیش کرو اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن ہستیوں کو اپنی مدد کے لیے بلا سکتے ہو بلا لو۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ (یہ تو اُپری دل سے کہہ رہے ہیں) اصل یہ ہے کہ جو بات ان کے علم کی گرفت میں نہیں آتی اور جس بات کا نتیجہ ابھی ان کے سامنے نہیں آیا اس کو، جس طرح یہ لوگ قرآن کو جھٹلا رہے ہیں ٹھیک اسی طرح ان لوگوں نے بھی اپنے اپنے پیغمبروں کی وحی کو جھٹلایا تھا جو ان (قریش) سے پہلے گذر چکے ہیں۔

❖ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْا إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ(٤٥)

الکاف کے اعرابی احتمال تین ہیں:

۱-الكاف في موضع نصب على الحال من ضمير. جمع مذكر غائب. نحشرهم۔

اور ضمیر لم یلبثوا کا مرجع صاحب الحال۔

۲-الكاف منصوب لمصدر محذوف۔

تقدیر: نحشرهم حشرا مشابها نحشر يوم لم يلبثوا قبله الاساعة۔

۳-يجوز الكاف في موضع نصب بما تضمنت من معنى الكلام وهو السرعة۔

تقدیر: (۱) يوم نحشرهم يسرعون كان لم يلبثوا۔

تقدیر: (۲) ويوم يحشر الناس مشبهة احوالهم احوال من لم يلبث إلا ساعة۔

(۱) مشبہ: انسان کی زندگی کی وہ حالت جو یوم حشر ہوگی۔

وجہ الشبہ: ٹھہرنے کی حالت، تھوڑے عرصہ کے لیے، قلیل وقفہ کے لیے۔

(۲) مشبہ: انسانوں کا حشر میں بہت تھوڑے وقت کے لیے جمع ہونا۔

مشبہ بہ: انسانوں کا دنیا میں بہت تھوڑے وقت کے لیے جمع ہونا۔

وجہ الشبہ: تھوڑے وقت کا اجتماع۔

(۳) مشبہ: کیفیت عذاب آخرت

مشبہ بہ: دنیا میں گذاری ہوئی زندگی کے دن کی ایک ساعت۔

وجہ الشبہ: وحشت۔

۱۔ جس روز اللہ سب انسانوں کو میدان حشر میں اکٹھا کرے گا۔ ان کی حالت ان جیسوں کی ہوگی جو دنیا میں زیادہ مدت نہیں بلکہ صرف گھڑی بھر کے لیے ٹھہرتے ہیں، جس طرح راہ چلتے لوگ آپس میں جان پہچان کے لیے ٹھہرتے ہیں۔

۲۔ جس وقت ہم سب انسانوں کو اکٹھا کریں گے تو یہ اکٹھا ہونا ایسا ہوگا گویا وہ کبھی یک جا ہوئے ہی نہیں تھے اور ہوئے بھی تھے تو صرف تھوڑی دیر کے لیے۔ جان پہچان اور صاحب سلامت (تعارف) کے لیے۔

انتباہ: آخری تخریج تکلف سے خالی نہیں معلوم ہوتی۔ والعلم عنداللہ۔

❖ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهِ مِنْ قَبْلُ، كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ(٧٤)

الكاف فی موضع نصب نعت لمصدر محذوف۔

ذلک إشارة إلی اصرار الکافرین علیٰ کفرھم: رسولوں کا انکار یہ سیاق سے ظاہر ہے۔ اڑیل ضدی وہٹیلی طبیعت والے اپنی غلطی پر جمے رہتے ہیں کوئی فہمائش قبول نہیں کرتے۔

تقدیر: نطبع علی قلوب المعتدین طبعاً مثل طبعھم أنفسھم علی الجحود والانکار۔

مشبہ: اللہ تعالیٰ کا ہٹ دھرمی کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگانا۔

مشبہ بہ: رسولوں کی روشن نشانی دیکھنے کے باوجود ایمان نہ لانے والی پچھلی قوموں کی ہٹ دھرمی۔ وجہ الشبہ: ضد، ہٹ۔

پھر نوح علیہ السلام کے بعد ہم نے کتنے ہی رسولوں کو ان قوموں میں پیدا کیا، وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے۔ اس کے باوجود وہ قومیں آمادہ نہیں ہوئیں کہ جو بات پہلے جھٹلا چکے تھے، اس سے کھلی نشانیاں دیکھ کر مان لیں۔ جس طرح لوگ سرکشی پر جمے رہتے ہیں ہم اسی طرح ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں، جس طرح ان پچھلے سرکشوں کے دلوں پر لگائی تھی۔

❖ ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذٰلِكَ، حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ(۱۰۳)

کذلک پر وقف جائز۔ حقاً: نیا جملہ۔

(الف) الکاف فی موضع رفع خبر لمبتدأ محذوف. الأمر کذلک۔

ذلک إشارة إلى انجاء الرسل ومؤمنهم۔

مشبہ: انجاء المؤمنین، مؤمنوں کی نجات۔

مشبہ بہ: پہلے رسولوں اور ان کے ماننے والوں کی نجات۔ وجہ الشبہ: انجاء: نجات۔

جب عذاب کی گھڑی آجاتی ہے تو ہم اپنے رسولوں اور جو لوگ ایمان لائے ان کو اس سے بچالیتے ہیں۔ کذلک: ہمارا قانون ایسا ہی ہے جیسا کہ بیان ہوا۔ ہم نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کو بچالیا کریں۔

(ب) الکاف فی موضع نصب. صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: ننجی رسلنا والذین آمنوا نجاءً مثل ذلک۔

جس طرح ہم نے سابق میں اپنے رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کو عذاب سے بچالیا تھا۔ اسی طرح ہم ان مؤمنوں کو بھی بچالیں گے جو محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان لاچکے ہیں۔

ج۔ الکاف منصوب بننجی یعنی مفعول ننجی۔

تقدیر: ننجی رسلنا والذین آمنوا مثل ذلک۔

مطلب غالباً یہ کہ — واللہ اعلم — جس طرح ہم نے رسولوں کو عذاب سے بچالیا اسی طرح ان پر ایمان لانے والوں کو بھی بچالیا۔

مشبہ: اللہ تعالیٰ کا مؤمنوں کو بچالینا۔

مشبہ بہ: اللہ تعالیٰ کا پچھلے رسولوں اور مؤمنوں کو بچالینا۔

وجہ الشبہ: اللہ تعالیٰ کا مؤمنوں کو بچانا اپنے اوپر لازم کرلینا۔

سورة هود

❖ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ(٢٤)

الكاف فى موضع رفع خبر لمبتدأ۔

تقدیر: مثل الفريقين مثل الاعمى والبصير۔

اہل جنت واہل جہنم، ان دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا بہرا (کافر) اور ایک دیکھنے سننے والا (مؤمن)۔ پھر فرمایا کیا دونوں برابر ہوسکتے ہیں۔ کیا تم اس مثال سے کوئی نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

❖ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ، اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهٖ فَاتَّبَعُوْا اَمْرَ فِرْعَوْنَ، وَمَا اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ، يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ، وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ، وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ، بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ، ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ، وَمَاظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ وَمَازَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ، وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا

أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ(۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱)

الکاف فی موضع رفع خبر للمبتدا۔

ذلک إشارة إلی اخذ اللہ الأمم السابقة: یہ بیان سے ظاہر ہے۔

مشبہ: ظالم بستیوں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت۔

مشبہ بہ: پچھلی ظالم قوموں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت۔

وجہ الشبہ: اللہ تعالیٰ کی گرفت۔

اور ہم نے مشرکوں پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود انہوں نے ہی نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ جب تمہارے پروردگار کا حکم آ پہونچا (عذاب کی گھڑی آ گئی) تو ان کے معبود کچھ بھی کام نہ آئے جنہیں وہ پکارا کرتے تھے۔ مشرکوں کے معبودوں نے ان کو کچھ فائدہ نہیں دیا صرف بربادی و تباہی ہی دی۔ مشرکوں پر آپ کے پروردگار کی گرفت ایسی سخت ہوتی ہے جیسی کہ ان بستیوں پر ہوئی جو سرکش و ظالم تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی گرفت بڑی دردناک ہوتی ہے۔

سورة یوسف

❖ إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَآ أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ، قَالَ يَابُنَيَّ لَاتَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوْا لَكَ كَيْدًا، إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ، وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْاَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلٰى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ(۴، ۵، ۶)

الکاف فی موضع نصب نعت لمصدر محذوف: ای یجتبیک اجتباءً مثل ذلک۔

ذلک إشارة إلی الرؤیاء التی اراھا اللہ یوسف۔

مشبہ: یوسف علیہ السلام کو (نبوت) کے لیے منتخب کرنا۔

مشبہ بہ: اللہ تعالیٰ کا یوسف علیہ السلام کو (مبارک) خواب دکھانے کے لیے منتخب کرنا۔

وجہ الشبہ: انتخاب۔

وہ واقعہ یاد کرو جب یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا: اے میرے باپ! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند اور دیکھا کہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ باپ نے کہا: اے میرے بیٹے! اپنے اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے مت کہو کہ وہ تمہیں تکلیفیں پہنچانے کی تدبیریں کریں، خبردار! شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے۔

میرے بیٹے! جس طرح تم نے دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند تمہیں سجدہ کر رہے ہیں اسی طرح تمہارا پروردگار تمہیں برگزیدہ کرنے والا ہے۔

کما اتمھا...... إلی الخ.

الکاف فی موضع نصب نعت لمصدر محذوف۔

تقدیر: **اتم نعمته علیک إتماماً مثل اتمام النعمة علی أبویک۔**

مشبہ: یوسف علیہ السلام پر نعمت الٰہی کا پورا ہونا۔

مشبہ بہ: ابراہیم علیہ السلام پر اللہ کی نعمت کا پورا ہونا۔

وجہ الشبہ: اتمام نعمت۔

یعقوب علیہ السلام نے کہا، میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ تمہیں باتوں کی تہہ تک پہونچنا سکھائے گا۔ اور تم پر اور آل یعقوب پر اپنی نعمت اسی طرح پوری کرے گا، جس طرح اس نے اس سے پہلے تمہارے بزرگوں ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام پر اپنی نعمت پوری کر چکا ہے۔

❖ وَقَالَ الَّذِی اشْتَرَاهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖ أَكْرِمِیْ مَثْوٰهُ عَسٰی أَنْ یَّنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا، وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْأَحَادِیْثِ، وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰی أَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (۲۱)

الكاف في محل نصب نعت لمصدر محذوف۔

ذلک إشارة إلى تمكين العطف على يوسف في قلب عزيز۔

مشبہ: یوسف علیہ السلام کا مصر میں جم جانا، یوسف علیہ السلام کا ایک محل میں رکھا جانا۔

مشبہ بہ: عزیز مصر کے دل میں یوسف کی شفقت کا جم جانا۔

وجہ الشبہ: جم جانا، اچھا ٹھکانہ مہیا ہونا۔

اور جس طرح ہم نے عزیز کے دل میں یوسف علیہ السلام کی شفقت ڈال دی اسی طرح یوسف علیہ السلام کو مصر میں اچھی طرح رہنے کا [illegible] کیا۔ اور اسے باتوں کا نتیجہ، مطلب نکالنے کی تعلیم کا انتظام کیا۔

❖ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ اٰتَيْنَاهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا، وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ(٢٢) وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا، لَوْلَا أَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْءَ وَالْفَحْشَآءَ، إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ(٢٤)

الكاف منصوب لمصدر محذوف۔

تقدیر: نجزي الجزاء جزاء مثل ذلک۔

ذلک إشارة إلى الجزاء لمن صبر۔

مشبہ: جزاء المحسنين۔

مشبہ بہ: یوسف علیہ السلام پر علم و حکمت کی عطاء۔

وجہ الشبہ: احسان اور اچھے کام پر اللہ کی جزاء۔

اور جب یوسف علیہ السلام پورا جوان ہوگیا تو ہم نے اس کو اس کے صبر و شکر پر قوت فیصلہ اور علم عطا کیا۔ ہم محسنوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں جیسی کہ ہم نے یوسف علیہ السلام کو دی۔

۲۴- برهان ربه پر وقف مطلق۔

الكاف في موضع رفع خبر لمبتداء محذوف. الأمر مثل ذلک۔

ذلک إشارة إلى روية يوسف برهان ربه۔

مشبہ: اللہ تعالیٰ کا برائی سے دور رکھنا۔

مشبہ بہ: اللہ تعالیٰ کا یوسف علیہ السلام کو نشانی دکھلانا، برائی سے دور رکھنا۔

وجہ الشبہ: نشانی (دکھانا، دیکھنا)۔

یوسف علیہ السلام کو اسی طرح نشانی دکھانا جیسی کہ ہم نے دکھائی، جو اس کو برائی اور بے حیائی سے دور رکھنے کے لیے تھی

❖ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ، قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ، وَكَذَلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ(٥٤، ٥٥، ٥٦)

الكاف في موضع نصب نعت لمصدر محذوف اى مكنا يوسف مثل تمكينه في نفس الملك۔

ذلك إشارة إلى تمكين يوسف في نفس الملك۔

مشبہ: تمكين يوسف في مصر، یوسف علیہ السلام کو مصر میں ٹھہرانا۔

مشبہ بہ: تمكين يوسف في قلب الملك، یوسف علیہ السلام کو ملک کے قلب میں ٹھہرانا۔

وجہ الشبہ: تمکین، ٹھہرانا۔

بادشاہ نے حکم دیا یوسف علیہ السلام کو میرے پاس لاؤ کہ میں اسے خاص اپنے کاموں کے لیے مقرر کروں۔ پھر جب یوسف علیہ السلام آئے تو کہا آج تم ہماری نگاہوں میں بڑی قدر ومنزلت رکھتے ہو اور تم ایک امانت دار ہو۔ یوسف علیہ السلام نے کہا۔ آپ مجھے مملکت کے خزانوں پر مختار کر دیجیے میں حفاظت کر سکتا ہوں اور میں اس کام کا جاننے والا ہوں۔

اور ہم نے یوسف کو مصر میں اس طرح جما دیا جس طرح کہ بادشاہ مصر کے دل میں اس کی محبت جما دی۔

❖ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ، كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ، فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ أَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَاءِ أَخِيْهِ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَآءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ(۷۵،۷٦)

الكاف في موضع نصب اى جزاء مثل ذلك۔

ذلك إشارة إلى جزاء الظالمين وهو استرقاق۔

مشبہ:جزاء الظالم، جزاء السارق، ظالم کی سزا، چور کی سزا۔

مشبہ بہ:استرقاق السارق:چور کو غلام بنالینا، چور جس کے پاس چوری کا سامان نکلے اس کو غلام بنا دینا۔

وجہ الشبہ :جزاء، سزا، چور کی سزا۔

ہم چوروں کو وہ (ایسی ہی) سزا دیتے ہیں جیسی کہ اس چور کو غلام بنا لینے کی ہے جس کے پاس سے چوری کا سامان برآمد ہو۔

۷٦- ......مِنْ وِعَآءِ أَخِيْهِ: اخيه پر وقف مطلق۔

الكاف في موضع رفع خبر لمبتدأ محذوف. الأمر مثل ذلك الكيد۔

ذلك إشارة إلى القاء الله إلى يوسف الكيد أخذ أخيه۔

مشبہ:الكيد: كدنا ليوسف، یوسف علیہ السلام کے لیے ہم نے تدبیر کی۔

مشبہ بہ:كيد يوسف لاخذ أخيه، یوسف علیہ السلام کی تدبیر اپنے بھائی کو حاصل کرنے کی۔

وجہ الشبہ :کید، تدبیر۔

یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو اپنے یہاں روک لینے کی جو تدبیر کی تھی ہم نے اس کو اسی طرح سوجھائی تھی۔

سورة الرعد

❖ لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ لَايَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَاهُوَ بِبَالِغِهِ وَمَادُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ إِلَّا فِيْ ضَلَالٍ (۱٤)

الكاف فی موضع نصب نعت لمصدر محذوف مثل استجابة من الخ۔

والمصدر مضاف الی المفعول. وفاعل هذا المصدر ضمیر الماء۔

مشبہ: قُلْ مَنْ يَّدْعُو مِنْ دُوْنِ اللهِ، مشرک وکافر۔

مشبہ بہ: پانی کی طرف ہاتھ بڑھانے والا کہ پانی اس کے حلق تک آجائے۔

وجہ الشبہ: فعل عبث، بے نتیجہ کام۔

حاجت روائی کے لیے اللہ کو پکارنا برحق۔ دوسری ہستیاں جنہیں یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں، وہ ان کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتیں۔ انہیں پکارنا تو ایسا ہے جیسا کوئی شخص ہاتھ پھیلا کر پانی سے درخواست کرے کہ وہ اس کے منہ تک آئے اور حلق میں اتر جائے حالانکہ پانی اس کے منہ تک آنے والا نہیں۔ پس اسی طرح کافروں کی دعا میں کچھ بھی نہیں۔ ایک بے ہدف گولی ہے۔ وہ تو اللہ ہی ہے جس کو زمین وآسمان کی ہر شئی پر قدرت حاصل ہے۔

❖ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، قُلِ اللهُ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُوْنِهِ أَوْلِيَآءَ لَايَمْلِكُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَاضَرًّا، قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ، أَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمَاتُ وَالنُّوْرُ أَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ، قُلِ اللهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (۱٦)

الكاف فی موضع نصب مفعول به خلقوا، ام جعلوا شرکاء خلقوا شیئاً مثل خلق الله۔

مشبہ: اللہ کے شریکوں کا کچھ پیدا کرنا۔

مشبہ بہ: اللہ تعالیٰ کا پیدا کرنا۔ وجہ الشبہ: پیدائش۔

آپ کے لیے کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں یا کبھی روشنی و تاریکی برابر ہو سکتی ہے؟ یا انہوں نے اللہ کے ایسے شریک تیار رکھے ہیں جنہوں نے کسی چیز کو پیدا کیا ہو۔ جیسا اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے کہ اس کی وجہ سے ان کو پیدا کرنا یکساں معلوم ہوا ہو؟ آپ کہہ دیجیے! ہر شئی کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے۔ یہ سب کچھ پیدا کرنے والا اور کچھ بھی پیدا نہ کر سکنے والا برابر نہیں ہو سکتے۔

❖ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا، وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ، فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ(۱۷)

الكاف في موضع رفع نصب۔ يضرب الله الحق ضرباً مثل ذلك۔

ذلك إشارة إلى انزال الماء من السماء۔

(۱) مشبہ: حق۔ مشبہ بہ: نفع بخش بارش، مفید دھات۔

وجہ الشبہ: نفع بخشی، فائدہ رسانی۔

(۲) مشبہ: باطل۔ مشبہ بہ: کوڑا، جھاگ۔ وجہ الشبہ: ناکارگی، بے کاری۔

اللہ تعالیٰ نے اوپر سے پانی برسایا۔ ندی نالے اپنی سمائی کے مطابق بہہ نکلے۔ پانی کی سطح پر خس و خاشاک کی جھاگ کو سیلاب کی رو بہا لے گئی۔ میل کچیل کی جھاگ اس وقت بھی اٹھتی ہے جب زیور یا کوئی چیز بنانے کے لیے دھات کو آگ پر تپاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حق و باطل اس طرح سمجھاتا ہے جیسا کہ فی الواقع دھات کا کھوٹ (باطل) بیکار ہونے کی وجہ سے پھینک دیا جاتا ہے۔ اور خالص حصہ (حق) کام آتا ہے۔ اور جو باقی لوگوں کو نفع دیتا ہے (حق) وہ باقی رہتا ہے۔ لیکن اس کے اوپر خس و خاشاک کی جھاگ (باطل) کسی کے کام نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ حق اور باطل کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ حق ایسا ہے جیسا کہ بارش جو ندیوں کو بھرپور کر دے اور معدنیات جو زیور وغیرہ بنانے کے کام آئیں اور باطل ایسا ہے جیسا کہ سیلاب سے اٹھنے والا کوڑا

کرکٹ اور معدنیات سے نکلنے والا کھوٹ۔
اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنی بات صاف صاف بیان کرتا ہے، اس میں کسی قسم کا ابہام نہیں
مشبہ: اللہ تعالیٰ کا بیان یا فہمائش۔
مشبہ بہ: اوپر کی دو مثالوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی فہمائش۔
وجہ الشبہ: اللہ تعالیٰ کا طرز بیان۔

❖ أَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَا اُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمٰى، إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ(١٩)

الكاف في موضع رفع خبر من۔ تقدیر: أيبصر مثل الاعمى۔
سوال سے عدم مشابہت، عدم مساوات، نابرابری ظاہر ہے۔
کیا وہ شخص جو تمہارے رب کی اس کتاب کو جو اس نے تم پر نازل کی ہے حق جانتا ہے۔
(اور وہ جو اس حقیقت کی طرف سے اندھا ہے) ایک جیسے ہیں۔

❖ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ، كَذٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِيْ أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ(٢٥، ٣٠)

الكاف في موضع نصب اى ارسلناك مثل ما ارسلنا الأنبياء قبلك۔
ذلك إشارة إلى إرسال الأنبياء من قبل محمد ﷺ۔
یہ تخریج ستائیسویں آیت سے ظاہر ہے۔
مشبہ: ارسال محمد ﷺ نبياً، محمد ﷺ کو نبی بنا کر بھیجنا۔
مشبہ بہ: ارسال الانبياء قبل محمد ﷺ، محمد ﷺ سے پہلے انبیاء کا بھیجنا۔
وجہ الشبہ: ارسال الانبياء الرسل من الله. اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کا بھیجنا۔
جو لوگ محمد ﷺ کی نبوت کا انکار کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں، ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری۔ آپ کہئے! اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور وہ اپنی طرف

آنے کا راستہ اسی کو بتاتا ہے جو اس کی طرف آنا چاہے۔

ہم نے تم کو بغیر کسی ایسی نشانی کے جس کا یہ لوگ مطالبہ کر رہے ہیں اس قوم کی طرف اسی طرح رسول بنا کر بھیجا ہے جس طرح اس سے پہلے گذری ہوئی قوموں میں رسول بھیجے گئے تھے۔ کافروں نے ان سے بھی نشانی طلب کی تھی۔ تم کو اے محمد! اس لیے بھیجا گیا ہے کہ تم ان سب کو، جو اپنے نہایت مہربان اللہ کا انکار کر رہے ہیں وہ پیغام سنا دو جس کی ہم نے تم پر وحی کی ہے۔

❖ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَيْهِ مَاٰبِ، وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّاط وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَاجَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ(۳۷،۳۶)

الكاف في موضع نصب أي انزلنا القرآن عليك بلسان العرب كما أرسلنا الكتب على الرسل بلسانهم۔

ذلك إشارة إلى كلام الله السابق من القرآن۔

مشبہ: قرآن۔ مشبہ بہ: کلام اللہ السابق۔ وجہ الشبہ: ارسال کلام اللہ۔

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی تھی وہ اس کتاب سے جو تم پر نازل کی گئی ہے خوش ہوتے ہیں اور مختلف گروہوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں اس قرآن کی بعض باتوں سے انکار ہے۔ آپ کہہ دیجئے! مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور کسی ہستی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراؤں، تمہیں اسی طرف بلاتا ہوں اور میرا رخ اسی طرف ہے۔

جس طرح سابق میں ہم نے اپنے احکام اپنے پیغمبروں اور ان کی امتوں کی زبان میں نازل کیے اسی طرح اب یہ حکم عربی زبان میں نازل کیا ہے۔ اب اگر تم نے اس علم کے باوجود جو تمہارے پاس آچکا ہے۔ ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارا کوئی کارساز نہ ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

سورة إبراهيم

❖ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ نِاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ط لَايَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ط ذٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيْدُ(۱۸)

الكاف فی موضع خبر لمبتداء محذوف۔تقدیر:اعمالھم مثل الرماد۔

مشبہ:اعمال الکافرین، کافروں کے اعمال۔

مشبہ بہ:راکھ جس کو ہوا ادھر اُدھر اڑاتی پھرتی ہے۔

وجہ الشبہ:بے سودگی، بے فائدگی۔

جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا ان کے اعمال کی مثال اس راکھ جیسی ہے جسے ایک طوفانی دن کی آندھی نے اڑا دیا ہو۔اسی طرح ان لوگوں نے اپنے اعمال کے ذریعہ جو کچھ کمایا ہے اس سے ان کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔

❖ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ، تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ط وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ(۲٤،۲۵)

الكاف فی موضع رفع خبر لمبتدأ۔

تقدیر: کلمة طیبة مثل شجرةٍ۔

مشبہ:پاک کلمہ۔مشبہ بہ:پاکیزہ درخت جس کی صفت یہ.........۔

وجہ الشبہ:استحکام وثمر آوری، مضبوطی ونتیجہ خیزی۔

کیا آپ کو معلوم نہیں۔یعنی آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی مثال بیان فرمائی۔کلمۂ طیبہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ پاکیزہ درخت جس کی جڑیں اچھی طرح زمین میں گڑی ہوتی ہوں اور اس کی شاخیں بلندی میں جارہی ہوں۔درخت اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل پیدا کرتا

رہتا ہے۔

❖ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ(٢٦)

الكاف في موضع رفع خبر لمبتدأ محذوف اى كلمة خبيثة مثل شجرةٍ الخ۔

مشبہ: كلمة خبيثة، گندی بات۔

مشبہ بہ: شجرۃ خبیثۃ، گندا جھاڑ۔ اکھاڑ پھینکا جانے والا جھاڑ۔

وجہ الشبہ: عدم استحکام، بے ثباتی و بے سودی۔

کلمۂ خبیثۃ: گندی بات کی مثال ایسی ہے جیسا ایک جھاڑ جو زمین سے اوپر ہی اوپر سے اکھاڑ پھینکا جاتا ہے کیوں کہ اس کے لیے زمین میں کوئی جماؤ نہیں۔

سورة الحجر

❖ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا كَانُوْا بِهِ يَسْتَهْزِءُ وْنَ، كَذٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ(١١، ١٢)

ملحوظہ: الف۔ کلام معجز نظام میں ضمیر کا مرجع اکثر و بیشتر اس کا قریبی اسم ہوتا ہے۔ القاعدة في العلم العربية ان ضمير الغائب يعود إلى غير الأقرب إلا بدليلٍ۔

ب۔ اگر کسی جملہ میں ایک سے زائد ضمیریں آئیں تو ان کا مرجع ایک ہی ہونا بہتر ہوتا ہے اذا كان جعل الضمائر المتناسبة عائدةً على اسم واحدٍ كان اولى من جعلها متنافرة إلا بدليل واضح.

كانوا به يستهزؤون: كانوا برسولهم يستهزءُون۔

نسلكه: نسلک الاستهزاء: المصدر المفهوم من الفعل۔

لايؤمنون به: یا برائے سبب: لايؤمنون بسبب استهزائهم۔

كذلک: الكاف في موضع نصب نعت لمصدر محذوف۔

تقدیر: نسلک سلوكا مثل استهزائهم۔

ذلک إشارة إلى الاستهزاء۔

مشبہ: استھزاء المجرمین لرسلھم، مجرموں کا اپنے اپنے رسولوں کی مسلسل ہنسی اڑانا۔

مشبہ بہ: رسولوں کی ہنسی اڑانے کو مجرموں کے دل میں بٹھا دینا۔

وجہ الشبہ: لزوم الاستھزاء، استہزاء کو لازم کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جو مجرم اپنے جرم پر اڑا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا جرم اس کی نظر میں خوشنما کر دیتے ہیں، ایسے ہٹیلے مجرموں کو ہدایت کی توفیق نہیں ہوتی۔

یہ مفہوم قرآن میں باختلاف الفاظ وترکیب کئی جگہ آیا ہے۔ مثلاً سورۃ یونس: ۷۴،

کذلک نطبع علی قلوب المعتدین۔

مختلف قوموں میں رسول اس لیے بھیجے گئے تھے کہ لوگ ان کی بات پر ایمان لائیں اور نیک عمل کریں مگر کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی گروہ میں کوئی رسول آیا ہو اور لوگوں نے اس کی ہنسی نہ اڑائی ہو۔ (مجرموں کا اپنے اپنے رسول سے یہی رویہ رہا ہے) تو جس طرح مجرموں نے رسولوں کی ہنسی اڑائی اور اس پر قائم رہے اسی طرح ہم ہنسی اڑانے کو ان کے دلوں میں اسی طرح جما دیتے ہیں کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔

خلاصہ کلام: اللہ تعالیٰ کی مشیت جرم کرنے والے کے ارادہ کے مطابق ارتکاب جرم کا سبب مہیا کر دیتی ہے۔ ہر چند کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی نہیں ہوتی۔

❖ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ، كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ(۸۹،۹۰)

الكاف في موضع نصب على المصدر، ما: مصدرية۔

تقدیر: إني انذركم۔

انزلناه عليك مثل ماانزلنا على المقتسمين۔

مشبہ: انذار محمد ﷺ، انزال القرآن: محمد ﷺ کا بذریعہ قرآن لوگوں کو متنبہ کرنا۔

مشبہ بہ: انذار الرسل، انزال الانذار على المقتسمين: رسولوں کا وحی کے ذریعہ

لوگوں کو متنبہ کرنا۔

وجہ الشبہ: انذار، انزال۔

اے پیغمبر! ہم نے یہ کلام تم پر اسی طرح نازل کیا ہے جس طرح ان لوگوں پر نازل کیا تھا جنہوں نے دین حق کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں اور اپنے قرآن کو پارہ پارہ کر دیا ہے (ترجمان)۔

سورة النحل

❖ أَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَايَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ، وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَيْرًا، لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوْا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ط وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ، جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَايَشَآءُوْنَ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ(۱۷، ۳۰، ۳۱)

۱۷-الکاف فی موضع رفع. تقدیر: أمن یخلق مثل من لا یخلق۔

استفہام انکاری: خالق ومخلوق میں مشابہت کا انکار۔

پھر کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اور وہ جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتا برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

۳۰، ۳۱-الکاف فی موضع نصب علی المصدر ای جزاء مثل جزاء الذین احسنوا۔

مشبہ: جزاء المتقین، متقیوں کی جزاء۔

مشبہ بہ: جزاء المحسنین، محسنوں کی جزاء۔

وجہ الشبہ: جزائے خیر۔

اور جب خدا ترس لوگوں سے پوچھا گیا، وہ کیا بات ہے جو تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے؟ تو وہ کہتے ہیں سراسر خیر ہی خیر۔ جن لوگوں نے اس دنیا میں اچھے کام کیے تو ان

کے لیے اچھائی ہی ہے۔ اور یقیناً آخرت کا گھر ہی خیر و برکت کا گھر ہے۔ خدا ترس لوگوں کا ٹھکانا کیا ہی اچھا ٹھکانا ہے! جو کچھ وہ چاہیں گے وہ وہاں ان کے لیے فراہم ہو جائے گا۔ ہم خدا ترس لوگوں کو ایسا بدلہ دیتے ہیں جیسا بدلہ اچھے کام کرنے والوں کو دیتے ہیں۔

❖ هَلْ يَنْظُرُوْنَ إِلَّا أَنْ تَاتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْيَاتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ، كَذَالِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ، وَمَاظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ، وَقَالَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا لَوْشَآءَ اللّٰهُ مَاعَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهِ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَاحَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهِ مِنْ شَيْءٍ، كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ، فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ(۳۵،۳۳)

۳۳۔الكاف فی موضع نصب لمصدر أی مثل فعلهم فی انتظار أمر الله۔ ذلك إشارة إلى إانتظار الكفار امر الله۔

مشبہ: فرشتوں یا اللہ کے حکم کا انتظار کرنے والے محمد ﷺ کے ہم عصر کفار و مشرکین۔

مشبہ بہ: محمد ﷺ سے پہلے کی قومیں۔

وجہ الشبہ: رسول اور وحی کا انکار۔

اے محمد ﷺ! اب یہ جو لوگ انتظار کر رہے ہیں تو اس کے سوا اور کیا باقی رہ گیا ہے کہ فرشتے ہی آئیں یا تمہارے پروردگار کا فیصلہ صادر ہو جائے۔ (سرکشی ترک نہیں کی تو اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوگا) یہ ایسی ہی ڈھٹائی ہے جیسی کہ ان سے پہلے کے لوگ کر چکے ہیں۔

۳۵-الكاف فی موضع نصب ای مثل ذلك۔ ذلك إشارة إلى فعل المشركين۔

مشبہ: قول المشركين وفعلهم فی هذا الزمان: مشرکوں کا قول و فعل اس زمانے میں۔

مشبہ بہ: قول المشركين وفعلهم فی الزمان الماضی: گذشتہ زمانوں میں مشرکوں کا قول و فعل۔

وجہ الشبہ: فعل المشركين، مشرکوں کا فعل۔

یہ مشرکین کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اللہ کے سوا کسی اور ہستی کی عبادت کرتے اور نہ اس کے حکم کے بغیر کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ یہ لوگ ایسے ہی بہانے کر رہے ہیں جیسا کہ ان سے پہلے کے لوگ کرتے رہے ہیں۔

❖ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ (۸۱)

الکاف فی موضع نصب نعت لمصدر محذوف۔

ذلک إشارة إلی انعام اللہ۔

تقدیر: مثل ذلک الاتمام نعمته فیما سبق یتم نعمته فی المستقبل۔

مشبہ: اتمام النعمة علی الناس: اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر اس کی نعمت کو پورا کرنا۔

مشبہ بہ: جعل الظلال والاکنان والسرابیل من مخلوقاته: پہاڑوں میں پناہ گاہیں پوشاکیں اپنی مخلوقات میں بنانا۔

وجہ الشبہ: الانعام واتمام النعمة: انعام ونعمت کو پورا کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کی ہوئی بہت سی چیزوں سے تمہارے لیے سایہ کا انتظام کیا، پہاڑوں میں تمہارے لیے پناہ گاہیں بنائیں اور تمہیں ایسی پوشاکیں بخشیں جو تمہیں گرمی وسردی سے بچاتی ہیں اور کچھ دوسری پوشاکیں بھی جو جنگ میں ہتھیاروں کی زد سے بچاتی ہیں۔ تم پر وہ اپنی نعمتیں اسی طرح پوری کرے گا جیسا کہ وہ پہلے بھی اپنی نعمتوں سے نوازتا رہا ہے، تاکہ تم اس کے آگے جھک جاؤ (اور اطاعت کرنے لگو)۔

❖ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَاتَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا، إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَاتَفْعَلُونَ، وَلَاتَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبٰى مِنْ أُمَّةٍ، إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّٰهُ بِهِ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ(۹۱، ۹۲)

اور جب تم آپس میں قول وقرار کرلو تو سمجھ لو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک عہد ہو گیا تو چاہئے کہ اللہ کا عہد پورا کرو اور ایسا نہ کرو کہ قسمیں پکی کر کے انہیں توڑ دو حالانکہ تم اللہ کو اپنے اوپر نگہبان ٹھہرا چکے ہو۔ یقین کرو تم جو کچھ کرتے ہو وہ اللہ سے پوشیدہ نہیں۔

۹۲-خبر کان محذوف ای لاتکونوا منقضی العهد و المیثاق۔

الکاف فی موضع نصب بدل من خبر کان۔

تقدیر: لاتکون منقضی العهد مثل التی نقضت غزلها من بعد قوۃ انکاثاً۔

مشبہ: پیمان توڑنے والے۔

مشبہ بہ: سوت کات کر توڑنے والی۔

وجہ الشبہ: خسران، محنت بیکار گئی بلکہ گناہ لازم ہو گیا۔

تم (عہد و پیمان باندھنے کے بعد) اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے بڑی محنت سے سوت کاتا پھر خود ہی اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ تم آپس کے معاملات میں اپنی قسموں کو مکروفریب کا ہتھیار بناتے ہو تاکہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے طاقت میں بڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ عہد و پیمان کے ذریعہ تمہاری آزمائش کرتا ہے۔ جن باتوں میں تمہارے اختلافات ہیں، اللہ تعالیٰ روز قیامت ان کی حقیقت آشکار کر دے گا۔

سورۃ الاسراء

❖ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا(اسراء: ۹۲۔ بنی اسرائیل:۱۷)

أو حرف عطف ہے۔ یہ اکثر و بیشتر دو یا دو سے زیادہ چیزوں میں سے کسی ایک چیز کو اختیار کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

ملحوظہ: اختیار و انتخاب کے لحاظ سے دو یا دو سے زیادہ اشیاء کا (کیفیت یا کمیت یا درجہ یا مرتبہ) کسی نہ کسی حیثیت سے عموماً ایک دوسرے کے برابر سمجھے جاتے ہیں۔

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

ما: مصدریہ۔

تقدیر: تسقط السماء اسقاطاً مثل مزعومک۔

مشبہ: إسقاط السماء کسفاً۔

مشبہ بہ: مزعومک أن یسقط اللہ السماء علی الکافرین۔

وجہ الشبہ: انزال العذاب۔

یا تم آسمان کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ہمارے اوپر اس طرح گرادو جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے۔

''زعمت'' کہ کفار غالباً اللہ کے اس قول کا حوالہ دے رہے ہیں جو سورہ سباء کی نویں آیت میں آیا ہے۔ یعنی إنشاء نخسف الأرض أو نسقط علیهم کسفا من السماء۔

کافر چونکہ قرآن کو اللہ کا کلام نہیں مانتے تھے اس لیے اللہ کے قول کو انہوں نے محمد ﷺ سے منسوب کیا تھا۔

تینوں آیتوں کا مفہوم کچھ اس طرح ہوگا:

کافر کہتے ہیں کہ اے محمد! ہم اس وقت تک تمہاری بات نہ مانیں گے جب تک تم زمین پھاڑ کر ہمارے لیے ایک نہر جاری نہ کردو، یہ نہیں تو تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو اور تم اس میں نہریں جاری کردو، یہ نہیں تو آسمان کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ہمارے اوپر اس طرح گرادو جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے، یا خدا اور فرشتوں کو رو در رو ہمارے سامنے لے آو، یا تمہارے لیے سونے کا ایک محل بن جائے، یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور اگر تم آسمان پر چڑھ بھی جاؤ تو ہم تمہارے چڑھنے کا اس وقت تک یقین نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے لیے ایک لکھی کتاب نہ اتار لاؤ جس کو ہم پڑھ سکیں۔ آپ ان سے کہئے! سبحان اللہ! میں نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا ہے۔ میں اس کے سوا اور کیا ہوں کہ میں ایک انسان ہوں اور پیغام حق لانے والا ہوں۔

سورة الكهف

❖ وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَآءَ لُوْا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوْا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوْا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا.(۱۹)

اس سورہ کی گیارھویں آیت ہے۔ فَضَرَبْنَا عَلٰى آذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَداً، پس غار میں کئی برسوں تک ہم نے ان کے کان دنیا کی طرف سے بند رکھے (ترجمان)۔

ہم نے انہیں اسی غار میں تھپک کر چند سال کے لیے گہری نیند سلا دیا (تفہیم)۔

ذلك إشارة إلى المصدر المفهوم من فضربنا على آذانهم فى الكهف سنين عدداً، اى جعلنا إنامتهم هذه المدة الطويلة آيةً، جعلنا بعثهم آيةً، مثل ما انمناهم على تلك النومة، كذلك بعثناهم إذكاراً بقدرتنا على الإنامة والبعث جميعًا۔

مشبہ: البعث، زندہ اٹھانا، طویل مدت تک سلائے رکھ کر بیدار کرنا، خدا کی قدرت۔

مشبہ بہ: نومة أصحاب الكهف إلى مدة طويلة، طویل نیند، برسوں سوتے رہنا، خدا کی قدرت۔

وجہ الشبہ: خدا کی قدرت کسی چیز کا اسباب عادیہ کے بغیر بھی ظاہر ہونا۔

جس طرح ہم نے انہیں ایک لمبی مدت تک سلائے رکھا تھا، اسی طرح ہم نے ان کو اٹھا بٹھایا۔ (ہم قادر مطلق ہیں)۔

❖ وَ كَذٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْا أَنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَّ أَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا، إِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوْا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا، رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ، قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰى

أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا(۲۱)

الکاف فی موضع نصب۔

تقدیر: اعثرنا علیھم مثل بعثھم بعد النومة الطویلة۔

ذلک إشارة إلی البعث۔

مشبہ: اعثار، واقف کرانا۔

مشبہ بہ: بعث بعد النومه الطویلة، لمبی مدت تک سلائے رکھنے کے بعد لوگوں پر واقف کرانا۔

وجہ الشبہ: بعث بعدالموت۔ مرنے کے بعد زندہ ہونا۔

آپ کہیئے! یہ تمہارے رب کی طرف سے حق ہے۔ اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کردے۔ ہم نے انکار کرنے والوں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس کی لپٹیں ان کو گھیرے ہوئے ہیں۔ وہاں وہ اگر پانی مانگیں گے تو ان کی پذیرائی ایسے پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو ان کا حلق بھون ڈالے گی۔ یہ پینے کی بدترین چیز ہے اور جہنم مل بیٹھنے کی بدترین جگہ ہے۔

❖ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ، وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا(٤٥)

الکاف فی موضع نصب لمفعول ثانی۔

اضرب: ای اضرب لھم مثل الحیاة الدنیا مثل ماء صفته کذا و کذا۔

مشبہ: مثل حیاة الدنیا، دنیاوی زندگی کی مثال۔

مشبہ بہ: ماء صفته کذا: پانی جس کا وصف یوں ہے۔ یا نبات ماء: محذوف مضاف۔

وجہ الشبہ: بے ثباتی، پائیدار نہ ہونا، عارضی ہونا، دوامی نہ ہونا۔

دنیاوی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے ہم نے اوپر سے پانی برسایا اور زمین کی روئیدگی اس سے مل کر ابھر آئی پھر یہ سوکھ کر چورا چورا ہوگئی اور بھس بن گئی۔۔ ہوا کے جھونکے اسے ادھر ادھر

اڑا کر منتشر کر رہے ہیں۔اور کون سی بات ہے جس کو کرنے پر اللہ قادر نہیں ہے۔

❖ وَعُرِضُوا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا، لَقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّنْ نَجْعَلَ لَكُمْ مَوْعِدًا(٤٨)

الكاف في محل نصب لمصدر محذوف أی مجيئاً مثل مجئ خلقكم ای حفاةً عراةً خالين من المال والولد۔

مشبہ: مجيء الناس يوم القيامة۔میدان محشر میں انسانوں کا اللہ کے سامنے حاضر ہونا۔

مشبہ بہ: انسانوں کی وہ حالت جو بوقت پیدائش ہوتی ہے ننگے منگے، بے حال ونادار۔

وجہ الشبہ: بے بسی۔

اور روز قیامت سب انسانوں کی صفیں تمہارے پروردگار کے سامنے پیش ہوں گی۔اس طرح پیش کیے جائیں گے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔اس طرح تمہیں آج ہمارے سامنے حاضر ہونا پڑا۔مگر تم نے خیال کیا تھا کہ ہم نے تمہارے لیے ہمارے یہاں حاضر ہونے کا کوئی وقت مقرر نہیں کیا تھا۔

❖ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا كَذٰلِكَ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا(سورہ الكهف:۸۸۔۸۹)

الكاف فی موضع رفع خبر لمبتداء محذوف۔

امر القوم التی كانت عند عين حمئة مثل ما قصصنا عليكم.

ذالک اشاره الی امرهم .ای حال القوم من البداءة.

مشبہ: حال القوم ۔مشبہ بہ: كونهم تحت الشمس ۔وجہ الشبہ: عدم الستر ۔

پھر ذوالقرنین نے تیاری کی اور پورب کی طرف نکلا۔یہاں تک کہ سورج نکلنے کی آخری حد تک پہنچ گیا۔اس نے دیکھا سورج ایک ایسے گروہ پر نکلتا ہے اس سے ہم نے ان کے لیے کوئی آڑ نہیں رکھی ہے۔ان کی حالت ایسی ہی تھی جیسی کہ بیان ہوئی اور جو کچھ ذوالقرنین کے پاس تھا اس کی ہمیں پوری پوری خبر ہے۔(ترجمان سے ماخوذ)

پھر ذوالقرنین نے (ایک ایسی مہم کی) تیاری کی یہاں تک کہ طلوع آفتاب کی حد تک جا پہنچا۔ وہاں اس نے دیکھا کہ سورج ایک ایسی قوم پر طلوع ہو رہا ہے جس کے لیے دھوپ سے بچنے کا کوئی سامان ہم نے نہیں کیا ہے، یہ حال تھا ان کا جیسا کہ ذکر ہوا۔ اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ تھا اسے ہم جانتے تھے۔ (تفہیم سے ماخوذ)

سورة مریم

❖ قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلَامٌ وَّکَانَتِ امْرَأَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا قَالَ کَذٰلِکَ قَالَ رَبُّکَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَکُ شَیْئًا (سورہ مریم:۸،۹)

(۱) الکاف مرفوع بالخبر، مبتداء محذوف۔

تقدیر: الامر مثل ما قلت ذالک اشارة الی قول زکریا۔

مشبہ: امر زکریا، زکریا علیہ السلام کو لڑکا ہونا۔ یعنی ان کا بوڑھا ہونا اور بیوی کا بانجھ ہونا۔

مشبہ بہ: قول اللہ تعالیٰ۔ وجہ الشبہ: قول حال کے مطابق جیسا، صداقت، تصدیق۔

ملحوظہ: پڑھنے میں کذلک پر وقف جائز۔

قال کذلک: قال اللہ تعالی۔

جب اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام کو صاحب اولاد ہونے کی خوش خبری دی تو زکریا علیہ السلام نے کہا، اے پروردگار! میرے یہاں لڑکا کس طرح ہو سکتا ہے؟ میری بیوی بانجھ ہو چکی ہے۔ اور میرا بڑھاپا دور تک پہنچ چکا ہے (میں بوڑھا ہو کر سوکھ چکا ہوں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ واقعہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا (مگر اس کے باوجود) تیرا پروردگار فرماتا ہے۔ تمہیں صاحب اولاد کرنا میرے لیے کوئی دشوار نہیں، میں نے اس سے پہلے خود تمہیں پیدا کیا درآں حالیکہ تمہاری ہستی کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔

(۲) الکاف فی موضع نصب لفعل محذوف۔ تقدیر: أفعل مثل ما طلبت۔

ذالک اشارۃ الی مطلوب ذکریا ۔

مشبہ:فعل اللہ۔مشبہ بہ:مطلوب ذکریا۔

وجہ الشبہ :بوڑھے مرد اور اس کی بیمار بیوی کا صاحب اولاد ہونا ،دعا اور اجابت میں آسانی۔

اللہ تعالی نے فرمایا ایسا ہی کرونگا جیسا تم چاہتے ہو،تمہارا پروردگار فرماتا ہے ۔تمہیں صاحب اولاد کرنا............الخ ۔

ملحوظہ:اس دوسری تخریج کی تائید اس سے پہلے والی آیت کے لفظ "نبشرک بغلام" سے ہوتی ہے۔

انتباہ:قال کذلک میں قال کا فاعل فرشتہ قرار دینا صحیح نہیں معلوم ہوتا کیونکہ قصد ذکریا علیہ السلام کے سیاق وسباق میں فرشتہ کا ذکر ظاہراً آیا اور نہ مضمراً۔آگے سیدہ مریم کے قصہ میں فرشتہ کا ذکر لفظوں میں ظاہر ہے۔

❖ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلَامٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ وَّ لِنَجْعَلَهٗ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا (سورہ مریم ۲۰/۲۱)

الکاف فی موضع رفع لمبتداء محذوف۔تقدیر: والأمر مثل ذلک۔

ذلک اشارۃ الی قول مریم او الی قول الملک ۔

(۱)فرشتہ نے کہا کہ واقعہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تم نے بیان کیا۔

(۲)فرشتہ نے کہا،میں ایسا ہی کہہ رہا ہوں جیسا کہ مجھ سے اللہ نے فرمایا۔

دوسری تخریج کے لحاظ سے الکاف فی موضع نصب۔مصدر محذوف کی صفت۔

مشبہ:قول،مریم کو لڑکا تولد ہونا۔اپنی حالت کا بیان کرنا۔

مشبہ بہ:قول اللہ۔وجہ الشبہ :قول اور واقعہ میں یکسانی۔مطابقت وصداقت۔

یہ بتقدیر اول اور بتقدیر دوم:

مشبہ :فرشتہ کا قول۔مشبہ بہ:اللہ کا قول۔وجہ الشبہ :دونوں قولوں کا ایک جیسا ہونا۔

فرشتہ نے مریمؑ سے کہا،میں تمہارے پروردگار کا فرستادہ ہوں اور اس لیے بھیجا گیا ہوں

کہ تمہیں ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔ مریمؑ نے کہا میرے لڑکا کس طرح ہوگا جب کہ (میرا نکاح نہیں ہوا) کسی مرد نے مجھے ہاتھ لگایا اور نہ میں کوئی بدکار ہوں؟ فرشتہ نے کہا۔ ہاں واقعہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تم نے بیان کیا۔ لیکن تمہارا پروردگار فرماتا ہے اسباب عادیہ کے بغیر بھی تمہیں لڑکا دینا میرے لیے دشوار نہیں ہے بلکہ آسان۔ اور ہم ایسا اس لیے کریں گے کہ اس لڑکے کو لوگوں کے لیے ایک نشانی۔ معجزہ۔ بنائیں اور اس میں میری رحمت ظاہر ہو اور یہ بات۔ بن باپ کے پیدا ہونا۔ ایسی ہے جیسے جس کا ہونا طے ہو چکا ہے۔

سورة طٰهٰ

❖ قَالُوْا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ (۸۷)

الكاف في موضع نصب. صفة لمصدر محذوف۔ اى إلقاءً مثل ذلك۔

ذلك إشارة إلى قذف الزينة۔

مشبہ: القاء السامری شیئاً۔ سامری کا زیور کے ڈھیر میں اپنی طرف سے بھی کچھ ڈال دینا۔

مشبہ بہ: قوم موسیٰ کا زیور ایک جگہ ڈھیر کر دینا یا ایک جگہ ڈال دینا۔

وجہ الشبہ: قوم موسیٰ کا اپنا اپنا سامان زینت اور سامری کا جو کچھ اس کے پاس تھا ایک جگہ ڈال دینا۔

جس طرح بنی اسرائیل نے اپنا سامان زینت ایک جگہ ڈال دیا اسی طرح سامری نے بھی اپنے پاس کا سامان زینت ڈال دیا۔

❖ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ (۹۶)

الكاف في موضع نصب۔

تقدیر: نبذت الشئ مثل ذلك۔

ذلک إشارة إلی نبذه من اثر الرسول: اثر رسول سے کچھ ترک کر دینا۔

مشبہ: تسویل نفسی: دل غریب بات، جی کا سمجھانا۔

مشبہ بہ: اثر رسول سے کچھ پھینک دینا، ترک کر دینا۔

وجہ الشبہ: جی کا سجھانا اور اس پر عمل کرنا۔ خیال وعمل میں ایک جیسا ہونا، دونوں میں یکسانی۔

سامری نے کہا، میں نے وہ بات دیکھ لی تھی جو اوروں نے نہیں دیکھی۔ اس لیے اللہ کے رسول کی پیروی میں جو کچھ حصہ لیا تھا وہ چھوڑ دیا (کیا کہوں) میرے جی نے ایسی ہی بات مجھے سجھائی جیسا کہ میں نے کہا (ترجمان سے ماخوذ)۔

❖ إِنَّمَا إِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ لَا إِلٰهَ إِلَّاهُوَ وَسِعَ كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا، كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَآءِ مَاقَدْ سَبَقَ وَقَدْ اٰتَيْنَاكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا (۹۸،۹۹)

الکاف فی موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: نقص علیک القصة مثل ماقصصنا من قصة موسیٰ۔

ذلک إشارة إلی قوله تعالیٰ: هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى: آیت: ۹ میں: نقص علیک من انباء الرمل مثل انباء موسیٰ۔

مشبہ: نباءً من انباء ما قد سبق، پچھلے نبیوں اور رسولوں کے واقعات۔

مشبہ بہ: نبا موسی، حدیث موسیٰ۔

وجہ الشبہ: موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے رسولوں کی سرگذشت سے باخبر کرنا: ذکرهم تمہیں تم سے پہلے گذرے ہوئے نبیوں کی سرگذشت اسی طرح سنائیں گے جس طرح کہ ہم نے تمہیں موسیٰ نبی کا قصہ سنایا۔

❖ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَّلَاهَضْمًا، وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا (۱۱۲،۱۱۳)

انزلنا کی ضمیر منعولی کا مرجع ذکر۔ مراد قصہ موسیٰ اور اس کے بعد والی آیتوں میں جو کچھ

بیان کیا گیا۔

الکاف:معطوف علی کذلک نقص علیک۔منصوب لمصدر محذوف۔

تقدیر: وانزلنا علیک مثل ما انزلنا علی الأنبیاء من قبلک۔

ذٰلک إشارة إلی ما ذکره من الوعد والوعید ویوم القیامة وغیرها۔

پیام،سرمایۂ نصیحت۔

مشبہ:ذکر: پیام۔مشبہ بہ:قصۂ موسیٰ اور اس کے بعد جو کچھ کہا گیا۔

وجہ الشبہ:نصیحت:وعدووعید۔

جس طرح ہم نے اپنا پیغام تم سے پہلے موسیٰ اور دوسرے انبیاء پر نازل کیا تھا اسی طرح اب تم پر اپنا جامع پیغام عربی زبان میں نازل کیا اور مختلف طریقوں سے اعمال کے نتیجوں کی خبر دے دی تا کہ لوگ گمراہی سے بچیں اور ان میں اس کے ذریعہ اثر پذیری کی روشنی نمودار ہو جائے۔

❖ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيٓ أَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا، قَالَ كَذٰلِكَ أَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى، وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقٰى(۱۲۵،۱۲۶،۱۲۷)

کذلک کے بعد کنت۔معنی محذوف ہے۔یعنی۔تو دنیا میں بھی اندھوں جیسا تھا۔

الکاف فی موضع نصب۔أی حشرنا حشراً مثل ذلک۔

ذلک إشارة إلی اعراض الکافر عن ذکر الله۔

مشبہ:اللہ کے ذکر سے اعراض کرنے والے کا اندھا اٹھایا جانا۔

مشبہ بہ:انسان کا اللہ کے ذکر کو نظر انداز کرنا،ذکر کی طرف سے انجان بن جانا۔

وجہ الشبہ:نابینائی۔

جس طرح تو دنیا میں ہمارے ذکر کی طرف سے اندھا بنا رہا،اسی طرح آج تجھے اندھا اٹھایا گیا۔

کذلک الیوم تنسی۔

الكاف معطوف علی کذلک۔

تقدیر:فعلنا مثل عملک او جزیناک جزاءً مثل عملک۔

مشبہ : اللہ کی آیتوں کو بھلا دینا، ترک کر دینا۔ اغماص و إعراض برتنے والے کا یوم جزاء نظر انداز کر دیا جانا۔

مشبہ بہ: انسان کا اللہ کی آیتوں کو نظر انداز کرنا۔

وجہ الشبہ :اعراض، بے توجہی۔

جس طرح تو ہماری آیتوں کو نظر انداز کرتا رہا ہے اسی طرح آج یوم حشر تجھے نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

کذلک معطوف علی کذلک الیوم تنسی لفظًا و إعرابا۔

مشبہ: حد سے گذرنے اور اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان نہ لانے والے کی سزا۔

مشبہ بہ: کافر کا اندھا اٹھنا اور اس سے یوم آخرت بے توجہی کیا جانا یا بھلا دیا جانا۔

وجہ الشبہ : بے ایمانی کی سزا۔

جس طرح ہمارے ذکر سے بے رخی برتنے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہنے والوں کی سزا ہوگی اسی طرح کی سزا ہم حد سے گذرنے اور اپنے پروردگار کی نشانیوں پر ایمان نہ لانے والے کو دیں گے۔ رہا آخرت کا عذاب سو وہ اس سے زیادہ سخت اور دیر پا ہوگا۔

سورة الأنبياء

❖ بَلْ قَالُوْا اَضْغَاثُ أَحْلَامٍ مبَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَاتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ(٥)

(ا)الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر:فلياتنا باٰية اتياناً مثل اتيان الرسل بالأيات قبلك۔ (مامصدریہ)

مشبہ: محمد ﷺ کا نشانی لانا۔

مشبہ بہ: گذرے ہوئے رسول جیسی نشانیاں لائے تھے۔

وجہ الشبہ: نشانی لانا۔

کافروں نے کہا، یہ قرآن پراگندہ خواب ہے۔ بلکہ یہ محمد ﷺ کی من گھڑت ہے۔ بلکہ یہ شخص شاعر ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو یہ ہمارے یہاں کوئی ایسی نشانی لائے جیسی نشانیاں پرانے زمانے کے پیغمبروں کو دے کر بھیجی گئی تھیں۔

(۲) الکاف فی موضع نصب لمصدر محذوف۔

تقدیر: فلیاتنا بایۃ مثل آیۃ ارسال الأولین۔

ما: مصدریہ۔

مشبہ: محمد ﷺ کی رسالت کی نشانی۔

مشبہ بہ: پچھلے رسولوں کی رسالت کی نشانی۔

وجہ الشبہ: رسالت کی نشانی۔

......اگر ایسا نہیں ہے تو یہ ہمارے یہاں اپنی پیمبری کی کوئی نہ کوئی نشانی لائے جیسے پرانے زمانے کے پیغمبروں کو پیغمبری کی کوئی نشانی دے کر بھیجا گیا تھا۔

انتباہ: پہلی تعریب میں خصوصیت ہے، یعنی پچھلے انبیاء جو معجزے لائے تھے ان معجزوں سے ملتا جلتا کوئی معجزہ۔

دوسری تعریب میں عمومیت ہے۔ یعنی پچھلے رسولوں کو ان کی رسالت کی کوئی نہ کوئی نشانی دے کر بھیجا گیا تھا۔ محمد ﷺ کی بھی کوئی نہ کوئی نشانی ہونی چاہئے۔ خواہ وہ پچھلے رسولوں کی لائی ہوئی نشانیوں جیسی ہو یا نہ ہو۔ واللہ اعلم۔

❖ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّيْ إِلٰهٌ مِنْ دُوْنِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِيْنَ (۲۹)

الکاف فی موضع نصب صفۃ لمصدر محذوف۔

تقدیر: نجزی الظالم جزاءً مثل ذلک۔

ذلک إشارۃ إلی المشرک، المفہوم من "انی إلٰہ.........الخ"۔

مشبہ: جزاء الظالمین، ظالموں کو ان کے ظلم کا بدلہ۔

مشبہ بہ: جزاء المشرک، مشرکوں کوان کے شرک کا بدلہ۔

وجہ الشبہ :بدلہ، ایمان کے مطابق، ایمان وعمل کے مطابق۔

اگر کوئی انسان یہ کہے کہ اللہ کے سوا میں بھی ایک الہ ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے۔ ظالموں کوان کے ظلم کا ایسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسا بدلہ مشرکوں کو دیا جاتا ہے۔

❖ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ(۸۹)

الكاف في موضع نصب، صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: نجزی المؤمنين نجاءً مثل نجاء ذی النون۔

ذلک إشارة إلى نجاء ذی النون۔

مشبہ: مؤمنوں کی نجات۔

مشبہ بہ: ذوالنون کی نجات۔ وجہ الشبہ :نجات۔

ہم ایمان لانے والوں کو اسی طرح نجات دیں گے جس طرح کہ ہم نے ذوالنون کو اس کے غم سے نجات دی۔

❖ يَوْمَ نَطْوِى السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ، كَمَا بَدَاْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا، إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ(۱۰٤)

الكاف في موضع نصب، صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: يوم نطوى السماء طياً مثل طيّ السجل۔

مشبہ: طی السماء، آسمان کو لپیٹنا۔

مشبہ بہ: طومار: (کاغذ یا ورق) لپیٹنا۔ وجہ الشبہ: لپیٹنا، تہہ کرنا۔

روز قیامت ہم آسمان کو اسی طرح لپیٹ دیں گے جس طرح بہی کھاتوں (یا نامہ و پیام کے کاغذ) کے اوراق لپیٹے جاتے ہیں۔

كما بدانا.................الخ۔

ما مصدرية في موضع خبر : البداء۔

۱-الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: نعيد أول خلق إعادة مثل بدائناله أول مرة۔

مشبہ: اعادۂ خلق، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا۔

مشبہ بہ: پیدائش سے پہلے نیست سے ہست کرنا۔

وجہ الشبہ: پیدا کرنا، نیست سے ہست کرنا، خلقت۔

ہم نے جس طرح پہلے پیدائش شروع کی تھی اسی طرح ہم پھر اس کا اعادہ کریں گے۔ اس وعدہ کا پورا کرنا ہم پر ہے اور ہم پورا کر کے ہی رہیں گے۔

۲-ويجوز أن يكون حالا......۔

الكاف في موضع حال. ذو الحال مفعول نعيده۔

تقدیر: نعيده مماثلا الذى بدأنا. نعيد الخلق والحال أنه مماثل للذى بدأنا۔

سورة الحج

❖ مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيْظُ، وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَّ أَنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يُّرِيْدُ(۱۵،۱٦)

الكاف في موضع نصب، صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: انزلنا القرآن انزالاً مثل انزال هذه الأيات۔

ذلك إشارة إلى معنى المفهوم من، من كان يظن ...... الخ، واسلوبه الخطابى. اى الاستفهام الانكارى۔

واو معطوف على من كان يظن......الخ۔

مشبہ: نزول القرآن بياناً۔

مشبہ بہ: جس طرح پندرہویں آیت میں واضح اور کھلی ہوئی روشن دلیل کا اظہار ہے۔

وجہ الشبہ: **عدم التفاوت بین الآیات**، آیتوں میں اختلاف نہ ہونا، سب کا صاف اور واضح ہونا۔

اور ہم نے قرآن ایسی ہی کھلی کھلی باتوں کے ساتھ روشن دلیلوں کی شکل میں نازل کیا ہے جیسی اس آیت سے پہلے کی آیت۔ آیتوں کو اتارا ہے اور ہدایت تو اللہ جس کو چاہتا ہے اس کو دیتا ہے۔

جو شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ اللہ دنیا و آخرت میں اس کی کوئی مدد نہیں کرے گا سو وہ اپنے گھر کی چھت سے رسّی لٹکائے اور خودکشی کرلے اور دیکھ لے، آیا اس کی کوئی تدبیر اللہ کے کسی فیصلے کو بدل سکتی ہے جو اس کو ناگوار ہے (وہ بڑی سے بڑی تدبیر کر دیکھے جو وہ کرسکتا ہے کہ آیا اللہ کے سوا کوئی اور اس کی مدد کرسکتا ہے۔ کوئی نہیں کرسکتا)۔

❖ **وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ، فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنَا هَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (٣٦)**

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: **مثل ذلك التسخير سخرناها لكم۔**

ذلك إشارة إلى جعل البدن من شعائر الله۔

مشبہ: جانوروں کو انسان کے تابع بنانا، اللہ کا قانون تکوین۔

مشبہ بہ: قربانی کے جانوروں کا اللہ کی عبادت کی نشانی ہونا اور اللہ کا قانون تشریعی۔

وجہ الشبہ: اللہ کا حکم۔

قربانی کے اونٹوں کو ہم نے ان چیزوں میں شامل کیا ہے جو تمہارے لیے۔ مسلموں، مؤمنوں کے لیے۔ اللہ کی عبادت کی نشانیوں میں سے ہیں۔ ان میں تمہارے لیے بھلائی ہے۔ تمہیں چاہئے کہ ان قربانی کے اونٹوں کو قطار میں کھڑا کرکے ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام یاد کریں۔ پھر جب وہ کسی پہلو میں گر پڑیں (ان کی جان نکل جائے) تو ان کے گوشت سے خود بھی

کھائیں، قناعت پسندوں اور ناداروں کو بھی کھلائیں۔

جس طرح قربانی کے اونٹوں کو اللہ نے اپنی عبادت کی نشانیوں میں شامل کیا ہے اسی طرح اس نے جانوروں کو تمہارے تابع بنایا تا کہ تم اس کے شکر گذار رہو۔

❖ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ (٣٧)

کاف کا اعراب اور ذلک کا مشار الیہ حسب سابق۔

مشبہ مشبہ بہ اور وجہ الشبہ بھی حسب سابق۔

قربانیوں کے گوشت اللہ تک پہنچتے ہیں اور نہ ان کا خون پہنچتا ہے۔ مگر اس کی جناب میں تمہارا تقویٰ ضرور پہونچتا ہے۔ اس نے جانوروں کو اسی طرح تمہارے تابع بنایا ہے جس طرح تم ۔مسلموں اور مؤمنوں۔ کو یہ حکم دیا کہ اس کی راہ نمائی پر اس کی برتری مانو، اسی کے نام کا آوازہ بلند کرو۔

اے نبی آپ ﷺ! آپ اچھے کام کرنے والے کو خوشخبری دے دو کہ اللہ ان کے اعمال پسند کرے گا۔

ملحوظہ: ۳۶ ویں آیت میں جانوروں کو تابع بنانے کا ایک مقصد مسلموں کو شکر گزاری کا حکم دینا اور ۳۷ ویں آیت میں اللہ کے بول کو بالا کرنے کا حکم دینا ہے۔ والعلم عند اللہ الخبیر۔

سورۃ النور

❖ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ، فِيْهَا مِصْبَاحٌ، اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ، اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ، يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ، وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ، نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ، يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ، وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (۳۵)

کمشکاۃ:

الکاف فی موضع رفع خبر مبتداء۔

تقدیر: مثل نورہ مثل مشکاۃ۔

مشبہ: اللہ کا نور۔ مشبہ بہ: چراغ رکھا ہوا، مصباح۔ وجہ الشبہ: اجالا، روشنی۔

کأنها:

الکاف فی موضع رفع مبتداء۔

مشبہ: الزجاجۃ، چراغ۔ مشبہ بہ: کوکب، ستارہ۔ وجہ الشبہ: نور، چمک۔

اللہ کی ہستی آسمان اور زمین کی روشنی ہے۔ اس کی روشنی کی مثال ایسی سمجھیے جیسے ایک قندیل ہے۔ قندیل میں چراغ۔ چراغ شیشے کے کنول میں۔ شیشہ کا کنول اس درجہ صاف وشفاف جیسے ایک چمکتا ہوا ستارہ۔ زیتون کے مبارک درخت کے تیل سے اسے روشن کیا گیا۔ اس کی روشنی نہ تو پورب کے رخ ہوتی ہے اور نہ پچھم کی طرف، تیل کی صفائی کا یہ حال ہے کہ اگر آگ نہ چھوئے جب بھی معلوم ہو آپ ہی آپ روشن ہو جائے گا۔ گویا ایک روشنی میں دوسری روشنی ہوئی۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی روشنی کی راہ پر لگا دیتا ہے اور وہ لوگوں کے سمجھنے بوجھنے کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔ (اس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ ترجمان)۔

❖ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً، حَتّٰى إِذَا جَآءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهُ فَوَفّٰهُ حِسَابَهُ، وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ، (۳۹)

الکاف فی موضع رفع خبر لمبتداء وهو أعمال الکافرین مثل السراب۔

مشبہ: کافروں کے عمل۔ مشبہ بہ: سراب۔ وجہ الشبہ: بے حقیقی، نظر فریبی۔

اور جنہوں نے کفر کیا ان کے کام ایسے ہی ہیں جیسے ریگستان میں سراب کا، پیاسا اسے دیکھ کر اس کی طرف دوڑے مگر جب وہاں پہونچے تو کچھ بھی نہ پائے۔ البتہ اس نے وہاں اللہ کو موجود پایا۔ جو اس کے کیے کرائے کا پورا حساب چکا دیتا ہے۔ اور اللہ تو حساب چکانے میں دیری

نہیں کرتا۔

❖ أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ، ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ، إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُورًا فَمَالَهُ مِنْ نُّورٍ (٤٠)

الکاف معطوف علی الکاف فی کسراب۔

یہاں "ذی، صاحب" محذوف ہے۔

تقدیر: مثل اعمال الکافرین مثل اعمال ذی الظالمات۔

اخراج کی ضمیر کا مرجع ذو ظلمات۔

مشبہ: کافروں کا عمل۔ مشبہ بہ: انتہائی سخت تاریکی میں ہونے والا عمل۔

وجہ الشبہ: گمراہی، بے سود کوشش۔

یا پھر کافروں کے اعمال ایسے ہیں جیسے گہرے سمندر کا اندھیارا۔ اور سمندر کو لہروں نے ڈھانک رکھا ہے۔ ایک لہر پر دوسرے لہر اور لہروں کے اوپر بادل چھایا ہوا ہے۔ تاریکیاں ہی تاریکیاں، ایک تاریکی پر دوسری تاریکی۔ کہ اس تاریکی میں ایک آدمی اپنا ہاتھ نکالے تو اس کو خود اپنا ہاتھ غالباً دکھائی نہ دے۔ (اگر انتہائی شدید تاریکی میں کوئی اپنا راستہ نکالنا چاہے تو اس کی یہ کوشش یقیناً رائیگاں جائے گی)۔ اور اللہ جس کسی کو روشنی نہیں دکھاتا تو پھر اس کے لیے روشنی سے کیا حصہ مل سکتا ہے۔

انتباہ: اگر ظلمات سے ذوالظلمات نہ سمجھا جائے تو پھر بقول بیہقی "کفر" بھی عمل ہی کی ایک شکل قرار پائے گی اور کہا جائے گا کہ ۳۹ ویں آیت میں کافروں کے کام کی مثال دی۔ اور چالیسویں آیت میں کفر کی مثال۔ اور ضمیر کا مرجع "من" محذوف ہوگا۔ یہ تخریج تکلف پر مبنی ہے۔ صاف بات معلوم ہوتی ہے کہ پہلی آیت میں روز قیامت کافروں کے اعمال کی بے وزنی اور دوسری آیت میں اس دنیاوی بے ہدایت عمل کی تشبیہ ہے۔ واللہ اعلم۔

❖ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِیْ ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا، يَعْبُدُوْنَنِیْ لَايُشْرِكُوْنَ بِیْ شَيْئًا، وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُوْلٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ (۵۵)

الکاف فی موضع نصب. ما مصدریة: استخلاف۔

تقدیر: یستخلفنهم فی الارض مثل استخلاف الذین من قبلهم۔

مشبہ: ایمان لانے اور صالح عمل کرنے والوں کو زمین میں خلافت کا دیا جانا۔

مشبہ بہ: زمانہ سابق میں ایمان لانے اور صالح عمل کرنے والوں کو خلافتِ ارض۔

وجہ الشبہ: زمین کی خلافت۔

تم میں جو لوگ ایمان لائے اور ان کے عمل بھی اچھے ہوں ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ اللہ اپنی زمین کی خلافت عطا کرے گا۔ اس طرح جس طرح وہ ان لوگوں کو عطا کر چکا ہے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں۔ نیز ایسا بھی ضرور ہونے والا ہے کہ ان کے دین کو جسے ان کے لیے پسند کر لیا گیا ہے۔ ان کے لیے اچھی طرح جما دے اور خوف و خطر کی زندگی کو امن و امان کی زندگی سے بدل دے۔ وہ بے خوف و خطر میری بندگی میں رہیں گے۔ اور میرے ساتھ کسی ہستی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ پھر جو کوئی اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو وہ ایسے ہی لوگ ہیں جو نافرمان ہوئے۔

❖ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ط مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ، ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ، لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَعْضٍ، كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (۵۸)

الکاف فی موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: بینا الآیات تبییناً۔

ذلک إشارة إلی بیان حکم الاذن۔

مشبہ: آیات، احکام کا واضح ہونا۔ مشبہ بہ: بیان حکم الاذن وغیرہ۔

وجہ الشبہ: کھلا کھلا، صاف واضح ہونا۔ ابہام نہ ہونا۔

اے لوگو، جو ایمان لا چکے ہو! تمہارے زیر دست اور تمہارے وہ بچے جو ابھی عقل کی حد تک نہیں پہونچے ہیں۔ ان پر لازم ہے کہ وہ تین اوقات میں تمہارے پاس تمہاری اجازت لے کر آئیں۔ صبح کی نماز سے پہلے اور دوپہر کو جب کہ تم کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد۔ یہ تین وقت تمہارے لیے پردے کے وقت ہیں۔ ان وقتوں کے سوا باقی وقتوں میں وہ تمہارے پاس بلا اجازت آئیں تو نہ ان پر کچھ گناہ ہے اور نہ تم پر۔ تمہیں ایک دوسرے کے پاس بار بار آنا ہوتا ہی رہتا ہے۔ اللہ اسی طرح اپنے احکام کھول کھول کر بیان کر دیتا ہے جیسا کہ (اجازت و پردہ کا) بیان ہوا۔ اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

❖ وَ إِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ اٰيَاتِهِ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ............ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰى أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ اٰبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا، فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلٰى أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً، كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمُ الْاٰيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ،(۵۹ تا ۶۱)

كما استاذن:

الكاف فى موضع نصب خبر لمبتداء۔

تقدیر: استاذن مثل استاذن من قبلهم۔

مشبہ: اطفال و بلوغ کو پہونچنے والوں کو اجازت لینا۔

مشبہ بہ: ان سے پہلے والے جس طرح اجازت لیے۔ وجہ الشبہ: اجازت لینا۔

کذلک یبین: (دونوں جگہ)۔

کاف کا موضع اعراب حسب سابق۔ اور ذلک کا مشار الیہ: "الأکل و احکامہ"۔

مشبہ: احکام کا واضح ہونا۔

مشبہ بہ: کھانے کے احکام، کس کس کے پاس بغیر اجازت کھانا کھایا جا سکتا ہے۔

وجہ الشبہ: احکام کا صاف و صریح ہونا۔

کوئی حرج نہیں اگر کوئی اندھا یا لنگڑا یا مریض (کسی کے گھر سے کھالے) اور نہ تمہارے اوپر اس میں کوئی مضائقہ ہے کہ اپنے گھروں سے کھاؤ یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماں نانی کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی کنجیاں تمہاری سپردگی میں ہوں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے، اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ تم لوگ مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔ البتہ جب گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں کو سلام کیا کرو۔ دعائے خیر اللہ کی طرف سے مقرر فرمائی ہوئی بڑی بابرکت اور پاکیزہ ہے۔ (تفہیم)۔

اللہ اسی طرح اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ جیسا کہ (کھانے کے احکام) بیان ہوئے۔ تا کہ تم سمجھو بوجھو۔

❖ لَاتَجْعَلُوْآ دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا، قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهِ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ(٦٣)

الکاف فی موضع نصب مفعول ثانی. جعل۔

تقدیر: لاتجعلوا دعاء الرسول مثل دعاء بعضکم۔

مشبہ: دعاء الرسول، رسول اللہ ﷺ کو بلانا۔

مشبہ بہ: دعاء بعضکم، آپس میں ایک دوسرے کو بلانا۔ وجہ الشبہ: دعاء: بلانا۔

(۱) دعا: المصدر مضاف إلى الفاعل ای لاتجعلوا دعاءه ایاکم۔

اے مؤمنو! رسول تم کو بلائے تو اس کے بلاوے کو آپس میں ایک دوسرے کے بلاوے جیسا نہ سمجھو بلکہ اس کے بلاوے کو حکم سمجھو اور اطاعت کرو۔

۲- المصدر مضاف إلى المفعول۔

اے مؤمنو! رسول کو بلاؤ تو اس طرح نہ بلاؤ جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ (رسول اللہ کو ادب کرو احترام سے بلاؤ)۔

جب رسول تم میں سے کسی کو بلائے تو ان کے بلانے کو آپس میں ایسی معمولی بات نہ سمجھ لو جیسے تم میں سے ایک آدمی دوسرے کو بلایا کرتا ہے۔ اللہ ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے جو مجمع سے چپکے سے کھسک کر نکل جاتے ہیں۔ رسول کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو ان پر کوئی آفت آپڑے یا دردناک عذاب سے دوچار ہوں۔

سورة الفرقان

❖ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَارَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا، وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا، (۳۰، ۳۱)

الکاف فی موضع نصب مفعول ثانی "جعل"۔

تقدیر: جعلنا عدواً لکل نبی مثل ذلک العدو۔

ذلک: إشارة إلى اتخاذ العرب القرآن مهجوراً۔

مشبہ: ہر نبی کے لیے ایک دشمن ہونا۔

مشبہ بہ: قوم کا قرآن سے دشمنی کرنا۔ اس سے بے پروائی کرنا۔ وجہ الشبہ: سچائی کے دشمن۔

رسول کہے گا، اے میرے پروردگار! میری قوم کے لوگوں نے اس قرآن کو اپنی ہنسی ٹھٹھے کا

نشانہ بنایا ہے۔(یا یہ کہ قرآن سے بالکل بے رخی برتی) خدا فرمائے گا۔اے نبی! ہم نے بھی اسی طرح مجرموں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے جیسا کہ ہم نے تمہاری قوم (کفار) کو دشمن بنایا جو قرآن کا مذاق اڑا رہی ہے۔تمہارا پروردگار تمہاری راہ نمائی اور تمہاری مدد کے لیے کافی ہے۔

وقرانًا فرقناه لتقرأ على الناس على مكث ونزلناه تنزيلا(١٤ الاسراء، ١٠٦)۔

❖ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا، وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا(٣٢،٣٣)

عانقہ: سابق پر وقف ہو تو لاحق پر نہیں ہو سکتا اور لاحق پر ہو تو سابق پر نہیں۔

سابق پر وقف کے لحاظ سے:

(۱)الكاف في موضع نصب لمصدر محذوف او منصوب على الحال، قرآن ذو الحال۔

تقدیر: انزلنا القرآن انزالا مفرقاً أو انزال القرآن مفرّقاً۔

ذلک إشاره إلى المصدر، المفهوم من قول الكافرين يعنى انزالِ القرآن مفرقاً۔

ذلک کا مشارٌ اِلیہ لفظوں میں مذکور نہیں ہے۔لام سببیہ تعلیلیہ۔

مشبہ: قرآن کا چتہ چتہ اترنا، وقفہ وقفہ سے اترنا۔

مشبہ بہ: کافروں کا یہ کہنا کہ قرآن چتہ چتہ اترتا ہے۔وجہ الشبہ: وقفہ وقفہ سے اترنا۔

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ کہتے ہیں، اس شخص پر سارا قرآن ایک ہی وقت میں سب کا سب کیوں نہیں اتار دیا گیا۔اس کا جواب دیا گیا: ہاں ہم نے قرآن کو اسی طرح چتہ چتہ مفرقا نازل کیا ہے جیسا کہ تم کہتے ہو اور یہ اس لیے کہ اے نبی! ہم آپ کے دل کو قوی رکھیں، آپ اس پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر اسی لیے اتارا ہے۔

بنی اسرائیل/وقرانًا فرقناه. لتقرأه على الناس على مكث ونزلناه تنزيلا۔

(۲)لاحق بر وقت کے لحاظ سے۔یعنی کذلک میں کافروں کا قول ہے۔

اس صورت میں لام سببیہ نہیں بلکہ لام قسم ہو گا۔مکسور ہونے کی وجہ سے نون ساقط ہو گیا۔

تقدیر: وﷲ لنثبت فوادک۔ اور یہ کہ مشار الیہ یہاں بھی ظاہر نہیں بلکہ مقدر مانا جائے گا۔
اس تخریج کے اعتبار سے بھی ارکان تشبیہ حسب سابق رہیں گے۔ البتہ معنی کچھ اس طرح ہوں گے۔

کافر کہتے ہیں کہ اس شخص پر سارا قرآن یکبارگی کیوں نہیں اتارا گیا۔ یہ تو ایسا ہی اترتا ہے جیسا کہ ہمارا خیال ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص وقفہ وقفہ سے یہ باتیں اپنے دل سے بیان کرتا ہے۔ اس کے جواب میں اللہ فرماتا ہے۔ کافر خواہ کچھ کہیں ہم وقفہ وقفہ سے قرآن نازل کر کے اس کو یقیناً تمہارے دلنشیں کرتے رہیں گے۔

یہ کہنے والے کافروں کو شاید یہ وہم تھا کہ سابقہ آسمانی کتابیں دفعۃً واحدۃً اتری ہیں یہ دوسری تخریج خواہ غلط نہ سہی تاہم بعید از صواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

سورۃ الشعراء

❖ فَأَخْرَجْنَاهُمْ مِنْ جَنَّاتٍ وَّعُيُوْنٍ، وَّكُنُوْزٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ، كَذٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرَائِيْلَ(۵۷،۵۸،۵۹)

الكاف في موضع رفع خبر لمبتداء محذوف۔

تقدیر: الأمر مثل ذلک۔

ذلک إشارة إلى اخراج فرعون وملإه۔

کذلک پر وقف مطلق۔

هم: فرعون اور اس کے مصاحب۔ اورثناها۔ ضمیر مونث کا مرجع فلسطین، **مفهوم من السياق۔**

مشبہ: واقعہ۔ مشبہ بہ: فرعون اور اس کے مصاحبوں کا اپنی اپنی رہائش گاہوں سے نکلنا۔

وجہ الشبہ: نکلنا۔

اخراج سے مراد فرعونیوں کا بنو اسرائیل کا پیچھا کرنے کے لیے اپنی اپنی قیام گاہوں سے نکلنا ہے۔ ہم فرعون اور اس کے ساتھیوں کو ان کے باغوں اور نہروں اور خزانوں اور بہترین قیام

گاہوں سے باہر سمندر کے کنارے لے آئے۔ یہ واقعہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ بیان ہوا۔ یہ معاملہ تو آل فرعون کے ساتھ ہوا اور دوسری طرف بنو اسرائیل کو ہم نے فلسطین کا وارث بنایا۔

❖ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَ نَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ (٧٤)

الکاف منصوب بفعل یفعلون: یفعلون مثل ذلک۔

ذلک إشارة إلی عبادة الاصنام۔

مشبہ: عبادت قوم ابراہیم۔ مشبہ بہ: عبادت آباء قوم ابراہیم۔

وجہ الشبہ: عبادت اصنام۔ ہم نے اپنے آباء واجداد کو ایسا ہی کرتے پایا جیسا کہ اب ہم کر رہے ہیں۔

❖ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ، فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ، كَذٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ. (١٩٨، ١٩٩، ٢٠٠)

سورہ حجر کی بارہویں آیت سے مقابلہ کیجئے۔

الکاف فی موضع نصب۔

تقدیر: سلکنا سلوکا مثل ذلک۔

ذلک إشارة إلی المصدر المفهوم من ما کانوا به مؤمنون یعنی انکار الوحی۔

مشبہ: سلک الانکار فی قلوب المجرین: اللہ کی مشیت۔

مشبہ بہ: انکار الکافرین: کافروں کا انکار۔ وجہ الشبہ: انکار۔

مشبہ بہ: بالقرآن. سلکنا: سلکنا الإنکار فی قلوب المجرمین۔

اگر ہم یہ قرآن کسی غیر عرب پر اتارتے اور وہ ان کافروں کو پڑھ کر سناتا، تب بھی وہ اس قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔ (اپنے کفر پر اڑے رہتے)۔

چنانچہ ہم نے اسی طرح (شدت واصرار کے ساتھ) اس ایمان نہ لانے کو ان نافرمانوں کے دلوں میں ڈال رکھا ہے۔ جس طرح وہ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں۔ کافر تو اس وقت تک قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

سورة النمل

❖ وَأَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ يُعَقِّبْ يٰمُوْسٰى لَاتَخَفْ إِنِّىْ لَايَخَافُ لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ(۱۰)

الكاف منصوب علی الحال. عصا ذو الحال۔

تقدیر:فلما رأ موسی العصا تهتز مشبهةً جانًا ولیٰ مدبرا۔عصامؤنث سماعی ہے۔

مشبہ:عصا۔مشبہ بہ:جان،سانپ۔وجہ الشبہ:اہتزاز۔لپکنا،جھومنا۔

جب موسیٰ نے اپنے عصا (لاٹھی) کو دیکھا کہ وہ اس طرح حرکت کر رہا ہے جس طرح نیم چھپا سانپ حرکت کرتا ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔

❖ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوْكَ إِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً أَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ،(۳٤)

کاف کے اعراب کے دو احتمال۔

(۱) و كذلك يفعلون اگر اللہ کا قول ہے تو:

الكاف فی موضع رفع خبر لمبتداء محذوف۔

تقدیر:الأمر مثل ماقالت ملكة سباء۔

ذلك إشارة إلى ما قالت ملكة سباء۔

مشبہ:افساد الملوك:بادشاہوں کا بستیوں کو تباہ کرنا۔

مشبہ بہ:ما قالت ملكة سباء: جس تباہی کا ذکر ملکہ سباء نے کیا۔ وجہ الشبہ: صحت، صداقت،قول وفعل میں مطابقت۔

ملکہ سباء نے کہا:بادشاہ جب کسی بستی میں جبراً داخل ہوئے ہیں تو اس کو تہہ و بالا کر دیا ہے اور اس میں رہنے والوں میں سے صاحب عزت افراد کو ذلیل وخوار کر دیا (پچھلے بادشاہوں کے حالات سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے) اللہ فرماتا ہے وہ ایسا ہی کرتے ہیں جیسا کہ ملکہ سباء نے کہا۔

(۲) اور اگر وكذلك يفعلون ملکہ سباء کا قول ہے تو:

الكاف في موضع نصب۔

تقدیر: يفعلون الفعل مثل هذا الفعل وهو الافساد۔

......ذلیل وخوار کردیئے اور یہ کبھی نہیں بلکہ بادشاہ ایسا ہی کرتے ہیں جیسا کہ میں نے خبردی۔

❖ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِيْ أَمْ تَكُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ لَايَهْتَدُوْنَ، فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ أَهٰكَذَا عَرْشُكِ، قَالَتْ، كَأَنَّهُ هُوَ، وَأُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ،(٤١،٤٢)

أهاكَ ذا: ها في موضع رفع مبتداء، كاف في موضع خبر۔

تقدیر: أهو مثل ذا؟۔

مشبہ: ھا۔تخت۔مشبہ بہ: ذا: ملکہ سباء کا تخت۔وجہ الشبہ: مشکل۔

سوال سے ظاہر ہے کہ حقیقت دریافت کی جارہی ہے۔کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے جیسا کہ یہ تخت ہے۔

كأنه هو: ہٗ: میرا تخت، ھو: پیش شدہ تخت۔

مشبہ: میرا تخت۔مشبہ بہ: پیش شدہ تخت۔وجہ الشبہ: مماثلت۔

ملکہ نے کہا: یہ تخت تو ایسا ہی دکھائی دیتا ہے جیسا کہ میرا تخت ہے۔

سورة القصص

❖ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوٰى اٰتَيْنَاهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ (١٤)

سورہ یوسف کی بارہویں آیت کی طرح یہاں بھی بالکل ویسی ہی تشریح ہے۔

یہاں موسیٰ علیہ السلام کے تعلق سے استویٰ کا لفظ بھی ہے۔

❖ وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ، يَامُوْسٰى أَقْبِلْ وَلَاتَخَفْ إِنَّكَ مِنَ

الْاٰمِنِيْنَ (۳۱)
سورۃ النحل کی دسویں آیت میں ہو بہو ایسی ہی تشبیہ ہے۔

سورۃ العنکبوت

❖ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ، اِتَّخَذَتْ بَيْتاً وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، (۴۱)

الكاف فى موضع رفع خبر لمبتداء وهو مثل الذين ...... الخ۔

مشبہ: مشرک: اللہ کے سوا دوسروں کو سرپرست بنانے والے۔

مشبہ بہ: مکڑی، جس کا جالا بہت کمزور ہوتا ہے۔

وجہ الشبہ: بے چارگی، بودہ پن۔

اللہ کے سوا دوسری ہستیوں کو اپنا سرپرست بنانے والے ایسے ہی ہیں جیسے کہ مکڑی جو کہ اپنے بُنے ہوئے جالے پر بھروسہ کرتی ہے کہ وہ اس کے دشمنوں سے بچاؤ کا کام دے گا۔ حالانکہ مکڑی کا جالا تو سب گھروں سے زیادہ بودہ ہوتا ہے کہ ذرا سے دھکے سے بے کار ہو جاتا ہے اسی طرح اللہ کے سوا دوسروں پر بھروسہ کرنے والے خود ہی بے یار و مددگار رہتے ہیں۔

❖ وَلَاتُجَادِلُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِالَّذِيْ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰـهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَّاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ، وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ، فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ، وَمَايَجْحَدُ بِاٰيَاتِنَا اِلَّا الْكَافِرُوْنَ (۴۶، ۴۷)

الكاف فى موضع رفع وهو مبتداء۔

تقدیر: ومثل ذلك الإنزال الذى للكتب السابقة۔

انزلنا اليك الكتاب، والانزال إلى محمد ﷺ۔

ذلک إشارة إلى الإنزال السابق، الوحي السابق قبل محمد ﷺ۔

مشبہ: قرآن۔الکتاب ما انزل على رسول الله ﷺ۔

مشبہ بہ: انزال الوحي على الانبياء السابقين۔وجہ الشبہ: انزال۔

اور اہل کتاب سے بحث ومباحثہ کرو تو عمدہ طریقہ سے کرو۔ البتہ ان لوگوں سے جو ان میں ظالم ہوں تو ان سے انکساری و مسکینی برتنے کی ضرورت نہیں۔ اور ان لوگوں سے کہو، ہم اس قرآن پر بھی جو ہماری طرف بھیجا گیا ہے اسی طرح ایمان لائے ہیں جس طرح اس پر بھی جو تمہاری طرف بھیجا گیا۔ ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔

سورة الروم

❖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ(۱۹)

الكاف في موضع رفع على الإبتداء والخبر اخراجكم۔

مشبہ: اخراج الانسان بعد موته، انسان کا موت کے بعد زندہ کیا جانا۔

مشبہ بہ: اخراج الحي من الميت، بے جان میں سے جاندار کو پیدا کرنا۔

وجہ الشبہ: اخراج: نکالنا، پیدا کرنا۔

اللہ زندہ سے مردہ کو پیدا کرتا ہے اور مردہ سے زندہ کو نکال لاتا ہے۔ زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد — زمین کی نباتات ملیامیٹ ہونے کے بعد۔ اس کو پھر سے زندہ کر دیتا ہے۔ جس طرح مردہ زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیتا ہے، اسی طرح تم سب بھی مرنے کے بعد زندہ کیے جاؤ گے۔

❖ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ هَلْ لَّكُمْ مِنْ مَّامَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ شُرَكَآءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَاَنْتُمْ فِيهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ، كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيَاتِ

لِقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ(۲۸)

کخیفتکم: الکاف فی موضع نصب۔

تقدیر:تخافونهم خیفةً مثل خیفتکم...... الخ. أی کخوفکم شرکاء کم۔

مشبہ:خوف من مملوکین، غلاموں سے خوف۔

مشبہ بہ:خوف من انفسکم، خوف من شرکاء کم، اپنے نفسوں سے جس طرح خوف ہوتا ہے۔وجہ الشبہ:خوف۔

ملحوظہ:مثال سے غالبًا(واللہ اعلم)یہ بات دلنشین کرائی جارہی ہے کہ اہل عرب کا صاحب استطاعت واقتدار طبقہ اپنے جیسے انسانوں کو غلام بنالیتا اور اپنے مال میں کسی حال ان کو شریک نہیں سمجھتا تھا۔یہی ان کا قانون تھا۔لیکن اس کے باوصف خدا ہی کی مخلوق سے کسی کو خدا کا شریک وسہیم ٹھہراتے،ان سے حاجت روائی نذرو نیاز اور منتیں کرتے اور مراسم عبودیت بجالاتے تھے۔ حالانکہ ذرا سی سمجھ سے کام لیتے تو ایسا احمقانہ عمل نہ کرتے۔

اللہ تعالیٰ تم سے ایک مضمون تمہارے ہی معاشرتی حالت سے بیان فرماتے ہیں۔کیا تمہارے ان غلاموں سے جو تمہاری ملکیت میں ہیں کچھ غلام ایسے بھی ہیں جو ہمارے دیئے ہوئے مال ودولت میں تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور تم ان سے اس طرح ڈرتے ہو(کہ شاید وہ تمہاری مرضی کے بغیر تمہارے مال میں تصرف کربیٹھیں)جس طرح آپس میں اپنے اپنے قوی تر ہمسروں سے ڈرتے ہو کہ وہ تمہارے حقوق میں شریک ہوجائیں گے۔

کذلک نفصل الأیات لقوم یعقلون۔

الکاف فی موضع نصب لفعل محذوف وهو نفصل تفصیلا مثل مثال المالک والمملوک۔

ذلک إشارة إلی ضرب المثال المذکور۔

مشبہ:تفصیل الآیات۔ مشبہ بہ:ضرب المثال المذکور۔

وجہ الشبہ:الشرک حقیقةً۔یعنی مالک ومملوک کا بہ اعتبار مخلوق ایک دوسرے کے برابر ہونا۔

ہم سمجھداروں کے لیے اسی طرح صاف صاف دلائل بیان کرتے ہیں۔

ظہ: زیرِ غور آیت کے ساتھ سورہ اعراف کی ۵۷ ویں آیت کا مقارنہ مفید رہے گا۔

❖ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَالَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ(۵۵)

الكاف في موضع نصب۔

تقدیر: يوفكون المجرمون افكاً مثل ذلك۔

ذلك إشارة إلي قول المجرمين۔

مشبہ: افک، دنیا میں مجرموں کا جھوٹ بولنا۔

مشبہ بہ: قول المجرمين: روز قیامت مجرموں کا قول۔ وجہ الشبہ: کذب۔

اور جس روز قیامت برپا ہوگی مجرمین قسم کھائیں گے کہ ہم عالم برزخ میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے۔ اسی طرح یہ لوگ الٹے چلا کرتے ہیں (اشرف)۔

اسی طرح وہ دنیا کی زندگی میں دھوکہ کھایا کرتے تھے (تفہیم)۔

(یعنی ایسے ہی غلط اندازہ یہ لوگ دنیا میں لگاتے تھے۔ جس طرح روز قیامت دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کے بارے اٹکل مار رہے ہیں۔ مگر جو ایمان دار تھے وہ کہیں گے ہم تو روز حشر تک پڑے رہے۔ ٹھیک ٹھیک مدت تو اللہ ہی جانتا ہے)۔

❖ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُوْنَ، كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ(۵۸،۵۹)

كذلك: الكاف في موضع نصب. اى يطبع طبعا مثل هذا الطبع۔

ذلك إشارة إلي اصرار الكافرين على الكفر۔

مشبہ: ختم الله على قلوب الجهلة، اللہ کا جاہلوں کے دلوں پر مہر کرنا۔

مشبہ بہ: اصرار الكافر على انكار الرسول، کافروں کا رسولوں کے انکار پر اصرار۔

وجہ الشبہ: سرکشی میں شدت کے مطابق عدم توفیق میں شدت، توفیق۔

ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو کئی طرح سے سمجھایا ہے۔تم اے محمد ﷺ! خواہ کوئی نشانی لا وَ جن لوگوں نے ایمان لانے سے انکار کر دیا ہے وہ تو یہی کہیں گے کہ تم لوگ حق پر نہیں ہو۔ جس طرح وہ لوگ یقین نہیں کرتے ، کفر پر ڈٹے رہتے ہیں خدا بھی اسی طرح ان لوگوں کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیتا ہے۔

سورة لقمان

❖ وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّى مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا، كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا، فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ(۷)

(۱) كأن لم يسمعها۔

الكاف منصوب على الحال من ضمير مستكبرا. ذو الحال الكافر۔

(۲) كأن في أذنيه وقراً۔

الكاف بدل من الحال الأول، حال من ضمير في لم يسمع، ذو الحال ومن۔

(۱) مشبہ: مستکبر: تکبر سے پلٹنے والا۔ مشبہ بہ: انجان بن جانے والا۔

وجہ الشبہ: بے توجہی، اعراض، روگردانی۔

كأن في اذنيه وقراً۔

الكاف بدل من الحال الاول. هو: ذو الحال۔

مشبہ: من لم يسمع: وہ جو نہیں سنا۔

مشبہ بہ: الذی فی اذنیه وقراً: وجہ الشبہ: جس کے کان بہرے ہوں۔

انسانوں میں ایسے بدقسمت بھی ہیں کہ جب اسے ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اکڑفوں دکھاتا ہوا ان آیتوں کی طرف سے اس طرح رخ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں۔ اس طرح انجان ہو جاتا ہے گویا اس کے کان بہرے ہیں۔ ایسے کو ایک دردناک عذاب کی خبر دے دو۔

❖ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ، إِنَّ اللهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ(۲۸)

الکاف فی موضع رفع خبر مبتداء وھو خلقکم۔

تقدیر: خلقکم مثل خلق نفسٍ واحدةٍ۔

ماخلقکم ولابعثکم ولکنه مثل بعثِ نفسٍ واحدةٍ۔

مشبہ: تم سب کی پیدائش اور دوبارہ زندگی۔

مشبہ بہ: ایک کی پیدائش اور دوبارہ زندگی۔

وجہ الشبہ: عدم تفاوت۔

تم سارے انسانوں کو پیدا کرنا اور پھر دوبارہ جلا اٹھانا تو اللہ کے لیے ایسا ہی ہے جیسا ایک متنفس پیدا کرنا اور جلا اٹھانا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ (اس کی قدرت تخلیق ایک انسان کو بنانے میں اس طرح مشغول نہیں ہوتی کہ اس وقت دوسرے انسان نہ پیدا کر سکے۔ ایک انسان کا بنانا اور کھربوں انسانوں کا بنا دینا یکساں ہے) (تفہیم)۔

❖ وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ، فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ، وَمَايَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ(۳۲)

الکاف فی موضع رفع خبر مبتداء وھو موج۔

مشبہ: موج۔ مشبہ بہ: ظلل: سر پر چھا جانے والی موج۔ وجہ الشبہ: تاریک جسامت۔

اور جب سمندر میں ان لوگوں پر ایک موج اس طرح چڑھ جاتی ہے جس طرح ایک کالا پہاڑ (لوگوں کو اپنے سایہ میں لے لے) تو یہ اپنے دین کو اللہ ہی کے لیے خالص کر کے پکارتے اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ مگر جب وہ انہیں طوفان سے بچا کر خشکی تک پہونچا دیتا ہے تو ان میں سے کوئی تو اپنے ایمان پر قائم رہتا ہے اور کوئی ناشکرا رہتا ہے۔ اور ہماری نشانیوں کا انکار ہر شخص نہیں کرتا بلکہ ایسا ہی شخص کرتا ہے جو دھوکہ باز و ناشکرا ہے۔

سورة السجده

❖ أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا لَايَسْتَوٗنَ(۱۸)

مومن اور فاسق میں مشابہت کا انکار۔

کیا کبھی یہ ہو سکتا ہے کہ ایک مومن اور ایک فاسق ایک جیسا ہو جائے؟ یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

سورة الأحزاب

❖ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ فَإِذَا جَآءَ الْخَوفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْكَ تَدُوْرُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِىْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ، أُوْلٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللهُ أَعْمَالَهُمْ، وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيْرًا(۱۹)

تین احتمال۔

(۱)الكاف منصوب على الحال من اعينهم اى مشبهة من الذى......الخ۔

هُمْ: منافقون۔

مشبہ: منافقوں کی آنکھیں بوقت خوف۔

مشبہ بہ: اس شخص کی آنکھ سے مشابہ جو قریب مرگ ہو۔

وجہ الشبہ: خوف، دہشت، مرعوبیت۔

خطرہ کا وقت آئے تو تم منافقوں کو دیکھو گے کہ وہ تمہاری طرف اس طرح دیدے پھرا پھرا کر دیکھتے ہیں جیسے کہ مرنے والے کی آنکھیں جس پر بے ہوشی چھا رہی ہو۔

(۲)تدور فى موضع الصفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: تدور اعينهم كدوران عين الذى يغشى......الخ۔

الکاف فی موضع نصب۔

تقدیر: تدور اعینهم دوراناً مثل دوران عین الذی ......الخ۔

خطرہ کا وقت آئے تو تم منافقوں کو دیکھو گے کہ وہ تمہاری طرف اس طرح دیدے پھرا کر دیکھ رہے ہیں جس طرح اس مرنے والے کی آنکھیں پھرتی ہیں جس پر بے ہوشی چھا رہی ہو۔

یہاں مشبہ بہ: اس مرنے والے کی آنکھوں کا پھرنا یا پھرانا جس پر بے ہوشی طاری ہو رہی ہو۔

(۳) تدور فی موضع الصفة لمصدر من ینظرون۔

تقدیر: ینظرون الیک مثل نظر الذی یغشی علیه ......الخ۔

خطرہ کا وقت آئے تو تم منافقوں کو دیکھو گے کہ وہ تمہاری طرف دیدے پھرا کر اس طرح دیکھ رہے ہیں جس طرح مرنے والے دیدے پھرا کر دیکھتا ہے جس پر بے ہوشی چھا رہی ہو۔

مشبہ بہ: یہاں مرنے والے کا دیکھنا ہے۔

اختلاف اعراب سے معنی میں جو باریک فرق ظاہر ہو رہا ہے اس کا خلاصہ:

(بحالت خوف) منافق کی آنکھیں اس مرنے والے کی آنکھوں سے مشابہ ہوتی ہیں جس پر غشی طاری ہو رہی ہو۔

(۲) بحالت خوف منافقوں کا اس طرح آنکھیں پھرانا جس طرح مرنے والا آنکھیں پھراتا ہے جس پر غشی طاری ہو رہی ہو۔

(۳) بحالت خوف منافقوں کا اس طرح دیکھنا جس طرح مرنے والا دیکھتا ہے جس پر غشی طاری ہو رہی ہو۔

❖ یَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا (۶۹)

الکاف فی موضع نصب خبر کان۔

یہاں مشابہت فی الواقع موجود نہیں ہے۔

مؤمنوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان لوگوں کے جیسے نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دی۔ اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو

اذیتیں دیں تھیں۔ اللہ نے ان کی بنائی ہوئی باتوں سے اس کی براءت فرمائی اور وہ اللہ کے نزدیک باعزت تھے۔ (تفہیم)۔

سورۃ سبأ

❖ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَايَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ(٥٤)

الكاف فی موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔ ما: مصدرية۔

تقدیر: حيل بينهم وبين مَايشتهون مشبهة مثل مافعل......الخ۔

مشبہ: وقت گذر جانے پر ایمان کی آرزو کرنے والے (موجودہ)۔

مشبہ بہ: وہ جو وقت گذر جانے پر آرزو کیا کرتے تھے (گذرے ہوئے) وجہ الشبہ: ناکامی۔

ان کافروں اور ان کے قبول ایمان کی آرزو کے درمیان ایک آڑ کر دی جائے گی۔ ان کی آرزو پوری نہیں ہوگی۔ ان کے ساتھ ایسا ہی عمل کیا جائے گا جیسا عمل ان کے ان ہم مشربوں کے ساتھ کیا گیا جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں کیونکہ یہ سب بڑے شک میں پڑے ہوئے تھے۔ جس نے ان کو تردد میں ڈال رکھا تھا۔

❖ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَايَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ، اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ (١٣)

الكاف فی موضع نصب۔ مشبہ: جفان۔ مشبہ بہ: کالجواب۔ وجہ الشبہ: جسامت یا وسعت۔

وہ چیزیں بناتے جو ان کو بنوانا منظور ہوتا۔ بڑی بڑی عمارتیں اور لگن جیسے حوض اور بڑی بڑی دیگیں جو ایک ہی جگہ جمی رہیں، اے داؤد کے خاندان والو! تم سب شکریہ میں نیک کام کیا کرو۔ اور بندوں میں شکر گذار کم ہی ہوتے ہیں۔

سورة الفاطر

❖ وَاللّٰهُ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیَاحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ(۹)

الكاف فی موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

مشبہ: جی اٹھانا۔ مشبہ بہ: اللہ کا بادلوں کے ذریعہ پانی برسانا پھر ایک مردہ زمین کا جی اٹھنا۔

وجہ الشبہ: مردہ چیز کو جلانا۔

ملحوظہ: سورہ اعراف کی ۵۷ ویں آیت سے مقارنہ مفید رہے گا۔

❖ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ، اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ(۲۸)

الكاف فی موضع نصب ای اختلافاً مثل ذلك الاختلاف۔

ذلك إشارة إلى اختلاف الوان الثمرات۔

مشبہ: انسانوں، جانوروں اور چوپایوں کے رنگ کا اختلاف۔

مشبہ بہ: پھلوں اور پہاڑوں کے رنگوں کا اختلاف۔

وجہ الشبہ: رنگوں کا اختلاف۔

گلہائے رنگ رنگ سے ہے زینت چمن
اے ذوق اس جہاں میں ہے زیب اختلاف سے

اے مخاطب! کیا تو نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ اللہ نے اوپر سے پانی اتارا پھر اس نے اس سے مختلف رنگوں کے پھل نکالے، پہاڑوں میں بھی سفید سرخ گہری کالی دھاریاں ہوتی ہیں جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔

جس طرح ان اشیاء میں اختلاف وتنوع ہے اسی طرح انسانوں اور جانوروں اور چوپایوں کے رنگ بھی مختلف ہیں۔

❖ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ، لَا یُقْضٰی عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا

وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا، كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ(۳٦)

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: نجزی جزاءً مثل ذلک۔

ذلک إشارة إلى جزاء الكافر۔

مشبہ: ہر نافرمان وناشکرے کو جزا سزا۔

مشبہ بہ: نافرمان کافر کے لیے جہنم کی آگ جس میں نہ مرے گا اور نہ عذاب کم ہوگا۔

وجہ الشبہ: انکار حق کی سزا۔

اور جن لوگوں نے قرآن کا انکار کیا ہے ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے۔ نہ تو ان کو قضا آئے گی کہ مر ہی جائیں اور نہ ان کے لیے دوزخ کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی۔

جس طرح منکرین حق کو ان کے انکار کا بدلہ دیا جائے گا اسی طرح ہر شخص کو اس کے انکار کا بدلہ دیں گے۔

سورۃ یٰسٓ

❖ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ(۳٦)

الكاف في موضع نصب على الحال۔

هو: القمر: ذو الحال۔

مشبہ: چاند۔ مشبہ بہ: کھجور کے خوشہ کی ڈنڈی۔ عود العذق من بين الشمراخ إلى منبته من النخلة۔

وجہ الشبہ: خشکی وخمیدگی وباریکی وزردی۔

اور ہم نے چاند کی منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ ایسا رہ جاتا ہے جیسے کھجور کے خوشہ کی سوکھی مڑی ہوئی پیلی ڈنڈی۔

سورة الصّٰفّٰت

❖ فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ، إِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ (٣٤،٣٣)

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: انا نفعل بالمجرمين مثلا في ذلك۔

ذلك إشارة إلى العذاب۔

مشبہ: مجرمون۔ مشبہ بہ: مشرکوں کے تابع ومتبوع۔

وجہ الشبہ: مشرک، نتیجہ عذاب میں یکسانی۔

تو وہ مشرکین تابع ومتبوع سب کے سب اس روز عذاب میں بھی ایک دوسرے کے شریک رہیں گے۔ اور ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں جیسا کہ ان مشرکوں سے کیا گیا جو روز قیامت اپنا گناہ ایک دوسرے کے سر ڈالنا اور خود بری ہونا چاہیں گے۔

❖ وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ، كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ (٤٨،٤٧)

الكاف في موضع رفع خبر عين۔

تقدیر: عين مشابهة بالبيض، عين مثل بيض۔

مشبہ: عین، آنکھ۔ مشبہ بہ: بیض مکنون۔ مراد شتر مرغ کے انڈے کے چھلکے کا اندرونی زردی مائل سفید رنگ، سنہری مائل سفیدی۔

وجہ الشبہ: دلکش وجاذب نظر رنگ۔

اہل جنت کے ہاں شرمیلی نگاہ والی بڑی بڑی آنکھ والی حوریں ہوں گی۔ ان کا رنگ ایسا ہوگا جیسا کہ شتر مرغ کے انڈے کا اندرونی حصہ مائل سفید رنگ۔

❖ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ، طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِيْنِ (٦٥،٦٤)

الكاف في موضع رفع خبر طلع شجرة الزقوم۔

تقدیر: طلع شجرة الزقوم مشابه برؤس الشياطين۔

مشبہ: زقوم کا شگوفہ۔ مشبہ بہ: چیل مینڈیا اس جیسے پتے، شیطان کے سر۔

وجہ الشبہ: بدنمائی، ڈروانا پن، بھیانک پن۔

زقوم ایک درخت ہے جو دوزخ کے گڑھے میں اُگتا ہے۔ اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے سانپ کے پھن۔

❖ سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ، إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ(۷۹،۸۰)

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: نجزی المحسنين جزاءً مثل جزاء نوح عليه السلام۔

ذلك إشارة إلى نجاة نوح و أهله۔

مشبہ: جزاء المحسنين۔ مشبہ بہ: نوح علیہ السلام کی جزاء۔ وجہ الشبہ: جزاء۔

ہم بخوبی نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی اچھا بدلہ دیتے ہیں جیسا کہ ہم نے نوح اور اس کے اہل کو دیا۔

انتباہ: آگے مزید چار آیتوں میں ایسا ہی جملہ "كذلك نجزی المحسنين" آیا ہے۔ کاف کا اعراب ان سب مقامات پر یکساں ہے۔ مشبہ بھی یکساں ہے۔ مشبہ بہ میں فرق ہے وجہ شبہہ میں کوئی فرق نہیں۔

❖ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصَّالِحِيْنَ، فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ، فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَابُنَيَّ إِنِّيْ أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى، قَالَ يَاأَبَتِ افْعَلْ مَاتُؤْمَرُ، سَتَجِدُنِيْ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ، فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِيْنِ، وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيْمُ، قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ(۱۰۰تا۱۰۵)

ذلک إشارۃ إلی دعاء ابراھیم علیہ السلام۔ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا قبول ہونا اور اللہ تعالیٰ کا ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کے بجائے دنبہ بھیج کر قربانی کرنا اور نتیجۃ ابراہیم علیہ السلام کو اطمینان کامل حاصل ہونا۔

مشبہ: محسنین۔ مشبہ بہ: اللہ تعالیٰ کا ابراہیم علیہ السلام کو خواب سچا کر دکھانے کی توثیق کرنا اور ان کی دعا کو اوپر بیان شدہ طریقہ پر قبول کرنا۔

وجہ الشبہ: اللہ تعالیٰ کی عطا۔

ہم بخوبی نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی اچھا بدلہ دیتے ہیں جیسا کہ ابراہیم (علیہ السلام) کو اس کی دعا اور قربانی قبول کر کے دیا۔

❖ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِيْنَ، سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ(۱۰۷ تا ۱۱۰)

ذلک: یعنی ابراہیم علیہ السلام پر اللہ کی طرف سے سلام۔

مشبہ: محسنین۔ مشبہ بہ: ابراہیم علیہ السلام پر اللہ کا سلام۔

وجہ الشبہ: محسن و ابراہیم علیہ السلام دونوں پر اللہ کا سلام۔

ہم بخوبی نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی اچھا بدلہ دیتے ہیں جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام پر سلام بھیج کر دیا۔

❖ وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغَالِبِيْنَ، وَاٰتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِيْنَ، وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِيْنَ، سَلَامٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهَارُوْنَ، اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ(۱۱۶ تا ۱۲۱)

ذلک إشارۃ إلی موسیٰ وھارون من اللہ سلام۔

مشبہ: محسنین۔

مشبہ بہ: موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی عنایات جن کا ذکر کیا گیا۔

وجہ الشبہ: اللہ تعالیٰ کی عطا نیکی کرنے والوں پر۔

ہم بخوبی نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی اچھا بدلہ دیتے ہیں جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام کو دیا۔

❖ وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ، إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اَلَا تَتَّقُوْنَ، أَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ أَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ، اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِيْنَ، فَكَذَّبُوْهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ، إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ، وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِيْنَ، سَلَامٌ عَلٰى إِلْ يَاسِيْنَ، إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ (۱۲۳ تا ۱۳۱)

مشبہ: محسنین۔

مشبہ بہ: الیاس وال یاسین کا عمل نیک اور اللہ تعالیٰ کا جزا ان پر جس کا ذکر کیا گیا۔

وجہ الشبہ: شرک کی ہر شکل سے بیزاری اور توحید پر قیام و دوام محسن و پیغمبر کا مشترکہ وصف۔

ہم بخوبی نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی اچھا بدلہ دیتے ہیں جیسا کہ الیاس علیہ السلام کو دیا۔

سورة ص

❖ أَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ (۲۸)

کالمفسدین کا کاف فی محل نصب جعل کا مفعول الثانی، اسی طرح کالفجار کا کاف۔

استفہام انکاری، عدم مساوات۔ یعنی اللہ کے نزدیک بنانے اور بگاڑنے والا یکساں نہیں ہوتا۔ یہاں دونوں میں مشابہت کا انکار ہے کہ دونوں میں کوئی وجہ اشتراک نہیں۔

الاستفهام "بأم" في الموضعين۔ استفہام انکاری۔

کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور ان کو جو زمین میں فساد مچانے والے ہیں یکساں اور برابر کر دیں؟ یہ نہیں ہوسکتا۔ کیا اللہ سے ڈرنے اور زندگی میں احتیاط کی روش اختیار کرنے والے کو اور بدکاری کرنے والوں کو ایک جیسا کر دیں؟ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔

سورة المؤمن

❖ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَ هَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ، وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ(٥،٦)

الكاف في موضع نصب۔

تقدیر: حقت كلمة ربك حقاً مثل ذلك۔

ذلك إشارة إلى العقاب على قوم نوح و الأحزاب صفتهم كذا و كذا۔

تقدیر: وجب مثل ذلك الوجوب من عقابهم وجب على الكافرين۔

مشبہ: کافر۔مشبہ بہ: قوم نوح اور دوسرے جتھے جنہوں نے اپنے نبیوں کو گرفتار کرنا چاہا۔

وجہ الشبہ: انکار حق،انکار وحی و رسول۔

جس طرح میں نے نبیوں کو جھٹلانے والوں کو سخت سزا دی اسی طرح ان سب کافروں پر آپ کے پروردگار کا یہ قول ثابت ہو چکا ہے کہ یہ لوگ دوزخی ہوں گے۔

اسی طرح تمہارے پروردگار کا یہ فیصلہ بھی ان سب لوگوں پر منطبق ہو چکا ہے۔ جو کفر (انکار حق) کا ارتکاب کر رہے ہیں کہ وہ جہنم واصل ہونے والے ہیں۔

❖ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا جَاءَكُمْ بِهِ حَتّٰى إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا، كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ(٣٤)

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: يظل الله المسرفين مثل ذلك۔

ذلك إشارة إلى إظلال الله إياكم۔

مشبہ: مسرفوں کی گمراہی۔

مشبہ بہ: یوسف علیہ السلام کی نبوت میں شک کرنے والے۔ وجہ الشبہ: گمراہی۔

اے قوم! مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر فریاد وفغاں کا وہ دن نہ آجائے جب تم ایک دوسرے کو پکاروگے اور بھاگے بھاگے پھروگے۔ مگر اس وقت اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔

سچ یہ ہے کہ جسے اللہ بھٹکا دے پھر اس کو کوئی راستہ دکھانے والا نہیں ہوتا۔ اس سے پہلے یوسف (علیہ السلام) تمہارے پاس بینات لے کر آئے تھے۔ مگر تم ان کی لائی ہوئی تعلیم کی طرف سے شک میں پڑے رہے، پھر جب ان کا انتقال ہوگیا تو تم نے کہا اب ان کے بعد اللہ کوئی رسول ہرگز نہ بھیجے گا (تفہیم)۔

اللہ ان سب لوگوں کو اسی طرح گمراہی میں ڈال دیتا ہے جو حد سے گذرنے والے اور شکی ہوتے ہیں جس طرح اللہ نے تم کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے۔

❖ اَلَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْ اٰیَاتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطَانٍ اَتَاهُمْ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا، كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ (۳۵)

الكاف في موضع نصب۔

تقدیر: طبع الله على قلب متكبر مثل ذلك۔

ذلك إشارة إلى المجادلين اى متشككين ومرتا بين في آيات الله۔

مشبہ: متکبر۔ مشبہ بہ: اللہ کے کلام میں بے دلیل جھگڑنے والے۔ وجہ الشبہ: نفس پرستی۔

ہر مقلد صد دلیل وصد بیان

در زبان آرد ندارد ہیچ جاں

اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی دلیل وحجت شک وشبہ کرنے والے کی کج بحثی اللہ کو سخت ناپسند ہے اور ان لوگوں کو بھی جو ایمان لائے۔ جس طرح وہ صرف ضد اور ہٹ کی بناء پر کج بحثی کرتے ہیں اللہ بھی ان کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیتا ہے (کہ حق فہمی کی صلاحیت جاتی رہتی ہے)۔

❖ وَقَالَ فِرْعَوْنُ یَاهَامَانُ ابْنِ لِیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ،

أَسْبَابَ السَّمٰوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلٰى إِلٰهِ مُوْسٰى وَ إِنِّىْ لَأَظُنُّهٗ كَاذِبًا، وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ، وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِىْ تَبَابٍ(٣٦،٣٧)

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر۔

تقدیر: زين مثل ذلك زينة۔

ذلك إشارة إلى التزيين أى تزين عمل فرعون۔

تقدیر: مثل ذلك التزيين في إبهام فرعون أنه يطلع إلى إلٰه موسى...... الخ۔

مشبہ: فرعون کی بدعملی کو اس کی اپنی نظر میں خوشنما ہونا۔

مشبہ بہ: فرعون کا موسیٰ علیہ السلام کو پیمبر ماننے سے انکار کرنا، فرعون کا ہامان کو حکم کہ ایک اونچی عمارت بنائے تا کہ وہ...... الخ۔

وجہ الشبہ: فرعون کا اپنی ہٹ پر جمار ہنا۔

اور فرعون نے کہا، اے ہامان! میرے لیے ایک نہایت بلند و بالا عمارت ۔شاید کہ میں آسمان پر جانے کے راستوں تک پہونچ جاؤں۔ وہاں جا کر موسیٰ کے خدا کو ں اور میں تو موسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔ فرعون نے جس طرح یہ بات کہی ں، اسی طرح اس کی بدعملی اس کی نظر میں خوشنما بنادی گئی اور وہ راہ راست سے روک دیا گیا۔ فرعون کی ساری چال بازی اس کے کوئی کام نہ آئی وہ تو رائیگاں ہی گئی۔

سورة الشورىٰ

❖ حٰمٓ، عٓسٓقٓ، كَذٰلِكَ يُوْحِىْ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ(١ تا٣)

الكاف في موضع نصب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: أوحينا مثل ذلك يوحي الله اليك و التقدير فيه التاخير بعد الوحى واسم الفاعل اسم الله، واو عاطفة۔

لاحق جو بیان کے بعد ہو اس پر عطف کرتا ہے۔ اس کی واضح مثال یہی آیت ہے۔

ذلک إشارة إلی الوحی السابق أی علی الانبیاء قبل محمد ﷺ۔

مشبہ: قرآن۔ مشبہ بہ: الوحی إلی الانبیاء من قبل محمد۔ وجہ الشبہ: وحی۔

اللہ تعالیٰ جو زبردست اور حکمت والا ہے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجتا ہے، جس طرح تم سے پہلے کے پیغمبروں پر بھیجتا رہا ہے۔

❖ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهِ أَوْلِيَاءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ، وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ، وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَارَيْبَ فِيْهِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ (٦، ٧)

الکاف فی موضع نصب عطف علی کذلک الاولی۔ یعنی منصوب لمصدر محذوف۔

و ذلک إشارة إلی الوحی السابق۔

تقدیر: أوحینا الیک قرآناً عربیاً مثل ما اوحینا إلی الرسل من قبلک. فی لسان قومهم وما کانِ الرسل الوکلاء علی قومهم۔

ملحوظہ: والذین اتخذوا ...... الخ سے غالباً وہ مشرک مراد ہیں (واللہ اعلم) جن کا کچھ ذکر سورہ مریم (۸۸ ویں آیت اور آگے) میں آیا ہے۔

نزولی ترتیب کے لحاظ سے سورہ شوریٰ بالاتفاق سورہ مریم کے بعد ہے۔

مشبہ: قرآن۔ مشبہ بہ: الوحی السابق۔ قرآن سے پہلے دوسرے انبیاء پر نازل شدہ وحی۔

وجہ الشبہ: پیام کی یکسانی۔

ایک احتمال یہ ہے کہ سورہ شوریٰ سے پہلے نازل ہونے والی سورتیں سابقہ و موجودہ دونوں پیاموں میں عدم اختلاف۔

اور جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسری ہستیوں کو اپنا کارساز و سرپرست قرار دے دیا ہے اللہ ان پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ تم ان کے حوالہ دار (کڑوڑا) نہیں ہو۔

جس طرح ہم نے تم سے پہلے کے رسولوں پر ان کی قوم کی زبان میں وحی نازل کی اسی طرح

ہم نے آپ پر یہ قرآن عربی زبان میں اتارا تا کہ آپ سب سے پہلے اہل مکہ اور اس کے آس پاس رہنے والوں کو اللہ کی یاد سے ان کی غفلت پر خبردار کرو اور اس آنے والے وقت سے ڈراؤ جس کے آنے میں ذرا بھی شک نہیں۔ اس وقت اگلے پچھلے سب اکٹھا ہوں گے۔ ایک گروہ بہشت میں داخل ہوگا اور ایک گروہ دوزخ میں۔

❖ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ، لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ، وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ(۱۱)

وضع کاف کا احتمال۔ کاف زائد برائے تاکید۔

تقدیر: لیس مثل شئ۔ ہوسکتا ہے کہ مثل سے مراد ذات باری تعالیٰ ہو۔ واللہ اعلم۔

❖ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ(۳۲)

الکاف فی موضع نصب علی الحال۔

تقدیر: الجوار فی البحر مثل الاعلام۔

مشبہ: کشتیاں سمندر میں۔ مشبہ بہ: اونچے پہاڑ۔ وجہ الشبہ: بلندی۔

اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے سمندروں میں چلنے والی کشتیاں بھی بیان کی جارہی ہیں۔ اور ان کی ہیئت کے تعلق سے کہا جارہا ہے کہ وہ ایسی لگتی ہیں جیسے اونچے پہاڑ۔ اس کے بعد اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ چاہیں تو ہواؤں کو روک دیں اور ان کشتیوں کو جہاں کی وہیں کھڑا کردیں۔

❖ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ، اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ، وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا، مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا، وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ(۵۱، ۵۲)

الکاف فی موضع نصب لمصدر محذوف۔

تقدیر: اوحینا الیک وحیاً مثل ذلک۔

ذلک إشارة إلی کلام بالوحی أو من وراء حجاب أو بارسال الملک۔

مشبہ: روح۔ اللہ کے احکام۔ القرآن۔

مشبہ بہ: کلام کے مذکورہ تینوں طریقوں یا کوئی ایک یا دو طریقہ ہے۔

وجہ الشبہ: ارسال کلام اللہ۔

کسی بشر کا یہ مقام نہیں ہے کہ اللہ اس سے روبرو بات کرے۔ اس کی بات تو اشارے کے طور پر ہوتی ہے۔ (القاء۔ الہام۔ خواب) یا پردے کے پیچھے سے یا پھر وہ کوئی پیغامبر فرشتہ بھیجتا ہے۔ اور وہ اللہ کے حکم سے جو کچھ اللہ چاہتا ہے وحی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ برتر و حکمت والا ہے۔

اے محمد ﷺ! ہم نے اپنے حکم سے تم پر بھی اسی طرح ایک روح تمہاری طرف وحی کی ہے۔ تمہیں پتہ نہ تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے۔ مگر اس روح کو ہم نے ایک روشنی بنایا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں۔ یقینا تم سیدھے راستے کی طرف راہ نمائی کر رہے ہو (تفہیم)۔

ملحوظہ: یھدی بہ۔ یھدی بالقرآن۔ روح سے مراد غالباً قرآن ہے۔

سورة الدخان

❖ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ، كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ، وَزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ، وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فَاكِهِيْنَ، كَذٰلِكَ وَ أَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِيْنَ (۲۴ تا ۲۸)

کذلک پر وقف مطلق۔ الکاف فی موضع (۱) رفع لمصدر۔

(۱) خبر لمبتداء محذوف. الأمر مثل ذلک۔

ذلک إشارة إلی ترک نعمة۔ یعنی فرعون اور آل فرعون نے اپنی مسرت گاہیں خالی کر دیں۔

مشبہ: واقعہ (قوم فرعون)۔ مشبہ بہ: نعمتوں کو چھوڑ جانا۔

وجہ الشبہ: بیان میں اور واقعہ میں یکسانی، مطابقت۔

فرعون اور اس کا سارا لشکر ڈبو دیا جائے گا۔ وہ اپنے باغ اور بغیچے اور کھیتیاں اور عمدہ محلات اور عیش و آرام کے سامان جن میں وہ شاداں و فرحاں رہتے تھے چھوڑ گئے۔ یہ پورا واقعہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ بیان ہوا۔ (ایسا ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بعید نہیں)

(۲) الکاف منصوب بالمصدر۔

تقدیر: أهلكنا أهلا كا مثل ذلك الهلاك لمن نريدا هلاكه۔

مشبہ: کافروں کی ہلاکت۔ مشبہ بہ: قوم فرعون کی ہلاکت۔ وجہ الشبہ: کفر اور نتیجۂ ہلاکت۔

ہم جب کسی کافر قوم کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس کو اس طرح ہلاک کر دیتے ہیں جس طرح ہم نے آل فرعون کو ہلاک کر دیا۔

ملحوظہ: سورۃ الشعراء کی ۵۸ ویں آیت سے مقارنہ مفید رہے گا۔

❖ طَعَامُ الْأَثِيمِ، كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ، خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ إِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ (٤٤ تا ٤٧)

كالمهل: معانقہ۔ "انتم" پر وقف ہو تو کاف فی موضع رفع خبر بعد خبر۔

تقدیر: الشجرة الزقوم طعام الاثيم مثل المهل۔ یغلی کا فاعل طعام۔

مشبہ: گنہگار کا کھانا۔ مشبہ بہ: مہل: تلچھٹ، پگھلا ہوا تانبا۔ وجہ الشبہ: بدمزہ و بدبودار و بدرنگ۔

زقوم گنہگار کا کھانا ہوگا۔ ایسا ہی ہوگا جیسی تلچھٹ ہوتی ہے۔

كغلي: كاف في موضع نصب لمصدر۔

تقدیر: يغلي الطعام غلياناً مثل غلي الحميم۔

یہ کھانا اس کے پیٹ میں اس طرح کھولے گا جس طرح گرم پانی کھولتا ہے۔

(۲) "کالمهل" پر وقف ہو تو۔ یغلی کا فاعل مہل اور کغلی کا کاف منصوب۔

مشبہ: مہل کا کھولنا۔ مشبہ بہ: گرم پانی کا کھولنا۔ وجہ الشبہ: سخت ناگوار، کھولنا۔

وہ تلچھٹ اس کے پیٹ میں اس طرح کھولے گا جس طرح گرم پانی کھولتا ہے۔

❖ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ، فِي جَنَّاتٍ وَّعُيُوْنٍ، يَّلْبَسُوْنَ مِنْ

سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِيْنَ، كَذٰلِكَ وَ زَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ(٥٠تا٥٤)

کاف پر وقف۔موضع کاف کے دو احتمال۔

(۱)الکاف منصوب لمصدر۔

تقدیر: نفعل بالمتقین فعلاً مثل ذلک۔

یہ تخریج إن المتقین فی مقام کریم سے ظاہر ہے۔

مشبہ: متقین کے ساتھ معاملت۔مشبہ بہ: متقین کو لباس بیان شدہ پہنایا جانا۔

وجہ الشبہ: متقین کی جزا، جنت۔

......آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے اور ہم متقیوں سے ایسا ہی سلوک کریں گے کہ وہ جنت میں اس طرح خوش حال رہیں گے۔

(۲)الکاف فی موضع رفع خبر لمبتداء، ای الامر کذلک۔

ذلک کا اشارہ: جنتیوں کا آرام دہ خوش نما لباس پہننا۔

مشبہ: متقین کے بارے میں اللہ کا بیان۔

مشبہ بہ: متقین کے بارے میں اللہ کی نعمتیں آخرت میں۔

وجہ الشبہ: اللہ کی نعمتوں کا بیان۔

جنتی باریک و دبیز ریشم کا لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔اور یہ بات اسی طرح ہے جس طرح بیان ہوئی۔یہ ہوگی ان کی شان (تفہیم)۔

سورۃ الجاثیۃ

❖ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ، يَسْمَعُ اٰيَاتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا، فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ(٢،٨)

دیکھئے سورہ لقمان کی آیت نمبر ۷۔

اس طرح کی تشبیہ کا ذکر ہو چکا ہے۔ صفحہ:۱۳۱۔

تباہی ہے اس جھوٹے بداعمال شخص کے لیے جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور وہ ان کو سنتا ہے پھر پورے گھمنڈ کے ساتھ اپنے اس انکار قرآن ورسول پر اسی طرح اڑا رہتا ہے گویا اس نے کچھ سنا ہی نہیں۔ ایسے گھمنڈی ہٹیلے کو دردناک عذاب کی خبر دے دو۔

❖ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ أَن نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَايَحْكُمُوْنَ(۲۱)

الكاف منصوب مفعول ثانی جعل۔

دیکھیے سورہ ص کی ۲۸ویں آیت۔ استفہام انکاری۔

کیا وہ لوگ جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا ہے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہم انہیں اور ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ایک جیسا کر دیں گے؟ ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے؟ بہت بڑے حکم ہیں جو یہ لوگ لگاتے ہیں (تفہیم)۔

سورہ ص کی ۲۸ویں آیت سے مقارنہ مفید رہے گا۔

سورة الاحقاف

❖ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَاتَسْتَعْجِل لَّهُمْ، كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَايُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلَاغٌ، فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْنَ(۳۵)

"کما صبروا" الكاف فی موضع نصب لمصدر محذوف۔

تقدیر: فاصبروا مثل صبر اولی العزم۔

مشبہ: صبر کا حکم۔ مشبہ بہ: رسولوں میں اولوالعزم کا صبر۔ وجہ الشبہ: صبر۔

"كأنهم" الكاف منصوب علی الحال. ضمیر یلبثوا ذو الحال۔

تقدیر: یوم یرون مایوعدون مشبهة احوالهم باحوال من لم یلبث مدة

طويلةً. ولكن لبث مدة قصيرة جدًا۔

مشبہ: وعدے کے دن کافروں کی حالت یا احساس۔

مشبہ بہ: دنیاوی زندگی کو ایک ساعت سمجھنے کا احساس۔

وجہ الشبہ: وحشت، کافروں کے توقع کے خلاف ہونا۔

جس روز یہ کافر اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا انہیں خوف دلایا جا رہا ہے۔ تو انہیں یوں معلوم ہوگا کہ جیسے دنیا میں وہ دن کی ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہیں رہے تھے (تفہیم)۔

ملحوظہ: سورۃ یونس کی ۴۵ویں آیت سے مقارنہ کیجئے۔

سورة محمد

❖ إِنَّ اللهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ امَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاكُلُوْنَ كَمَا تَاكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ(١٢)

الكاف في موضع نصب على الحال من ضمير المصدر، اى: ياكلون الأكل مشبهة أكل الأنعام۔

مشبہ: کافر کا کھانا۔ مشبہ بہ: جانوروں کا کھانا۔ وجہ الشبہ: بے سوچے سمجھے۔

ایمان لانے والے اور نیک عمل کرنے والوں کو اللہ ان باغوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہتی ہیں اور کفر کرنے والے بس دنیا میں چند روزہ زندگی کے مزے لوٹ رہے ہیں اور وہ اسی طرح کھا پی رہے ہیں جس طرح چوپائے بے سوچے سمجھے کھائے پیئے جا رہے ہیں۔ اور دوزخ ان کافروں کا ٹھکانہ ہے۔

❖ وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْ أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ، أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهِ كَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوْءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوْا أَهْوَآءَهُمْ(١٣، ١٤)

استفہام انکاری۔

اسی کتاب میں مقابلہ کیجیے سورۃ یونس آیت نمبر ۴۵ کی تشریح۔
اللہ کا فرمانبردار اور اپنے نفس کا فرماں بردار دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔
(اشرف علی کے لفظوں میں اعمال میں تفاوت ہے۔ تو مآل میں بھی تفاوت ہوگا)۔
جو لوگ اپنے پروردگار کے بنائے ہوئے سیدھے راستہ پر ہوں کیا وہ ان لوگوں کی طرح ہو سکتے ہیں جن کی بدعملی خوب وزیبا معلوم ہوتی ہے اور جو محض اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔

❖ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِیْهَا أَنْهَارٌ مِّنْ مَّآءٍ، غَیْرِ اٰسِنٍ وَ أَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ، وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ، وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی، وَلَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ، كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَ هُمْ(۱۵)

الکاف فی موضع رفع خبر لمبتداء محذوف۔
تقدیر: حال المتقین فی الجنة مثل حال من ھو خالدٌ فی النار فی الاقامة الدائمة۔
مشبہ: مؤمنون۔ مشبہ بہ: کافر۔
وجہ الشبہ: کافر کی دوزخ میں اور مؤمن کی بہشت میں دائمی اقامت۔
پرہیزگار محتاط لوگوں کے لیے جیسی جنت کا وعدہ کیا گیا، اس کی صفت یہ ہے (شان یہ ہے، کیفیت یہ ہے) کہ اس میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ صاف ستھرے پانی کی نہریں بہہ رہی ہوں گی، ایسے دودھ کی جس کے مزے میں ذرا فرق نہ آیا ہو۔ نہریں بہہ رہی ہوں گی شراب کی جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہو، نہریں بہہ رہی ہوں گی صاف شفاف شہد کی۔ اس میں ان لوگوں کے لیے ہر طرح کے پھل ہوں گے، اور ان کے پروردگار کی طرف سے ان کی بخشش ہوگی۔ اس طرح سارے پرہیزگار لوگ بہشت میں اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے، جس طرح کافر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آگ میں جلتے رہیں گے۔ ایسا گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں کاٹ دے گا۔
انتباہ: بعض معربین نے جنت سے پہلے اہل محذوف مانا ہے یعنی مثل أھل الجنة مثل

من هو خالدٌ فی اقامة الدائمة۔ دونوں آیتوں میں سے کسی ایک میں محذوف ضروری ہے۔
نوٹ: بعض مفسرین نے اس کو استفہام انکاری بتلایا ہے۔

سورة الفتح

❖ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ، قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا (١٥)

الکاف فی موضع نصب. حال۔ یعنی مال المخلفون مثل مابین اللہ صفتهم۔ ای یریدون تبدیل کلام اللہ۔

اس آیت میں تشبیہ نہیں ہے بلکہ مخالفوں کی حالت کو بیان کیا گیا ہے۔ اور کاف تاکید کے لیے آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مومنوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ جب تم (خیبر کا) مال غنیمت لے کر لوٹو گے تو یہ مخالف تم لوگوں سے کہیں گے کہ ان کو بھی ساتھ چلنے کی اجازت دو کہ تمہارے ساتھ چلیں مگر ان کی چاہ یہ ہوگی کہ اللہ کے کلام کو بدل ڈالیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ تم صاف صاف انکار کر دو۔ وجہ انکار بھی "کذالکم" میں بیان کی گئی ہے کہ تم ایسے ہو۔

❖ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا، سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ، ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ، كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ، وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم

مَغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيْمًا(۲۹)

مثلهم في الإنجيل۔معانقہ(۱)اگرالتوراۃ پروقف نہ ہوتو۔ عطف على المثل الأول والكاف في موضع رفع خبر لمبتداء محذوف وهوهم مثل زرع۔

مشبہ:رسول اللہ اوران کے ساتھی۔مشبہ بہ:ایسی کھیتی سے مشابہ جس کی یہ اور یہ صفت ہے۔

وجہ الشبہ:ہر جہتی ترقی،نیکی،زیبائی اور افادیت میں اوج وعروج۔

رسول اللہ ﷺ آپ کے ساتھیوں کی یہ صفات ہیں کہ وہ کافروں کے لیے سخت ومضبوط اور آپس میں نرم دل ہیں۔تم ان کو رکوع وسجدہ اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے۔ان کے چہروں پر سجدوں کے اثرات نمایاں ہیں۔جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ان کی یہ صفتیں توراۃ میں موجود ہیں۔ان کی یہ صفتیں ایسی ہی ہیں جیسی کہ توراۃ میں پائی جاتی ہیں۔

معنی غالبًا یہ ہوں گے کہ ان کے لیے دو مثالیں ہیں اور دونوں توراۃ وانجیل میں مذکور ہیں۔

(۲)توراۃ پر وقف کیا جائے اور مثلهم في الانجيل سے نیا جملہ شروع کیا جائے تو:

كاف في موضع رفع خبر مثلهم في الانجيل۔

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کی یہ اور یہ صفتیں ایسی ہیں جیسی کہ توراۃ اور انجیل دونوں کتابوں میں موجود ہیں۔(پائی جاتی ہیں)۔

معنی غالبًا یوں ہوں گے (واللہ اعلم) ان کے دو وصف ہیں۔ایک کا ذکر توراۃ میں اور دوسرے کا ذکر انجیل میں ہے۔

سورة الحجرات

❖ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ امَنُوْا لَاتَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَاتَجْهَرُوْا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَاتَشْعُرُوْنَ(۲)

الكاف في موضع نصب۔

تقدیر:لاتجهروا جهرا مثل جهركم......الخ۔

مشبہ: صوت اصحاب النبی ﷺ۔اصحاب رسول کی رسول اللہ سے مخاطبت۔

مشبہ بہ: جهر صوت بعض اصحاب النبی لبعضهم، اصحاب رسول اللہ کی آپس میں مخاطبت۔

وجہ الشبہ: ارتفاع الصوت، اونچی آواز سے بات کرنا۔

حکم دیا گیا ہے کہ اپنی آواز کو اتنا بلند نہ کرو جیسا کہ تم آپس میں بلند آواز سے باتیں کرتے ہو۔کاف تشبیہ سے ظاہر ہے کہ جہر الصوت حرام مطلق نہیں ہے۔مخاطب اور متکلم کا فرق ضروری ہے۔

نوٹ: اس آیت میں مشبہ بہ کی مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

سورۃ ق

❖ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ، وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ، رِزْقًا لِّلْعِبَادِ وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا، كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ(۹ تا ۱۱)

الكاف في موضع رفع على الإبتداء۔

ذلک إشارة إلى خروجكم بعد موتكم إحياء مثل حياة البلد بعد موته۔

بستی کا زندہ رہنا۔

مشبہ: مردوں کا زندہ ہونا۔مشبہ بہ: بستی کا زندہ ہونا۔وجہ الشبہ: مرنے کے بعد زندہ ہونا۔

ہم نے اوپر سے برکت والا پانی برسایا۔اس پانی کے ذریعہ باغ اور غلہ کی کھیتیاں اور کھجور کے اونچے پورے درخت اگائے،جن پر پھلوں سے لدے ہوئے خوشہ تہہ بہ تہہ لگتے ہیں۔یہ انتظام بندوں کو روزی پہنچانے کے لیے ہے۔

اس پانی کے ذریعہ ہم نے ایک مردہ بستی دوبارہ زندہ کردی۔مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ کوئی اجڑا ہوا گاؤں موسمی بارش سے دوبارہ زندہ ہوجائے۔

سورۃ الذاریات

❖ فَاَوْجَسَ مِنهُمْ خِيفَةً قَالُوْا لَاتَخَفْ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ، فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ، قَالُوْا كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكِ، إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ(۲۸تا۳۰)

الكاف فی موضع نصب مفعول قال الله۔

مفعول مقدم برائے تاکید۔

ذلک کا اشارہ ابراہیم علیہ السلام کو صاحب اولاد ہونے کی خوشخبری کی طرف ہے۔

تقدیر:قال ربک قولا مثل ذلک القول الذی أخبرناک به۔

مشبہ: ہم نے جو کچھ کہا: فرشتوں نے جو کچھ کہا۔ مشبہ بہ: اللہ تعالیٰ کا قول۔

وجہ الشبہ: صداقت، بیان، واقعہ۔

فرشتوں نے کہا، ہمارا یہ کہنا کہ تم صاحب اولاد ہو گے اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ ایسا ہی سچا ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان سچا ہے۔

❖ وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ، مَاتَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ(۴۱،۴۲)

الكاف منصوب علی الحال۔ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ذوالحال۔ اس کا مرجع شی۔

تقدیر:ماتذر الريح شيئاً انت عليه نافعا له ولكن اتت ضاراً عليه ای فاعلة له مثل الرماد۔ (رمیم فعیل بمعنی مفعول)۔

مشبہ: شی۔ مشبہ بہ: رمیم، بوسیدہ و چورا چورا کر دینا۔

وجہ الشبہ: خشک اور چورچور ہو کر ناکارہ ہو جانا۔

قوم عاد کی بداعمالی کی وجہ سے ہم نے ان پر ایک ایسی گرم و خشک تند و تیز ہوا چھوڑی/ چلائی کہ وہ جس چیز پر بھی گذری اس کو تباہ کر دی۔ اس کی حالت ایسی ہوگئی جیسی سوکھی ٹوٹی گلی ہوئی ہڈی

ہوتی ہے۔

❖ وَلَاتَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ، كَذٰلِكَ مَآاَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ(۵۱،۵۲)

الكاف فی موضع رفع خبر مبتدإ محذوف۔

تقدیر: الأمر مثل ماجری بالرسل السابقین۔

امر الكافرين مثل الكافرين السابقين۔

ذلک إشارة إلى انكار الرسل۔

قبلهم: قبل کفار قریش، قبل مخاطبی القرآن۔

مشبہ: محمد ﷺ کی رسالت کا انکار کرنے والے۔

مشبہ بہ: پچھلے رسولوں کی مخاطب قومیں۔

وجہ الشبہ: انکار رسالت، رسولوں کو جھٹلانا۔

اے محمد ﷺ! جو لوگ آپ کو جادوگر یا فاتر العقل کہہ رہے ہیں آپ کی بعثت سے پہلے بھی جو رسول بھیجے گئے تھے ان کے متعلق ان کی قوموں نے بھی ایسا ہی کہا تھا آپ دل گیر نہ ہوں۔ اپنا کام کیے جائیں۔

سورۃ الطور

❖ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ(۲۴)

ضمیر جمع مذکر غائب کا مرجع اہل جنت۔ الكاف منصوب على الحال. غلمان ذو الحال۔

مشبہ: غلمان جنتیوں کے۔

مشبہ بہ: لؤلؤ مکنون، چھپا کے رکھے ہوئے موتی کی چمک دمک۔

وجہ الشبہ: زیبائی و دلکشی۔

اہل جنت کے گرد وپیش ایسے خوب رو غلمان حاضر رہیں گے جیسے کہ آب دار موتی ہوتے ہیں۔

سورة القمر

❖ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ(۷)

الكاف منصوب على الحال من ضمير واو الناس ذو الحال۔

تقدیر: يخرجون الناس اليوم من الاجداث و الحال أنهم مشبهون بالجراد المنتشر۔

مشبہ: قبروں سے نکلے ہوئے انسان۔ مشبہ بہ: منتشر ٹڈیاں۔ وجہ الشبہ: حیرانی و پراگندگی۔

روز قیامت ہر شخص اپنی اپنی قبر سے نیچی نگاہیں کیے ہوئے پکارنے والے کی آواز پر اس طرح پریشان حال چل پڑیں گے جیسے بکھری ہوئی پراگندہ و پریشان ٹڈیاں ہوتی ہیں۔

❖ تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ(۲۰)

موضع کاف کے دو احتمال۔

(۱) منصوب على الحال۔

تقدیر: تنزع الريح الناس والحال انهم مشبهون باعجاز نخل منقعر۔

مشبہ: عذاب یافتہ قوم عاد۔

مشبہ بہ: اکھڑے درخت خرما کے نچلے تنے۔ وجہ الشبہ: بے جان و بد ہیئت۔

قوم عاد پر طوفانی ہوا اس زور سے چلی کہ وہ لوگوں کو اٹھا اٹھا کر زمین پر پٹختی رہی۔ ان سب کا حال ایسا ہو گیا جیسے اکھڑے ہوئے درخت خرما کے نچلے تنے ہوتے ہیں۔

(۲) منصوب بالمصدر المحذوف. وهو تركهم۔

تقدیر: تتركهم تركا مثل اعجاز ...... الخ۔

...... پٹخی گئی اور ان سب کے جثوں کو اس طرح ڈال دیا جیسے اکھڑے ہوئے درخت

خرما کے نچلے تنے ہوتے ہیں۔

انتباہ: دونوں تعریبوں میں باعتبار معنی قابل لحاظ فرق نہیں۔

❖ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ (٣١)

الکاف منصوب لخبر کان اور کان بمعنی صَيَّرَ۔

تقدیر: انا ارسلنا علی قوم ثمود صیحة فصیرتهم الهشيم۔ (کاٹنے)۔

مشبہ: عذاب یافتہ قوم ثمود۔

مشبہ بہ: روندی ہوئی گھاس۔ کچلا ہوا چورا ایسا کہ انہیں چوپایہ بھی نہ کھائیں۔

وجہ الشبہ: بے کار، بے جان، بے رس و مغز۔

ہم نے قوم ثمود پر ایک ایسا دھماکہ چھوڑا کہ اس کے اثر سے وہ سب کے سب اس طرح بھس ہو کر رہ گئے جس طرح روندی ہوئی باڑ کا بھس۔

❖ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ، نَّجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ، نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا كَذٰلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ (٣٤، ٣٥)

کاف منصوب، صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: نجزی من شکر جزاءً مثل ذلک الجزاء۔

ذلک إشارة إلی. نجاة آل لوط من العذاب۔

مشبہ: شکر گذاری کی جزاء۔

مشبہ بہ: جزاء جو آل لوط علیہ السلام کو دی گئی۔

وجہ الشبہ: جزاء خیر۔

جو ہمارا شکر ادا کرتا ہے، ہم اسے ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں جیسا کہ ہم نے آل لوط کو ان کی شکر گذاری پر، انہیں عذاب سے چھٹکارا دلا کر، عذاب سے بچا کر دیا۔

❖ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ، كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ (٥٠)

الکاف منصوب علی الحال: امر ذو الحال۔

مانافیہ کی خبر محذوف وھو بطی ولکنہ سریع فی الامر مثل لمح البصر۔

مشبہ: امر اللہ، اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل۔

مشبہ بہ: لمح البصر، پلک جھپکنا۔

وجہ الشبہ: سرعت۔

ہمارے صرف ایک ہی حکم پر کام ہو جاتا ہے۔ حکم کے عمل میں آنے میں تاخیر نہیں ہوتی۔ حکم پر اتنا ہی جلد عمل ہو جاتا ہے جتنی دیر میں پلک جھپکتی ہے۔ (بلکہ اس سے بھی کم وقت میں)۔

سورة الرحمٰن

❖ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (١٤)

الكاف في موضع نصب صفة لصلصال۔

تقدیر: خلق الانسان من صلصال من الفخار۔

مشبہ: صلصال۔ مشبہ بہ: فخار۔ وجہ الشبہ: پختگی۔

ہم نے انسان کو ایسی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا جیسی کہ پختہ ٹھیکری ہوتی ہے۔

❖ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ (٢٤)

الكاف منصوب على الحال، ضمیر منشآت ذوالحال، اعلام جمع علم: پہاڑ۔

مشبہ: کھلے بادبان والی بڑی کشتیاں۔ مشبہ بہ: پہاڑ۔ وجہ الشبہ: بلندی، وزنی، بوجھل۔

اور یہ سمندر میں رواں دواں کھلے بادباں والی پہاڑ جیسی کشتیاں اللہ ہی کی ہیں۔

❖ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ (٥٨)

الكاف منصوب على الحال، قاصرات الطرف ذو الحال۔

تقدیر: فيهن قاصرات الطرف مشبهات بالياقوت و المرجان۔

مشبہ: نیچی نگاہ رکھنے والی شرمیلی عورتیں۔

مشبہ بہ: یاقوت و مرجان، دلکش سفیدی و سرخی۔

وجہ الشبہ: چمکتا دمکتا سرخ و سفید رنگ۔

نیچی نگاہ والی ایسی خوش رنگ و جاذب نظر ہوں گی جیسے یاقوت و مرجان ہوتا ہے۔

سورۃ الواقعۃ

❖ وَحُوْرٌ عِيْنٌ، كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ (۲۲، ۲۳)

مثال بمعنی صفت، وصف۔ الکاف فی موضع رفع خبر لمبتداء محذوف۔

تقدیر: حورٌ عینٌ مثل امثال اللؤلؤ۔

مشبہ: حورٌ عینٌ۔ مشبہ بہ: لؤلؤ مکنون، چھپے ہوئے موتی، پوشیدہ رکھے ہوئے موتی۔

وجہ الشبہ: پاکی و صفائی۔

اہل جنت کے لیے گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں حوریں ہوں گی جیسی حفاظت سے پوشیدہ رکھا ہوا موتی۔ (اشرف علی)۔

سورۃ الحدید

❖ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ (۱۶)

ان لایکون: معنیً امر۔

الکاف منصوب علی المفعول۔

تقدیر: ان لایکون المؤمنون مثل الذین ...... الخ۔

مشبہ: مؤمنون۔ مشبہ بہ: اہل کتاب۔ وجہ الشبہ: دلوں کی سختی۔

کیا ان لوگوں کے لیے جو ایمان لا چکے ہیں ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد میں پگھل جائیں اور وہ اس کے نازل شدہ دین حق کی پوری پوری پیروی کریں۔ اور ان جیسے نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب ملی تھی۔ ان کے پیغمبر پر نازل ہوئی تھی۔ پھر نزول کتاب کے

بعد ایک لمبی مدت گذر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔

❖ اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا لَعِبٌ وَّلَهۡوٌ وَّ زِیۡنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیۡنَکُمۡ وَتَکَاثُرٌ فِی الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ، کَمَثَلِ غَیۡثٍ اَعۡجَبَ الۡکُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیۡجُ فَتَرٰىهُ مُصۡفَرًّا یَکُوۡنُ حُطَامًا، وَفِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ وَّمَغۡفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانٌ وَمَاالۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ(۲۰)

موضع کاف کے احتمال تین ہیں۔

(۱)مرفوع بالخبر. خبر بعد خبر. حیاۃ الدنیا مبتدأ، لعب پہلی خبر۔

تقدیر: الحیاۃ الدنیا لعب مثلُ غیثٍ۔

مشبہ: دنیاوی زندگی۔ مشبہ بہ: ایسی بارش جس سے ابتداءً کھیتی اگ جائے تھوڑا فائدہ۔

وجہ الشبہ: بے ثباتی، ناپائداری۔

اچھی طرح جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی ایک کھیل، ایک دل لگی اور خوشنما ٹیپ ٹاپ، اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے سے تمسخر کرنا اور مال واولاد میں بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔ دنیاوی زندگی ایسی ہے جیسی وہ بارش جس سے ایک کھیتی کہ ابتداءً تو لہلہائے اور وہ کاشتکار کو خوشنما معلوم ہو۔ مگر تھوڑی ہی مدت گذرنے پر تم دیکھو گے کہ وہ سوکھ جاتی ہے اور تم صاف دیکھتے ہو کہ وہ پیلی پڑ گئی اور پھر چُور چُور ہو کر بھس بن کر پڑی رہی۔ اس کے مقابلے میں آخرت وہ جگہ ہے جہاں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی ہے۔ دنیا کی زندگی محض دھوکہ کا سامان ہے۔

مطلب یہ کہ (واللہ اعلم) یہ بارش تھی ہی ایسی کہ اس سے کوئی ایسی کھیتی نہیں پنپ سکتی تھی جو پورا نشوونما پائے اور لوگ اس سے استفادہ کریں۔

(۲)الکاف مرفوع صفت تکاثر۔

......کھیل، دل لگی، ٹیپ ٹاپ اور مال اور اولاد میں بڑھنے پر فخر۔ ان سب کی مثال ایسی ہے جیسی وہ بارش......الخ۔

(۳)الکاف منصوب من معنی ماتقدم۔ای ثبت لها هذه الصفات مشبهة لغیث صفته کذا و کذا۔

مطلب یہ کہ کھیل، دگی، ٹیپ ٹاپ ایک دوسرے پر فخر کرنا اور مال و اولاد کو بڑھانے کی کوشش یہ سب اس بارش سے مشابہ ہیں جس سے......الخ۔

انتباہ: دوسری و تیسری تعریب احتمال معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)۔

❖ سَابِقُوْا إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ(۲۱)

الکاف مرفوع بالخبر. عرض الجنة: مبتداء۔

تقدیر: عرض الجنه مثل عرض السماء والارض۔

مشبہ: جنت کی پہنائی (وسعت)۔ مشبہ بہ: آسمان و زمین کی پہنائی (وسعت)۔

وجہ الشبہ: فراخی، پھیلاؤ۔

دوڑو، ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف اور ایسی جنت کی طرف جس کی فراخی آسمان و زمین کی فراخی ہوگی۔ یہ جنت ان لوگوں کے لیے مہیا کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ ہے ہی بڑا فضل والا۔

سورة المجادلة

❖ إِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ أَنْزَلْنَا اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ، وَلِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ(۵)

الکاف منصوب علی المصدر۔

تقدیر: کبتوا المحادون کبتاً مثل کبت الذین من قبلهم۔

ما: مصدریۃ الکبت۔

مشبہ: اللہ اور اس کے رسولوں کی مخالفت کرنے والوں کی ذلت۔

مشبہ بہ: ان سے قبل کے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں کی ذلت۔

وجہ الشبہ: ذلت وخواری۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسے ہی ذلیل وخوار ہوں کے جیسے کہ ان سے پہلے کے مخالف ذلیل وخوار ہوئے اور کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

❖ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ، اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُوْنَ(۱۸)

الكاف منصوب على المصدر المحذوف۔

ما: مصدرية:حلف۔

تقدیر:يحلفون المنافقون يوم القيامة له حلفاً مثل حلفِ حلفوا لكم۔

مشبہ: حلف، قسم جو منافق لوگ یوم قیامت اللہ کے سامنے کھائیں گے۔

مشبہ بہ: قسم جو منافق اپنے ہم عصر مؤمنوں کے سامنے کھاتے تھے۔

وجہ الشبہ: جھوٹی قسم کھانا۔

جس روز اللہ ان سب منافقوں کو زندہ کرے گا۔ سو یہ اللہ کے سامنے بھی ایسی جھوٹی قسمیں کھائیں گے جیسی کہ وہ دنیا میں تمہارے سامنے کھایا کرتے تھے۔ اور یہ خیال کریں گے کہ وہ کیسی اچھی حالت میں ہیں، اچھی طرح جان لو، یہ لوگ پرلے درجہ کے جھوٹے ہیں۔

يحسبون انهم على شئ: اور یوں خیال کریں گے کہ ہم کسی اچھی حالت میں ہیں۔ (اشرف علی)۔

اپنے نزدیک یہ سمجھیں گے کہ اس سے ان کا کچھ کام بن جائے گا (تفہیم)۔

سورۃ الحشر

❖ لَايُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَّرَاءِ جُدُرٍ بِأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى، ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّايَعْقِلُوْنَ، كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (١٤، ١٥)

الکاف مرفوع علی الخبر لمبتداء وھو مثل المنافقین مثل الذین ذاقوا وبال أمرھم. مثل الذین: کمثل الذین من قبلھم۔

ھم:منافقون۔

مشبہ: منافق ،اہل کتاب کے کفار جن کی صفت یہ اور یہ ہے، اہل کتاب کے کفار۔

مشبہ بہ: منافق ،اہل کتاب کے کفار جو موجودہ منافقوں جیسے تھے۔اہل کتاب کے کفار جو ان سے کچھ پہلے گذرے۔

وجہ الشبہ :دکھاوا،ظاہرداری۔

یہ یہودی کبھی اکٹھے ہوکر کھلے میدان میں تمہارا مقابلہ نہیں کریں گے۔لڑیں گے بھی تو حصار بندگڑھیوں میں بیٹھ کر دیواروں کے پیچھے چھپ کر۔ یہ آپس میں مخالفت میں نہایت سخت ہیں۔تم انہیں اکٹھا سمجھتے ہو،مگر ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں۔ان کا یہ حال اس لیے ہے کہ یہ بے وقوف لوگ ہیں۔

یہ انہیں لوگوں سے مشابہ ہیں جو ان سے تھوڑی مدت پہلے ہی اپنے کیے کا مزا چکھ چکے ہیں۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

❖ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنْكَ إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ(١٦)

موضع کاف حسب سابق. مرفوع علی الخبر. مثلھم کمثل الشیطان.

مثل المنافقین کمثل الشیطان۔

مشبہ: منافقون۔مشبہ بہ:فعل الشیطان انسان کے تعلق سے۔وجہ الشبہ :دھوکہ،فریب۔

جان بوجھ کر غلط مشورہ دینا اور جب اس کے برے نتائج ظاہر ہوں تو اپنے آپ کو بری کر لینا۔ ان لوگوں کی مثال شیطان جیسی۔ ان کا عمل شیطان کے جیسا عمل ہے۔ کہ پہلے وہ انسان سے کہتا ہے ناشکری کرو (کفر اختیار کرو)۔ اور جب انسان اس کے ورغلانے سے خودسری اختیار کر لیتا ہے، تو وہ شیطان کہتا ہے۔ تیرے اس گناہ سے میں بری ہوں۔ مجھے تو پروردگار کائنات سے ڈر لگتا ہے۔

❖ وَلَاتَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ(۱۹)

محل کاف: نصب علی المصدر۔ تشبیہ کی نفی۔

سورة الممتحنة

❖ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَاتَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ(۱۳)

الكاف فی موضع نصب لمصدر محذوف۔

تقدیر: یئس الذین غضب الله علیهم یأسا مثل یاس الکفار الذین یئسوا من بعث اصحاب القبور۔

ما: مصدرية. الياس ۔

مشبہ: قوم غضب الله عليهم، ایسی قوم جس پر اللہ تعالیٰ نے غضب کیا اور وہ آخرت سے مایوس ہیں۔

مشبہ بہ: الکفار الیائسون من بعث اصحاب القبور، کفار جو قبر والوں کی بعثت سے مایوس ہیں۔

وجہ الشبہ: یأس، ناامیدی۔

اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جن پر اللہ نے غضب کیا۔ یہ لوگ

آخرت، حیات بعد الموت سے اسی طرح مایوس ہیں جس طرح وہ قبروں میں پڑے ہوئے لوگوں کے دوبارہ زندہ ہونے سے مایوس ہیں۔

سورة الصف

❖ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ(٤)

الكاف منصوب على الحال من الضمير المرفوع يقاتلون مشبهين بنياناً مرصوصاً۔

مشبہ: اللہ کے رستے میں، اللہ کے لیے، اللہ کا بول بالا کرنے کے لیے لڑنے والے بحالت جنگ۔

مشبہ بہ: سیسہ پلائی ہوئی دیوار۔ وجہ الشبہ: مضبوطی۔

اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے، جو اس کی راہ میں اس طرح جم کر جنگ کرتے ہیں جیسا کہ وہ بنیاد اپنی جگہ سے نہیں ہٹتی جس میں سیسہ پلایا گیا ہو۔

❖ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللّٰهِ، قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللّٰهِ، فَآمَنَت طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ، فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ(١٤)

الكاف في موضع نصب على المصدر۔

تقدیر: كونوا كوناً مثل الحواريين۔ كونوا انصار الله مثل ماكان الحواريون، أى انصار عيسى حين قال من انصارى إلى الله۔

مشبہ: ایمان دار لوگ۔ مشبہ بہ: عیسیٰ علیہ السلام کے مددگار۔

وجہ الشبہ: اللہ کے دین کی مدد، اللہ کی راہ میں لڑنے مرنے کو تیار ہو جانا۔

انتباہ: دین داری، ایمانداری اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں (مددگار یا اصحاب)

میں مشابہت کا ذکر نہیں ہے۔ قرآن پر ایمان لانے والوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے حواریوں جیسے ہو جائیں۔ جب ان سے آپ نے کہا: اللہ کے واسطے میرا مددگار کون ہوگا تو حواریوں نے کہا ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔

اے ایمان والو! تم اللہ کے دین کے اس طرح مددگار بنو جس طرح کہ جب عیسیٰ بن مریم (علیہم السلام) نے حواریوں کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ اللہ کی طرف بلانے میں میرا مددگار کون ہوگا تو اس وقت حواریوں نے کہا تھا ہم ہیں اللہ کے مددگار۔

اس وقت بنو اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کیا۔ ہم نے ایمان لانے والے گروہ کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں تائید کی اور وہی غالب آئے۔

سورة الجمعة

❖ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا، بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ(٥)

الكاف فى موضع رفع خبر لمبتدإ وهو "مثل الذين حملوا التوراة...... مثل الحمار الذى...... الخ۔

مشبہ: حاملین توراۃ۔

مشبہ بہ: گدھا جس پر کتابوں کا بوجھ لدا ہوا ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس پر کیا لدا ہے۔

وجہ الشبہ: بے خبری، نادانی، عدم استفادہ۔

جن لوگوں کو توراۃ کا حامل بنایا گیا تھا کہ وہ اس پر عمل کریں گے مگر وہ اس کے متحمل نہیں ہوئے اور اس پر عمل نہیں کیا، ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس کا یہ حال ہے کہ اس پر کتابیں تو لدی ہوئی ہوں، مگر وہ بوجھ کی تکلیف اٹھانے کے باوجود ان کتابوں سے استفادہ نہیں کر سکتا۔ اس سے بھی زیادہ بری مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے آیتوں کو جھٹلایا۔ اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

سورۃ المنافقون

❖ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَایَفْقَهُوْنَ، وَاِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُکَ اَجْسَامُهُمْ وَ اِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ، کَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ یَحْسَبُوْنَ کُلَّ صَیْحَةٍ عَلَیْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ، اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ(٣،٤)

موضع کاف کی دو تعریبیں۔

(۱)منصوب علی الحال. هم المنافقون، ذوالحال۔

مشبہ: منافقون۔مشبہ بہ:لکڑی کے کندے دیوار کے سہارے لگائے ہوئے۔

وجہ الشبہ: ہٹے کٹے مگر بے جان، یا دیکھنے میں اچھے مگر بے جان۔

(۲)مبتدا۔تقدیر:مثل المنافقین مثل خشب مسندة۔

جب آپ ان منافقون کو دیکھیں تو ان کے قدوقامت آپ کو خوشنما معلوم ہوں۔اگر یہ باتیں کریں تو آپ ان کی باتیں سنتے رہ جائیں۔ان کی حالت ایسی ہے جیسے لکڑی کے کندے جو دیوار سے لگا کر رکھ دیئے گئے ہوں ...... یہ منافق ایسے ہیں جیسے لکڑی کے کندے ......الخ۔

انتباہ: تغابن، طلاق تحریم، ملک۔ان چار سورتوں میں کاف تشبیہ نہیں آیا ہے۔

سورۃ القلم

❖ سَنَسِمُهُ عَلَی الْخُرْطُوْمِ، اِنَّا بَلَوْنَاهُمْ کَمَا بَلَوْنَا اَصْحَابَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِ مُنَّهَا مُصْبِحِیْنَ (١٦،١٧)

ما: مصدریة: البلاء، الکاف منصوب صفة لمصدر محذوف۔

تقدیر: بلوناهم بلاء مثل بلاء اصحاب الجنه۔

هُمْ کا مرجع مذکور نہیں ہے،سیاق سے ظاہر ہے کہ اس سے اہل حجاز عموماً اور اہل مکہ خصوصاً

مراد ہیں۔ واللعلم عنداللہ۔

مشبہ: قریش۔ مشبہ بہ: اہل الجنۃ، باغ والے۔

وجہ الشبہ: کھیتی کا یکا یک اجڑ جانا، نتیجۃً قحط پڑنا۔

ہم نے اہل مکہ کو اس طرح آزمائش میں ڈالا ہے جس طرح ایک باغ کے مالکوں کو آزمائش میں ڈالا تھا۔

❖ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ(۲۰)

الكاف في موضع نصب خبر أصبح۔

تقدیر: اصبحت الجنة مثل الصريم۔

مشبہ: باغ۔ مشبہ بہ: کٹا ہوا باغ، باغ جس کے پھل اتار لیے گئے ہوں۔

وجہ الشبہ: بے کار، بے ثمر۔

باغ ایسا ہو گیا جیسے کٹی ہوئی فصل ہوتی ہے۔ کہ صرف ٹھوٹھ رہ جاتے ہیں جو کسی کے کام نہیں آتے۔

❖ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ، وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ، لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ(۳۳)

الكاف مرفوع بالخبر لمبتداء محذوف وهو۔

تقدیر: العذاب مثل ذلك۔

ذلك إشارة إلى صراعة الجنة. العذاب الذي يحل بالكافر في الدنيا مثل ذلك العذاب۔

مشبہ: عذاب جو قریش پر نازل ہوا۔ مشبہ بہ: کھیتی کا یکا یک برباد ہو جانا۔

وجہ الشبہ: خلاف توقع و خلاف عادت کھیتی کے اچانک تباہ ہونے کا نتیجہ، بھوک کی تکلیف میں پڑنا اور یوم بدر فتح یاب ہونے کا دعویٰ کرتے نکلنا مگر خلاف توقع شکست فاش اٹھانا۔

ملحوظہ: بعض مفسروں نے اصحاب الجنۃ کو مسلم سمجھا ہے اور ھُم کی خبر کا مرجع وہ مسلم لیے ہیں جو راہ خدا میں مال خرچ کرنے میں پس و پیش کرتے ہیں۔ یہ مفہوم اصحاب جنۃ کے اس عزم

سے ماخوذ ہے کہ وہ فصل میں سے کسی نادار کو کچھ نہیں دیں گے۔کھیتی کو کٹا ہوا پا کر کہتے ہیں کہ پاک ہے ہمارا پروردگار، ہم واقعی گناہ گار تھے۔ یہ مفہوم ماخوذ ہے اصحاب جنت کے اس عزم سے کہ وہ فصل میں سے کسی نادار کو کچھ نہ دیں گے لیکن کھیتی کو کٹا ہوا دیکھ کر کہیں گے۔ پاک ہے ہمارا پروردگار، ہم واقعی گناہ گار تھے۔

سورة الحاقة

❖ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ، سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ (٦،٧)

الكاف منصوب على الحال من ضمير صرعى. قوم عاد۔

مشبہ: قوم عاد۔ مشبہ بہ: نخل خاوية، کھجور کے بوسیدہ کھوکھلے گرے ہوئے تنے۔

وجہ الشبہ: بے جان و بوسیدہ ہونا۔

اللہ نے قوم عاد پر لگاتار سات رات اور آٹھ دن طوفانی آندھی کو مسلط رکھا۔ تم وہاں ہوتے تو دیکھتے کہ وہاں ان کی یہ حالت تھی کہ گویا مردوں کے ڈھیر ہیں، درخت خرما کے نچلے حصے اور بوسیدہ تنے بکھرے پڑے ہیں۔

سورة المعارج

❖ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ (٥)

الكاف منصوب لخبر كان۔

تقدیر: كان السماء مثل المهل۔

مشبہ: آسمان۔

مشبہ بہ: رنگ میں تیل کی تلچھٹ (اشرف علی) پگھلی ہوئی چاندی کی طرح بار بار رنگ بدلتی

ہوئی (تفہیم)۔

وجہ الشبہ: رنگ۔

وہ عذاب اس دن واقع ہوگا جس دن کہ آسمان رنگ میں تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو جائے گا۔ (اشرف علی) وہ عذاب اس روز ہوگا جس روز آسمان پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ہو جائے گا (تفہیم)

❖ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ(٩)

الكاف خبر كان يعني موضع نصب۔

تقدیر: تكون الجبال مثل العهن۔

مشبہ: پہاڑ۔ مشبہ بہ: دھنکا ہوا اُون۔ وجہ الشبہ: خستگی و شکستگی۔

اس روز پہاڑ ایسے ہلکے پھلکے رنگ برنگے ہوں گے جیسا کہ دھنکا ہوا رنگ برنگا اون ہوتا ہے۔

❖ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ(٤٣)

الكاف منصوب على الحال۔

تقدیر: يخرجون الناس ايقاظاً الى نصب، متبادرين منطلقين، النصب هو شبكة يقع فيه فيسارع اليها صاحبها مخافة ان يتغلظ الصيد منها۔

مشبہ: لوگ، قبروں سے نکلنے والے لوگ۔

مشبہ بہ: مطلوبہ نشان کی طرف فوراً دوڑنا۔

وجہ الشبہ: عجلت، جلدی۔

جب سب لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑے جا رہے ہوں گے جیسے اپنے پھندے میں گرفتار شدہ شکار کی طرف دوڑتے ہیں۔

انتباہ: سورۃ نوح اور سورۃ جن میں کاف تشبیہ نہیں آیا ہے۔

سورة المزمل

❖ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا، شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ رَسُولًا(۱۵)

کاف کی اعرابی حالت دوطرح کی ہے۔

(۱)منصوب علی المصدر۔

تقدیر: انا ارسلنا الرسول ارسالا مثل ارسال موسی إلی فرعون۔

مشبہ:ارسال محمد ﷺ إلی الناس،محمد ﷺکورسول بنا کر بھیجنا۔

مشبہ بہ:ارسال موسیٰ إلی فرعون،موسیٰ علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجنا۔ وجہ الشبہ: رسالت۔

تم لوگوں کے پاس ہم نے اسی طرح ایک رسول تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔

(۲)منصوب صفة لرسول۔

تقدیر:انا ارسلنا الیکم الرسول مثل الرسول إلی فرعون۔

مشبہ:محمد ﷺ۔مشبہ بہ:موسیٰ علیہ السلام۔وجہ الشبہ:نبوت۔

بے شک ہم نے تمہارے پاس ایک ایسا رسول بھیجا ہے جو تم پر روز قیامت گواہی دے گا جیسا ہم نے فرعون کے پاس ایک رسول بھیجا تھا۔

سورة المدثر

❖ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً وَّمَاجَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوْا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِيْمَانًا وَّلَايَرْتَابَ الَّذِيْنَ أُوْتُوْا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ وَالْكَافِرُوْنَ

مَاذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا كَذَالِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ
وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ وَمَايَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ وَمَاهِىَ اِلَّا
ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ (۳۱)

دوزخ پر انیس کارکن مقرر ہیں۔ ہم نے دوزخ کے یہ کارکن فرشتے بنائے ہیں اور ان کی تعداد کو کافروں کے لیے آزمائش بنادیا ہے۔ تاکہ اہل کتاب کو یقین آجائے اور ایمان لانے والوں کا ایمان بڑھے، اہل کتاب و مؤمنین کسی شک میں نہ رہیں اور دل کے بیمار اور کافر یہ کہیں کہ بھلا اللہ کا اس عجیب بات سے کیا مطلب ہوسکتا ہے۔

كذلك يضل الله من ......الخ۔

الكاف في موضع نصب لمصدر محذوف۔

ذلك إشارة إلى ماقبله من معنى الا ضلال و الهدى۔

هي: سقر۔

مشبہ: يضل الله من يشاء ويهدي من يشاء۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضلالت وہدایت۔

مشبہ بہ: اهل الكتاب و المؤمنين و الكافرين۔ وجہ الشبہ: ابتلاء وآزمائش۔

جس طرح دوزخ کے کارکن فرشتوں کی تعداد سے اللہ نے دل کے مریضوں کو گمراہ اور اہل کتاب ومؤمنین کے ایمان میں بالیدگی بخشی اسی طرح وہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ راست دکھاتا ہے۔ اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو صرف وہی جانتا ہے کوئی اور نہیں جانتا اور دوزخ کا ذکر صرف اس غرض سے کیا جاتا ہے کہ لوگوں کو اس سے نصیحت ہو۔

❖ فَمَالَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ، كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ (۵۰)

الكاف منصوب على الحال بعد حال. معرضين حال اول. هُمْ: كافر ذو الحال۔

قرآن سے اعراض کرنے والے۔

تقدیر: الكافرون عند التذكرة معرضين و متشابهين حمرا۔

مشبہ: تذکرہ، نصیحت، قرآن سے بدکنے والے۔

مشبہ بہ: شیر سے ڈر کر بھاگنے والے گدھے۔ وجہ الشبہ: بدکنا۔

ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ قرآنی نصیحت سے اس طرح (بھاگتے ہیں) روگردانی کرتے ہیں گویا وہ وحشی گدھے ہیں جو شیر سے ڈر کر سرپٹ بھاگتے جا رہے ہیں۔

انتباہ: سورہ قیامہ اور دھر میں کاف تشبیہ ندارد۔

سورة المرسلات

❖ أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ، ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ، كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ(۱۶ تا ۱۸)

الكاف منصوب على المصدر۔

تقدیر: نفعل بالمجرمين مثل ذلك۔

ذلك إشارة إلى اهلاك المجرمين السابقين۔

مشبہ: مجرمین، رسول کا انکار کرنے والوں کی ہلاکت۔

مشبہ بہ: کافرین سابقین، نبی کو جھٹلانے والوں کی ہلاکت۔

وجہ الشبہ: نافرمانی وانکار کی عاقبت۔

کیا ہم نے تم سے پہلے گذرے ہوئے جھٹلانے والوں کو تباہ نہیں کیا؟ پھر ہم ان کے بعد آنے والے کافروں کو بھی عذاب میں ان پہلے والوں کے ساتھ کر دیں گے۔ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں جیسا کہ ان سابقہ نافرمانوں کے ساتھ کر چکے ہیں۔

❖ إِنَّهَا تَرْمِىْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ(۳۲)

الكاف منصوب على المصدر۔

تقدیر: ان اللهب اى النار ترمى رمياً مشبهاً قصراً۔

ملحوظہ: اہل عرب رات کے وقت کسی اونچے مقام پر ایک جلتے ہوئے کھجور کے تنے کو ڈال دیتے تھے تاکہ بھٹکا ہوا مسافر ادھر آگ تاپنے یا رستہ معلوم کرنے آجائے۔ (دیکھیے نار القری)۔

مشبہ: شرر، چنگاری۔ مشبہ بہ: جلتے ہوئے موٹے تنے یا محل۔

وجہ الشبہ: دہکنا، جلنا، جلتا ہوا تنا دور سے دکھائی دینے والا۔

وہ آگ، دوزخ، ایسے بڑے بڑے آگ کے ڈھیلے پھینکے گی جیسے جلتے ہوئے موٹے تنے ہوں۔

❖ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ (۳۳)

الكاف منصوب على الحال. قصر ذو الحال۔

ملحوظہ: بحری جنگ میں دشمن ایک دوسرے کے جہازوں کے رسے جلاتے ہیں تاکہ بادبان بلند نہ ہوسکے اور کشتی ٹھہر جائے۔

مشبہ: جلتا ہوا تنا درخت کا یا شرر چنگاری۔

مشبہ بہ: جلتی ہوئی کشتی کے رسے۔ زرد اونٹ اچھلتے کودتے۔ وجہ الشبہ: زردی یا موٹاپا۔ جلنے کا یہ حال ہوگا گویا وہ جلتی ہوئی کشتی کے رسّے ہیں۔

❖ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ، إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ (۴۳،۴۴)

الكاف منصوب على المصدر۔

تقدیر: انا نجزى جزاءً مثل ذلك۔

ذلك إشارة إلى أكل اهل الجنة۔

مشبہ: محسن۔ مشبہ بہ: متقی۔ وجہ الشبہ: آرام و مسرت۔

اپنے صالح اعمال کے صلہ میں جو تم کرتے رہے تو یہاں جنت میں مزے سے کھاؤ پیو۔ ہم بخوبی نیک کام کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ جیسا متقیوں کو دیا جاتا ہے۔

انتباہ: سورہ نبا میں کاف تشبیہ ندارد۔

سورة النازعات

❖ لَمْ يَلْبَثُوْا إِلَّا...... إلخ. (۴۶)

سورہ یونس کی آیت ۴۵ اور سورۃ احقاف کی ۳۵ ویں آیۃ دیکھیں۔

انتباہ: سورہ عبس سے سورہ عادیات تک کی سورتوں میں کاف تشبیہ ندارد۔

سورة القارعة

❖ يَوۡمَ يَكُوۡنُ النَّاسُ كَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ (٤)

الکاف منصوب لخبر کان۔

مشبہ: لوگ۔ مشبہ بہ: بکھرے ہوئے پتنگے۔ وجہ الشبہ: سراسیمگی، پریشانی۔

روز قیامت سارے انسان ایسے پریشان ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے پریشان حال ہوتے ہیں۔

❖ وَتَكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ (٥)

الکاف منصوب لخبر کان۔

مشبہ: پہاڑ۔ مشبہ بہ: دھنکا ہوا رنگین اون۔

وجہ الشبہ: رنگ برنگی حالت، دھنکے ہوئے اون جیسی حالت۔

روز قیامت پہاڑ ایسے ہوں گے جیسے دھنکے ہوئے اون اور رنگ برنگ کے مرغولے (پنڈے) ہوتے ہیں۔

انتباہ: سورہ تکاثر، دھر و ہمزہ میں کاف تشبیہ نہیں آیا ہے۔

29552

سورة الفيل

❖ تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ، فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ (٥،٤)

الکاف فی موضع نصب، مفعول ثانی لجعل، جعل: صَيَّرَ۔

مشبہ: اصحاب فیل۔ مشبہ بہ: کھایا ہوا بھس۔ وجہ الشبہ: بورہ بنانا۔

اور اللہ نے اصحاب فیل کو ایسا تباہ کر دیا گویا وہ چوپایوں کا گوبر ہوتا ہے۔

انتباہ: سورہ قریش سے ناس تک کاف تشبیہ ندارد۔

ہماری مطبوعات ایک نظر میں

دلی کی تاریخی مساجد حصہ اول	مولانا عطاء الرحمٰن قاسمی	200.00
دلی کی تاریخی مساجد حصہ دوم	// //	100.00
پنجاب وہریانہ کی تاریخی مساجد	// //	300.00
امام شاہ ولی اللہؒ اور ان کے افکار ونظریات	// //	250.00
الواح الصنادید حصہ اول	// //	100.00
الواح الصنادید حصہ دوم	// //	100.00
ہندو مندر اور اورنگ زیبؒ کے فرامین (اردو)	// //	20.00
ہندو مندر اور اورنگ زیبؒ کے فرامین (ہندی)	// //	20.00
نقوش خاطر	// //	70.00
ضمائر القرآن	ڈاکٹر ابوالنصر محمد خالدی	300.00
الاشباہ والنظائر فی القرآن الکریم	// //	350.00
وفیات اعیان الهند	// //	300.00
مضامین خالدیؒ	// //	300.00
قرآنی تشبیہات واستعارات	// //	150.00
مرزا غالب اور ہند مغل جمالیات	پروفیسر شکیل الرحمٰن	1000.00
گلدستۂ ظرافت	وسیم احمد سعید	100.00
بلاد ہند کی داستان	// //	150.00
سفر وسیلۂ ظفر	خورشید انوار عارفی	100.00
نشریات	مولانا [covered by sticker]	[covered by sticker]

9788190184830

Rs. 150/

Published by:
SHAH WALIULLAH INSTITUTE
N-80-C, Abul Fazal Enclave,
Okhla, New Delhi-110 025
Ph.: 26323430